پاکستان مسلم لیگ (ن)

حقیقی تبدیلی کا قومی ایجنڈا

منشور

2013

مضبوط معیشت ۔ مضبوط پاکستان

ہم بدلیں گے پاکستان

ہماری منزل
خوددار
خوشحال
خودمختار
پاکستان

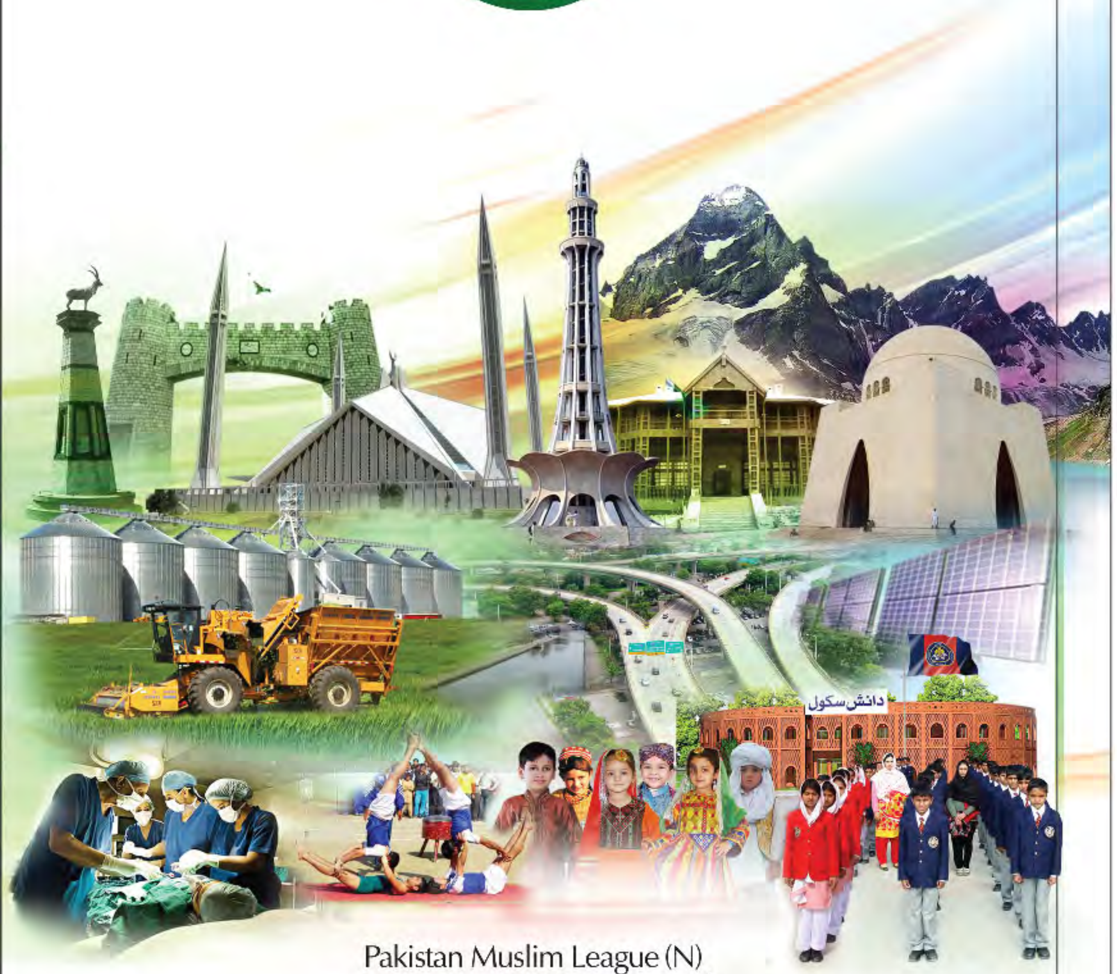

Pakistan Muslim League (N)

پاکستان مسلم لیگ ن

www.pmln.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بانیٔ پاکستان قائدِاعظم محمد علی جناحؒ

''کیا ہم درپیش بھاری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے اور مشکلات پر قابو پانے کے لیے تیار ہیں؟ ہمارے دشمنوں نے ہماری مشکلات بڑھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ یہ ہماری بقاء کے لیے ایک سنگین چیلنج ہے اور اگر ہمیں بطور ایک قوم زندہ رہنا ہے اور پاکستان کے بارے میں اپنے خوابوں کو حقیقت کا روپ دینا ہے تو ہمیں اپنے عزم اور توانائیوں کو بھرپور طریقے سے کام میں لانا ہوگا۔''

(11 اکتوبر 1947ء کو کراچی میں سول، نیول، ملٹری اور ایئر فورس کے افسران سے خطاب)

مصورِ پاکستان علامہ محمد اقبالؒ

شامِ غم لیکن خبر دیتی ہے صبحِ عید کی
ظُلمتِ شب میں نظر آئی کرن اُمید کی

اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

جناب محمد نواز شریف کا پیغام — 6

1 معاشی بحالی — 10

- صنعت وتجارت — 14
- انفراسٹرکچر — 17
- روزگار کے مواقع — 18
- کم آمدنی والے طبقے کیلئے رہائش کی سہولت — 18
- بڑی معیشت کا استحکام — 18
- ٹیکس اصلاحات — 19
- ریاست کے ملکیتی ادارے — 22
- مالیاتی شعبے میں دیگر اصلاحات — 23
- اعتماد کی بحالی — 23

2 توانائی کی مسلسل اور مناسب قیمت پر فراہمی — 26

3 زراعت اور تحفظ خوراک — 33

- ماحولیاتی تحفظ — 35
- تحفظِ خوراک — 36
- سماجی تحفظ — 37

4 سماجی تبدیلی کیلئے نیا لائحہ عمل — 40

- تعلیم — 40
- صحت — 45
- بہبودِ آبادی — 48

- خواتین 48
- نوجوان 49
- کھیل 50
- اقلیتیں 51

5 جمہوری حکمرانی 54
- مقامی حکومت 55
- سول سروس میں اصلاحات 56
- پولیس کی اصلاحات 58
- انفارمیشن ٹیکنالوجی اور علمی معیشت کی فراہمی کا نظام 59
- حکمرانی 59
- عوامی خدمات 60
- سافٹ ویئر کی مقامی معیشت کا فروغ 61
- ٹیکنالوجی کی اشاعت 62

6 سائنس اینڈ ٹیکنالوجی 65
- نینوٹیکنالوجی اور بائیوٹیکنالوجی میں انقلاب 66
- فیول سیل ٹیکنالوجی 66
- خلائی سیاروں کو تجارتی بنیادوں پر مدار میں بھیجنے کی صلاحیت کا حصول 67
- قابلِ تجدید توانائی کی ٹیکنالوجی 67

7 روزگار کا چیلنج 70
- محنت کش 71
- سمندر پار پاکستانی 72

8 میڈیا، آرٹ اور کلچر 75

9 بین الصوبائی ہم آہنگی کا چارٹر 77

10 فوری اور سستا انصاف 84

11 رشوت ستانی اور احتساب 89

12 خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی 92

13 عسکریت اور دہشت گردی 97

14 منشور پر عمل درآمد 100

15 منسلکات 102
- پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پہلے اڑھائی سالہ دورِ حکومت کی کارکردگی 103
- مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا دوسرا اڑھائی سالہ (نامکمل) دور اور اس کی کارکردگی 105
- جمہوریت کے لئے جدوجہد 107
- پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی کارکردگی 109
- منشور کمیٹی کے ممبران 112

جناب محمد نواز شریف کا پیغام

بسمِ اللہ الرحمٰنِ الرَّحیم

قوم انتخابات میں حصہ لینے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اِن انتخابات کے ذریعے قوم نے آئندہ 5 سال کیلئے اپنے نمائندے مُنتخِب کرنے ہیں۔ اس موقع پر یہ جاننا انتہائی ضروری ہے کہ پاکستان اور اس کے 18 کروڑ عوام کو کتنے سنگین چیلنج درپیش ہیں اور کون سی جماعت مسائل حل کرنے کی صلاحیّت رکھتی ہے۔ ریکارڈ کی روشنی میں قوم کو یہ بھی معلوم ہے کہ ان چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کیلئے مُسلِم لِیگ (ن) ایک تاریخی کردار ادا کرسکتی ہے۔ یہ وہی جماعت ہے جس نے قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ کی قیادت میں علامہ اقبالؒ کے تصور کے مطابق پاکستان حاصل کیا۔ یہ وہی جماعت ہے جس نے 1990ء کی دہائی میں ایک جامع پالیسی پر عمل کر کے نہ صرف اقتصادی ترقی اور اِنفراسٹرکچر کی تعمیر کیلئے نتیجہ خیز اِقدّامات کئے بلکہ خدا کے فضل وکرم سے پاکستان کو اعلانیہ ایٹمی قوّت بھی بنایا۔

گزشتہ عشرے میں آمر حکمرانوں اور ان کے کرپٹ جانشینوں نے پاکستان کو جو بھاری نُقصانات پہنچائے ہم سب اِن سے آگاہ ہیں۔ بُری حکمرانی، امن وامان کی دگرگوں صورتحال، پاکستان

کی خودمختاری کی بار بار خلاف ورزیوں، ہمہ جہتی کرپشن، آسمان کو چھوتی ہوئی مہنگائی، بدترین لوڈشیڈنگ، بے تحاشا بے روزگاری اور تیزی سے بڑھتی ہوئی غُربَت نے پاکستانیوں کو دکھ اور مصیبت کے گرداب میں پھنسا دیا ہے۔

ہمیں صرف قانُون کی حکمرانی کے قیام اور جمہوری ادّاروں کے عزت واحترام کی بحالی کا چیلنج ہی درپیش نہیں بلکہ ہر شہری کیلئے اسلامی اقدار کے مطابق عادلانہ، اعتدال پسند اور یکساں مُعاشی فلاح و بہبود پر مبنی معاشرہ قائم کرنا ہے۔

آنے والے انتخابات کیلئے میری پارٹی کا منشور، قومی سطح پر ایک مثبت اور خوشگوار تبدیلی کیلئے ہمہ جہتی اور جامع ایجنڈے کی حیثیت رکھتا ہے۔ انشاءاللہ اس منشور پر عمل درآمد کے ذریعے ہم نہ صرف موجودہ بحران پر قابو پالیں گے بلکہ عوام بِالخصوص نوجوان نسل کا اعتماد بھی بحال کریں گے۔ اس پر عمل درآمد کے ذریعے ہی ہم پاکستان کی باگ ڈور استحصالی طبقات کی بجائے اس کے محنت کش عوام کے ہاتھوں میں دیں گے۔

اس منشور میں نہ تو کوئی جادوئی فارمولا ہے اور نہ لفاظی کے خوشنما پھول ہیں۔ یہ راتوں رات تبدیلی کا دلکش وعدہ بھی نہیں کرتا۔ درحقیقت یہ مساوات، دیانت داری، عدل واِنصاف اور سب سے بڑھ کر جمہوری اصولوں اور قانُون کی حکمرانی کی بنیاد پر مساوی مواقع اور ملازمتیں پیدا کر کے مُعاشی اور اقتصادی ترقی کو یقّینی بنانے کا ایک تیر بہدف نسخہ ہے۔

صرف اسی نسخے کے ذریعے پاکستان کو موجودہ دلدل سے نکالا جا سکتا ہے۔ اپنی حکومت کے دونوں ادوار میں مُسلِم لِیگ (ن) نے تمام مشکلات کے باوجود قومی معیشت میں انقلابی تبدیلیاں لانے کی صلاحیّت کا عملی مظاہرہ کیا۔ اگرچہ دونوں ادوار میں آمرانہ مداخلتیں ہوئیں لیکن نومبر 1990ء سے اپریل 1993ء تک اڑھائی سالہ عرصے میں ہم نے بنیادی اصلاحات کے ذریعے گھُٹن کا شکار اور جکڑی ہوئی

معیشت کو غیرضروری جکڑ بندیوں سے آزاد ایک کھلی معیشت میں ڈھال دیا۔ ان اصلاحات نے ملک میں سرمایہ کاری اور تجارت کیلئے ایک سازگار ماحول پیدا کیا۔ اسی اڑھائی سالہ دور میں ہم نے اتفاق رائے سے مارچ 1991ء کے "تقسیمِ آب" کے معاہدے اور اپریل 1991ء کے چوتھے قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے ذریعے بین الصوبائی مسائل کو حل کر دیا۔

ہمارا مشن رواں صدی کے دوران پاکستان کو عوامی اُمنگوں سے ہم آہنگ اسلامی اقدار کے مطابق ایک جدید، ترقی پسند اور فلاحی ریاست بنانا ہے ایسی ریاست جس کا ہر شہری مذہبی، نسلی اور لسانی امتیاز سے بالاتر ہو کر مساوی مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وقار اور تحفّظ کے ساتھ زندگی گزار سکے۔ ایک ایسی ریاست جو اپنے ہمسائیوں کے ساتھ امن و آشتی سے رہے۔ یہ مشن اور یہ جذبہ بانیانِ پاکستان کے پیغام سے ہم آہنگ ہے۔ اسی مشن کے حصول کیلئے میں یہ منشور پیش کر رہا ہوں۔ میں قوم کے ہر فرد کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آگے بڑھے اور اس مشن کی تکمیل میں ہمارا بھرپور ساتھ دے ؎

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے مِلّت کے مقدر کا ستارا

آپ کا

محمد نواز شریف
صدرِ پاکستان مُسلِم لیگ (ن)

1 معاشی بحالی

مُعاشی بحالی
(Economic Revival)

پاکستان کو آج کل بہت بڑے اقتصادی چیلنجز کا سامنا ہے ۔ بڑی معیشت کے تمام اشاریوں (Macro-Economic Indicators) میں تیزی سے بڑھتے ہوئے زوال سے مُسلِم لِیگ (ن) پوری طرح آگاہ ہے۔ یہ صورتحال گزشتہ پانچ سال کے دوران وفاقی حکومت کی غلط ترجیحات اور ناکام پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔

نااہلی، بُری حکمرانی اور بدترین کرپشن کی وجہ سے اس وقت پاکستان مُعاشی انحطاط اور افراطِ زَر کے گرداب میں پھنسا ہوا ہے۔ پیپلز پارٹی کے موجودہ 5 سالہ دورِ حکمرانی میں سالانہ قومی پیداوار 9ء2 فیصد کی مایوس کن حد تک گر چکی ہے۔ افراطِ زر کی شرح دو ہندسی (Double Digit) ہوگئی ہے۔ افراطِ زَر کی یہی شرح پیپلز پارٹی کے پہلے دورِ حکومت (1972-77ء) کے دوران بھی دیکھنے میں آئی تھی۔ معیّشت کی مایوس کن شرح نمو (Growth) اور افراطِ زر کی بلندترین شرح کے اس سنگین امتزاج نے پاکستان میں غُربَت اور بیروزگاری میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے ؎

بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

1990ء کے عشرے کی طرح اب بھی پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کی اولین ترجیح معیّشت کی بحالی ہی ہوگی۔ ہمارا ہدف موجودہ 9ء2 فیصد افزائش کی مایوس کُن شرح کو آئندہ پانچ سال میں 6 فیصد سالانہ کی حوصلہ افزاء حد تک پہنچانا ہے۔ ہم نے زیرِ نظر منشور میں جو ایجنڈا پیش کیا ہے وہ اقتصادی اور سماجی اہداف حاصل کرنے کیلئے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

مُسلِم لِیگ (ن) کے پیشِ نظر پائیدار اور ہمہ گیر مُعاشی نشو و نما حاصل کرنا ہے۔ اس مقصد کیلئے مُسلِم لِیگ (ن) مندرجہ ذیل بنیادی اہداف کے حصول کیلئے عملی اِقدامات کرے گی:-

- مُلک کے مادی اور انسانی وسائل کو ہر ممکن حد تک بروئے کار لایا جائے گا۔
- صنعت و زراعت کی ترقی کیلئے ٹیکنالوجیکل صلاحیّت کا بھرپور استعمال کیا جائے گا۔
- ہم ٹھوس مُعاشی (Macro-Economic) پالیسیاں بنائیں گے اور ان پر عمل درآمد کریں گے۔ اس

طرح بجٹ اور ادائیگیوں کے توازن کا خسارہ گھٹایا جا سکے گا، بڑھتے ہوئے افراطِ زَر کو قابو میں لایا جا سکے گا اور بیرونی قرضوں پر انحصار کم سے کم کیا جا سکے گا۔

- آئین اور قانون کی بالادستی کی روشنی میں جمہوری حکمرانی کو فروغ دیا جائے گا۔ اس طرح کرپشن، ٹیکس چوری اور اختیارات کے غلط استعمال کی برائیوں کو روکا جا سکے گا۔ غیر ضروری اخراجات ختم کئے جائیں گے۔ یہی وہ اِقدامات ہیں جن پر عمل کرنے سے عوام کی اُمنگیں بر آئیں گی۔

چونکہ پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) موجودہ مُعاشی بحران کی سنگینی سے آگاہ ہے اور اسے حل کرنا جانتی ہے۔ اس لئے ہم نے مندرجہ بالا قابلِ حصول اہداف اپنے سامنے رکھے ہیں اور انہیں حاصل کرنے کیلئے پُرعَزم ہیں۔ مُسلِم لِیگ (ن) تجربہ کار اور مضبوط قیادت کی رہنمائی اور انتہائی تجربہ کار، اہل اور پیشہ ور ٹیم کی خدمات سے نہ صرف اپنے ادھورے ایجنڈے کو مکمل کرے گی بلکہ نئے مُعاشی اور سماجی اہداف حاصل کر کے پاکستان میں دور رَس اساسی مُعاشی تبدیلیاں لائے گی۔

سرمایہ کاری میں اضافہ مجموعی قومی پیداوار (GDP) کی شرح میں اضافے کیلئے اولیّن شرط ہے۔ 2011-12ء میں سرمایہ کاری قومی پیداوار کا محض 12 فیصد تھی۔ ہم اگلے پانچ سال میں اسے 20 فیصد تک لے جانے کیلئے پُرعزم ہیں۔ یہ وہ ہدف ہے جو مُسلِم لِیگ (ن) نے 1990-93ء کے پہلے نامکمل اڑھائی سالہ دور حکومت میں حاصل کیا تھا۔ امن و امان اور سیکیورٹی کی ناموافق صورتحال کے باوجود بہتر حکمرانی کے ذریعے سرمایہ کاری کے لئے فِضا کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ پیداوار میں اضافہ معیّشت کو ترقی دینے کیلئے ایک بنیادی انجن (Engine) کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں ہمیں کئی مُعاشی انجن بیک وقت متحرک کرنا ہوں گے تاکہ وہ ایک دوسرے کو تقویت دیں اور پاکستان عالمگیریت (Globalization) کے اس دور میں پیش آنے والے اقتصادی چیلنجوں سے نمٹ سکے۔ اس حوالے سے پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) مندرجہ ذیل شعبوں پر خصوصی توّجہ دے گی:-

- توانائی کے شُعبے میں باب 2 کے مطابق زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کی جائے گی۔
- زراعت اور لائیوسٹاک کے شعبوں میں بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جائے گا تاکہ پیداوار میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ خطے کی منڈیوں میں ان شعبوں کی قیمتی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ مقدار میں برآمد کیا جا سکے۔

- سمندر پار پاکستانی اس وقت مُلک میں تقریباً 13 ارب ڈالر سالانہ بھیج رہے ہیں۔ہم زرمبادلہ کی ان ترسیلات کے 50 فیصد حصے کو سرمایہ کاری کی طرف راغب کریں گے۔اس مقصد کیلئے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور روزگار فراہم کرنے والی دیگر اسکیموں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- اِنفراسٹر کچر کے بڑے منصوبوں پر عمل درآمد مُلکی معیشت کو تیزی سے فروغ دینے کا محرک بن سکتا ہے۔ اس حوالے سے مُسلِم لِیگ (ن) مُلک بھر میں موٹر ویز ،ڈیمز(Dams) اور ہاؤسنگ کے بڑے منصوبوں پر توجہ مرکوز کرے گی ۔اس کے علاوہ دیہی علاقوں سے بڑے شہروں کی طرف انتقالِ آبادی کو روکنے کیلئے ضروری سہولتوں سے آراستہ نئے شہری مراکز قائم کئے جائیں گے اور نئے شہر بھی بسائے جائیں گے۔
- پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے تیل ،گیس اور معدنیات کی خاصی دولت عطا فرمائی ہے۔مُسلِم لِیگ (ن) مزید معدنیات کے ذخیروں کی تلاش اور ان خزانوں سے معدنیات نکالنے پر بھر پور توجہ دے گی۔اس مقصد کیلئے غیر مُلکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کیلئے تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرے گی اور قومی مفادات کے تحُفظ کو یقینی بناتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی بھی کرے گی۔معدنیات کے شُعبے کی ترقی پاکستانی معیشت میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔
- بھر پور کاروباری سرگرمیاں اور اعلیٰ معیار کی مصنوعات کی پیداوار کاروباری جدت کی بنیادی ضرورت ہیں ۔ یہ سرگرمیاں نجی شُعبے میں پیداوار میں اضافے کا باعث بنتی ہیں اور اِن سے بین الاقوامی سطح پر کاروبار بھی وسیع ہوتا ہے۔ مُلکی تجارت کو فروغ دینے کیلئے مُقابلے کی فضا پیدا کی جائے گی اور جہاں ضروری ہوا وہاں تحفظ دیا جائے گا۔منڈیوں کو باقاعدہ نِظام کے تحت لایا جائے گا۔تھوک اور پرچون کی مزید منڈیاں قائم کی جائیں گی ۔اناج اور صنعتی مصنوعات کو محفوظ رکھنے کیلئے گوداموں میں جدید سہولتیں فراہم کی جائیں گی اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسپورٹ اور جائیداد کے کاروبار کو فروغ دینے کیلئے اِقدامات کئے جائیں گے۔

اقتصادی بحالی مُسلِم لِیگ (ن) کا اہم ترین مقصد ہے۔اگر ہماری حکومت قائم ہوئی تو اقتصادی بحالی کیلئے ہم مندرجہ ذیل اہداف ہر قیمت پر حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے:-

1: ہم بجٹ کا خسارہ کم کر کے قومی پیداوار کے 4 فیصد تک لائیں گے۔اس ہدف کو حاصل کرنے کیلئے:-

- ہم 2018ء تک ٹیکسوں کے ذریعے آمدنی کو قومی پیداوار کے 15 فیصد تک پہنچائیں گے۔اس وقت ٹیکسوں کے ذریعے آمدنی کا تناسب مجموعی قومی پیداوار کا صرف 9 فیصد ہے۔
- تنخواہوں، الاؤنسوں اور پنشنوں میں کمی کئے بغیر سرکاری اخراجات میں 33 فیصد تک کمی کی جائے گی۔
- اس وقت سرکاری شُعبے میں چلنے والے ادّارے قومی خزانے کو 400 ارب روپے سالانہ کا نُقصان پہنچا رہے ہیں۔مُسلِم لِیگ (ن) ان ادّاروں کی اصلاح اور نجکاری کے ذریعے اس نُقصان کو کم سے کم کرے گی۔

2: افراطِ زر کو 8 فیصد تک کم کیا جائے گا۔اس مقصد کیلئے مندرجہ ذیل اِقدّامات کئے جائیں گے:-

- حکومتی قرضوں کے حجم کو کم سے کم کیا جائے گا۔
- ٹیکسوں کی شرحیں (Rates) کم کی جائیں گی۔
- مؤثّر مالیّاتی پالیسی کے ذریعے مارک اپ کی شرحیں کم کی جائیں گی۔
- زرعی پیداوار میں خاطِر خواہ اضافے اور مختلف فصلوں کے ضیاع کو کم سے کم کر کے پیداوار کی ترسیل (سپلائی) کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے گا۔

3: صنعتی شُعبے کی پیداوار یعنی Large Scale Manufacturing کو 7 سے 8 فیصد تک پہنچایا جائے گا۔

4: سرمایہ کاری میں اضافہ کر کے اسے قومی پیداوار کے 20 فیصد تک پہنچایا جائے گا۔اقتصادی بحالی کے دیگر اِقدّامات مندرجہ ذیل ہیں:-

- مُلکی منڈیوں کو کھول دیں گے اور علاقائی تجارت کو فروغ دیا جائے گا۔اس اِقدّام سے سرمایہ کاری، پیداوار اور روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا۔
- افرادی قوّت، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں خدمات کی فوری فراہمی کیلئے زیادہ سرمایہ کاری کی جائے گی جس سے افرادی قوّت کو فروغ ملے گا۔
- مالیاتی اور سرمائے کی منڈیوں میں مزید اِصلاحات کی جائیں گی۔
- مُلکی سطح پر اقتصادی نظم وضبط کی فضا (Regulatory Environment) پیدا کی جائے گی۔
- نوجوانوں اور خواتین کی صلاحیتّوں کو فروغ دے کر ان سے قومی ترقی کیلئے کام لینے پر توجہ دی جائے گی۔

- سرکاری نِظام کے پیچیدہ ضابطوں کو آسان اوران کی تعداد کو کم سے کم کر کے فیصلہ سازی کو تیز کیا جائے گا۔

مُسلِم لِیگ (ن) نہ صرف موجودہ بین الاقوامی اور قومی اقتصادی بحران کی سنگینی کو سمجھتی ہے بلکہ مندرجہ بالا اقتصادی اہداف کے حصول کے راستے میں حائل مشکلات سے بھی آگاہ ہے۔ان مشکلات کا حل آسان نہیں لیکن مُسلِم لِیگ (ن) نے اپنے سامنے واضح اور دوٹوک مُقاصد اور اہداف رکھے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس پارٹی کو اہل، مضبوط اور ذمہ دار قیادت سے نوازا ہے۔اس کے پاس نہایت قابل اور آزمودہ کار اقتصادی ٹیم موجود ہے۔اس قیادت کی رہنمائی میں اقتصادی ٹیم کی کارکردگی کی بنیاد پر مُسلِم لِیگ (ن) اپنے نامکمل اقتصادی ایجنڈے کی تکمیل کرے گی اور پاکستانی معیّشت کو اس انداز میں تبدیل کرے گی کہ وہ ایشیاء کی ایک عظیم معیّشت بن کر ابھرے۔ یہ مُقام حاصل کرنا مُعاشی پالیسیوں میں تسلسل کے بغیر ممکن نہیں۔اسی تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے اتفاقِ رائے سے ''قومی اقتصادی ایجنڈا 2025'' کے نام سے پروگرام مرتب کیا جائے گا۔

صنعت وتجارت

(Industry and Trade)

معیشت کا تیسرا سب سے بڑا شعبہ مینوفیکچرنگ (مصنوعات سازی) ہے۔مجموعی قومی پیداوار میں اس کا حصہ 18 فیصد کے قریب ہے اور یہ کُل روزگار کا 13 فیصد فراہم کرتا ہے۔معاشی نشوونما اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کیلئے مینوفیکچرنگ کے شُعبے کو ترقی دینا ناگزیر ہے۔پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت کے 5 سالوں میں اس شُعبے کی سالانہ شرح نمو 7 فیصد سے کم ہو کر 3 فیصد سے بھی نیچے گر گئی ہے۔اس شُعبے کو ترقی دینے کیلئے بیرونی سرمایہ کاری کا راستہ ہموار کیا جائے گا اور قرضوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ انشاءاللہ، ہم مینوفیکچرنگ کو ترقی دینے کیلئے نجی شُعبے کو متحرک کریں گے۔ انہیں مارک اپ کی مناسب شرح پر زیادہ سے زیادہ قرضہ فراہم کریں گے اور صنعتی مراکز کیلئے توانائی کی مسلسل اور مستحکم فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔

صنعتی بحالی کے لئے ایک پیداواری لائحہ عمل تیار کیا جائے گا تا کہ برآمدات میں اضافہ ہو سکے۔اس لائحہ عمل کے تحت براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ دیا جائے گا۔ یہ حکمتِ عملی معیشت کی ترقی کیلئے انتہائی اہم ہے اور مُسلِم لِیگ (ن) اس پالیسی پر بھرپور عمل کرے گی۔ برآمدات میں مُلکی کارکردگی کمزور رہی ہے۔ پاکستان بین الاقوامی منڈیوں میں کپاس اور ٹیکسٹائل کی مصنوعات کی برآمد کے ذریعے زرمبادلہ کمانے پر ہی اکتفاء کرتا رہا ہے ۔ جب تک ہم

دیگر مصنوعات میں قدری اضافہ (Value Addition) نہیں کرتے اور ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق مصنوعات کی پیداوار بڑھا کر برآمدات میں اضافہ نہیں کرتے ہم مطلوبہ برآمدی اہداف حاصل نہیں کر سکتے۔اس حوالے سے ہم برآمدی مصنوعات پر عائدشدہ ڈیوٹیوں اور ٹیکسوں کو کم کر کے برآمدات کے راستے میں حائل رکاوٹیں دور کریں گے

معیشت کے ترجیحی شعبوں میں جدیدیت (Modernization)، توازن اور نئی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کیلئے سرکاری سطح پر ''ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن فنڈ'' قائم کریں گے۔ چھوٹی اور بڑی صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے مُلک بھر میں نئے صنعتی پارکس قائم کریں گے اور پہلے سے موجود پارکوں کو توسیع دیں گے۔ان پارکوں میں صنعتی یونٹس چلانے کیلئے تمام ضروری سہولتیں فراہم کریں گے۔

خدمات کی صنعت (Service Industry) کو فروغ دینے کے روشن امکانات موجود ہیں۔ صنعتی شُعبے کی کارکردگی بہتر کرنے، لاگت گھٹانے اور برآمدات میں اضافے کیلئے بھی سروس انڈسٹری کا فروغ انتہائی ضروری ہے۔ اس لئے ہم خدمات کی صنعت (بینکنگ، انشورنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی وغیرہ) کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں گے۔ ہماری صنعتی اور تجارتی پالیسی مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ہوگی:-

1 تمام برآمدات پر سیلز ٹیکس معاف کر دیا جائے گا۔

2 سرکاری شُعبے میں ''ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن فنڈ'' قائم کیا جائے گا۔اس فنڈ کا مقصد ترجیحی شعبوں میں توازن، جدیدیت اور نئی سرمایہ کاری کو فروغ دینا ہوگا۔

3 سرکاری اور نجی شُعبے کی تنظیموں کے تعاون سے ایک سرمایہ کاری فنڈ (Equity Fund) قائم کیا جائے گا۔اس فنڈ کے استعمال سے پاکستان میں غیر مُلکی برانڈز کی مصنوعات بنانے کی باقاعدہ اجازت لی جائے گی یا ان برانڈز کی کمپنیوں کو پاکستان میں مصنوعات بنانے پر آمادہ کیا جائے گا اور ان مصنوعات کی منڈیوں تک رسائی حاصل کی جائے گی۔

4 ترجیحی شعبوں میں سرمایہ کاری کی لاگت کم کرنے کیلئے ابتدائی اخراجات (Upfront Cost) کم کئے جائیں گے۔

5 چھوٹی اور بڑی صنعتوں کیلئے نئے پارک قائم کئے جائیں گی اور پہلے سے موجود پارکوں کوتوسیع دی جائے گی۔ یہ کام خصوصی طور پر کم ترقی یافتہ علاقوں میں کیا جائے گا۔

6 جواہرات، زیورات، چمڑے کی مصنوعات، ملبوسات، پنکھے، کٹلری، حلال گوشت، کھیلوں کے سامان، فرنیچر، کراکری اور کھانے پکانے کے برتن بنانے کی صنعتوں کے مراکز قائم کئے جائیں گے۔

7 ایک ''ایکسپورٹ۔امپورٹ بینک'' قائم کیا جائے گا۔ یہ بینک بین الاقوامی معیار کی سہولتیں فراہم کرے گا۔اس بینک کا کام مشینری، مشین کی بنی ہوئی مصنوعات، مشاورت اور ٹیکنالوجی سے متعلق خدمات کیلئے (Deferred Payments) یعنی موءخرادائیگیوں کے نِظام کوفروغ دینا ہوگا۔

8 کثیر مُلکی کارپوریشنوں(Multinationals) کی حوصلہ افزائی کیلئے انہیں ترغیبات دی جائیں گی اور ضروری اِنفراسٹرکچرتعمیر کیا جائے گا تا کہ وہ نہ صرف پاکستان کے اندر اپنی پیداوار بڑھائیں بلکہ وسطی ایشیاء جنوبی ایشیاء اورمشرق وسطیٰ کی منڈیوں کی مانگ پوری کرنے کیلئے بھی پاکستان کواپنا مرکز بنائیں۔ترغیبات کی وسعت کاانحصاران کارپوریشنوں کی جانب سے پاکستان میں سرمائے کی مُنتقلی کی بنیاد پر ہوگا۔

9 سرمایہ کاری کی حکمتِ عملی کا محور ایسی براہِ راست غیر مُلکی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) ہوگی جو اپنی پیداوار کے خریدار پیدا کرے اور ایسی پیداوار کو برآمد کرنے کیلئے پاکستان کو اپنا مرکز بنائے جن کی تیاری کیلئے پاکستان میں مُقابلتاً زیادہ سازگار ماحول موجود ہے۔مختلف اضلاع میں چھوٹے اوردرمیانے درجے کے کارخانے لگائے اورجھنڈ(Cluster) قائم کئے جائیں گے۔اس مقصد کیلئے نہ صرف ''ون ونڈو آپریشن'' کی سہولیات ہوں گی بلکہ مختلف اشتہاری کمپنیوں کے ذریعے اِن کی مصنوعات/پیداوار کی مُلکی اور بین الاقوامی سطح پرتشہیر بھی کی جائے گی۔

گزشتہ چند برس کے دوران علاقائی تجارتی انتظامات(Regional Trade Arrangements)، دوطرفہ آزاد تجارتی معاہدات (Bilateral Free Trade Agreements)، یا یکطرفہ (Generalised System of Preference - GSP) قسم کے پروگرام وجود میں آچکے ہیں۔اِن انتظامات اور پروگراموں کی وجہ سے دیگر ممالک کے کے مُقابلے میں پاکستانی برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا۔سارک(SAARC) اورای سی او(ECO) ممبر ممالک کے درمیان بھی آزادانہ تجارت اور ترجیحی تجارت کے معاہدے موجود ہیں۔ضروری ہے کہ پاکستان SAARC اور ECO میں اپنے اقتصادی کردار کو بڑھائے اور فائدہ

اٹھائے۔پاکستان کے دیگر تجارتی شراکت داروں (Partners) پر بھی زور دیا جائے گا کہ وہ پاکستانی مصنوعات پر ڈیوٹیز کم کر کے اپنے ممالک کی منڈیوں کو پاکستانی مصنوعات کیلئے کھولیں۔ان اِقدامات کے ذریعے ہم ''امداد نہیں تجارت'(Trade not Aid) کی پالیسی کوکامیاب بناسکیں گے۔

اِنفراسٹرکچر
(Infrastructure)

سرکاری ترقیاتی پروگرام(PSDP) کے علاوہ اِنفراسٹرکچر کو تیز رفتاری سے ترقی دینے کیلئے سرکاری اور نجی شُعبے کے تعاون سے مؤثر اِدارے قائم کئے جائیں گے اورانہیں مطلوبہ مالی وسائل فراہم کئے جائیں گے۔

اِنفراسٹرکچر کی ترقی مُسلِم لیگ (ن) کا طُرّہ امتیاز رہی ہے۔اس مقصد کیلئے ''بیوروآف اِنفراسٹرکچر ڈیویلپمنٹ'' (BID) قائم کیا جائے گا۔اس اِدارے کی نوعیت ون ونڈو آفس جیسی ہوگی۔یہ تجارتی اور قرض کی مروجہ بنیادوں پر سرمایہ فراہم کرنے کیلئے ایک طریقہ ء کار بنائے گا۔ BID کا اہم مقصد تمام بڑے شہروں میں قومی تجارتی گزرگاہیں (National Trade Corridors) اور بڑے پیمانے پر نقل وحمل کی سہولتیں (Mass Transit Facilities) مُہیّا کر کے ٹرانسپورٹ اور مواصلات کوترقی دینا ہوگا۔

ترقی یافتہ ممالک میں اِنفراسٹرکچر کے بڑے منصوبے مُقامی یا صُوبائی حکومتیں اپنے وسائل سے تعمیر کرتی ہیں۔پاکستان میں ترقی یافتہ ممالک میں رائج اسی طریقے کے مطابق کام کیا جائے گا۔مخصوص بانڈز کے اجراء کے ذریعے صنعتی سرگرمیوں کے مراکز (Secondary Centers) قائم کئے جائیں گے۔باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت شہری مراکز اور نئے شہروں کے قیام کیلئے بھی مؤثر اِقدامات کئے جائیں گے کیونکہ یہ اِقدامات اقتصادی نشوونما کیلئے طاقت ور انجن ثابت ہوسکتا ہے۔

ہم خصوصی اِقدامات کے ذریعے صُوبائی اور مُقامی حکومتوں کی مالی پوزیشن کو مستحکم کریں گے تا کہ بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیاں اِن کی بہتر کریڈٹ ریٹنگ متعین کریں۔بہتر کریڈٹ ریٹنگ کی وجہ سے یہ حکومتیں صُوبائی شاہراہوں، پلوں، آب پاشی کے منصوبوں اور بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کیلئے آسانی سے ضروری سرمایہ حاصل کرسکیں گی۔اس سے یہ حکومتیں رنگ روڈز(Ring Roads)، اوورہیڈپُل(Over Head Bridges)، انڈرپاسز(Under Passes)، انٹرچینجز، واٹر سپلائی اور سیوریج سسٹم کے مختلف منصوبے مکمل کر کے بہتر شہری سہولتیں مُہیّا کرسکیں گی۔

روزگار کے مواقع

(Creation of Job Opportunites)

اِنفرا اسٹرکچر کے تمام منصوبے لازماً روزگار کے مواقع مُہیّا کریں گے ۔ غُربَت ختم کرنے کا فنڈ (Poverty Alleviation Fund) ، مائیکروفنانسنگ انسٹی ٹیوشنز اور مرکزی اور صُوبائی رورل سپورٹ پروگرام اپنے دائرہ کار کو توسیع دے کر غُربَت ختم کرنے اور روزگار کے مواقع مُہیّا کرنے میں بنیادی کردار ادا کریں گے۔ ہم روزگار کی فراہمی کیلئے ایک خصوصی پروگرام نافذ کریں گے اور خصوصی ترقیاتی اِقدامات کے ذریعے کمیونٹی اور مُقامی سطح پر روزگار کی فراہمی یقّینی بنائیں گے۔ ہم مختلف شعبوں میں مجموعی طور پر 30 لاکھ افراد کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا کریں گے۔

کم آمدنی والے طبقے کیلئے رہائش کی سہولت

(Housing for Low Income Families)

میرے خُدا مجھے اتنا تو معتبر کر دے
میں جس مکان میں رہتا ہوں اُس کو گھر کر دے

پاکستان کے کم آمدنی والے اور متوسط طبقے کو صُوبائی حکومتوں کے تعاون سے رہائش فراہم کرنے کیلئے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے ۔ اس مقصد کیلئے سرکاری اور نجی شُعبے کے تعاون سے 500 گھروں پر مشتمل ایک ہزار بستیاں تعمیر کریں گے۔ اس طرح پانچ لاکھ خاندانوں کو اپنی چھت مل جائے گی ۔ ان بستیوں کے قریبی علاقوں میں صنعتوں کے قیام کیلئے سرمایہ کاری کو فروغ دیا جائے گا تا کہ بستیوں کے قریب ہی روزگار اور کاروبار کے مواقع میسر آسکیں۔

ہاؤسنگ کے شُعبے کی ترقی کے نتیجے میں بڑی تعداد میں دیگر صنعتوں اور ذیلی شعبوں کو فروغ ملے گا۔ اس اِقدام سے نہ صرف تعمیری لاگت کم ہوگی بلکہ بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع بھی میسر آئیں گے۔

بڑی معیشت کا استحکام

(Macro-Economic Stability)

مُعاشی ترقی کے لیے مُعاشی استحکام ضروری ہے۔ اس وقت مرکزی حکومت تجارتی بینکوں اور سٹیٹ بینک سے جتنے زیادہ قرضے حاصل کر رہی ہے پاکستان کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ۔ ان بینکوں کے مجموعی کریڈٹ کا

85 فیصد حکومت اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے لے لیتی ہے۔ 12-2011ء کے مالی سال کے دوران پرائیویٹ سیکٹر کو بینکوں میں کریڈٹ کا صرف 14 فیصد قرض دیا گیا۔ اس صورتحال نے مالیاتی خسارے میں انتہائی اضافہ، سرمایہ کاری میں کمی اور قرضوں پر انحصار کو بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ گذشتہ پانچ سالوں کے دوران موجودہ حکومت نے پاکستان پر واجب الادا قرض کو دُگنا کر دیا ہے اور قرضوں پر سالانہ شرح سود کی ادائیگی 1000 ارب روپے سے بڑھ چکی ہے۔ 30 جون 1999ء کو پاکستان کا کل حکومتی قرضہ 3000 ارب روپے تھا جو 2012ء کے اختتام میں بڑھ کر 13500 ارب روپے یعنی ساڑھے چار گنا ہو چکا تھا۔ ہم ان مُعاشی پالیسیوں کے ذریعے سرکاری قرضے کو معقول حد تک رکھیں گے۔

بجٹ خسارے سے ہٹ کر حکومت کے دیگر اخراجات بھی خطرناک حد تک بڑھ چکے ہیں۔ ان کی وجہ سے توانائی (Energy) اور زرعی اجناس کے شعبوں میں گردشی قرضوں (Circular Debt) میں انتہائی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے قرض کی لاگت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس صورتحال کو تبدیل کرنا ہوگا۔ 99-1997 کے دوران مُسلم لِیگ (ن) کی حکومت نے اپنی دوسری مدت کے دوران وراثت میں ملنے والا گردشی قرضہ کم کر دیا تھا۔ ہم باب نمبر 2 میں کئے گئے وعدے کے مطابق گردشی قرضے کے مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کر دیں گے۔

مالیاتی خسارہ کم کرنے کیلئے ہم سادگی کی مہم شروع کریں گے۔ وی آئی پی کلچر ختم کر دیں گے۔ قصرِ صدارت، وزیرِاعظم ہاؤس، گورنروں اور وزرائے اعلیٰ کی رہائشوں کے اخراجات میں خاطر خواہ کمی کی جائے گی۔ 18 ویں آئینی ترمیم اور NFC ایوارڈ کے ذریعے ملنے والے اختیارات کے تحت صوبوں کو زیادہ کفایت شعارانہ پالیسیاں اختیار کرنا ہوں گی بالخصوص انہیں اخراجات پر کنٹرول کرنا اور آمدنی بڑھانا ہوگی۔ مالیاتی خسارہ کم کرنا اب صرف وفاقی حکومت کا کام نہیں۔ صوبوں کو بھی اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ زیادہ خودمختاری کے ساتھ زیادہ ذمہ داری اور زیادہ احتساب بھی ضروری ہے۔

ٹیکس اِصلاحات

(Tax Reforms)

ٹیکس سسٹم کی غیر ضروری پیچیدگیاں پاکستانی معیشت پر منفی اثرات ڈال رہی ہیں۔ اس صورتحال کا ازالہ کرنے کیلئے انتہائی جامع اور دوررس اصلاحات کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایسی اِصلاحات کے راستے میں حائل ہونے والی مشکلات کا نہ صرف پورا ادراک ہے بلکہ اپنے سیاسی عزم اور تجربے کی بدولت ان رکاوٹوں کو دُور کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

اصلاحات کی سب سے زیادہ ضرورت ٹیکس وصول کرکے نِظام میں ہے۔عوام کو تعلیم ،صحت اور رہائش جیسی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے اور اِنفراسٹر کچر کے منصوبوں کی تکمیل کیلئے سرمائے کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔ظاہر ہے وفاقی اورصُو بائی حکومتیں عادلانہ ٹیکس کے ذریعے جتنی زیادہ رقم اکٹھی کریں گی اتنی زیادہ سہولتیں بھی فراہم کرسکیں گی۔

اکتوبر 1999ء میں جب پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت کوختم کیا گیا تو ٹیکس اور جی ڈی پی کا تناسب 13.4 فیصد کی معقول سطح پر تھا۔لیکن بعد کے دور میں یہ انحطاط کا شکار ہوگیا۔اس وقت یہ تناسب کم ہوکر تقریباً 9 فیصد رہ گیا ہے۔اپنے دورِحکومت میں ہم نے پرائیویٹ اور کارپوریٹ انکم ٹیکس کی شرح میں نمایاں کمی کرنے کے باوجود جی ڈی پی کے مُقابلے میں ٹیکس کا تناسب بڑھایا۔ہم نے ٹیکس کے قوانین کو سادہ بنایا،ٹیکس لاگو کرنے کی بنیاد میں وسعت پیدا کی اور ٹیکس وصول کرنے کے نِظام میں ٹیکس چوری اور صوابدیدی اختیارات جیسی پائی جانے والی خرابیوں اور رخنوں کو مؤثر طور پر دور کرنے کے علاوہ اسے زیادہ قابل احتساب بنایا۔

ہم 2018ء تک ٹیکس کے ذریعے آمدنی کو مجموعی قومی پیداوار کے 15 فیصد تک لائیں گے۔ بے قاعدہ معیشت کو ٹیکس کے دائرہ کار میں لائیں گے اور ٹیکس کے دائرہ کار کو وسعت دیں گے۔ہماری ٹیکس پالیسی کا حُسن یہ ہوگا کہ ہم عوام پر ٹیکسوں کا بوجھ بڑھائے بغیر ٹیکسوں کے ذریعے آمدن میں اضافہ کریں گے۔

ہمیں معلوم ہے کہ مُلک میں مجموعی طور پر ٹیکس ادا کرنے کی فضا کو بہتر کرنے کیلئے معیشت کو دستاویزی ضابطے میں لانا ضروری ہے۔جب معیشت کو دستاویزی ضابطے میں لانے کا مرحلہ مکمل ہو جائے گا تو بے قاعدہ معیشت بھی ٹیکس کے دائرہ کار میں آجائے گی۔اس طرح ٹیکس کا دائرہ بھی وسیع ہو جائے گا۔

ہمارے ٹیکس اِصلاحات پروگرام کے مندرجہ ذیل مُقاصد ہوں گے:-

- تمام آمدنیوں پر منصفانہ ٹیکس لگا کر زیادہ آمدنی حاصل کی جائے گی اور بالواسطہ ٹیکس (Indirect Tax) پر انحصار کم سے کم کیا جائے گا۔
- انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے شہریوں کے بارے میں حاصل ہونے والی جملہ معلومات (IT Database) سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ٹیکس نِظام کو وسعت دی جائے گی۔

- ٹیکس چوری روکنے کیلئے ٹیکس دہندگان کو ضروری سہولتیں مُہیّا کی جائیں گی اور اِنصاف اور حقیقت پسندی سے کام لیتے ہوئے ٹیکس کی شرح کم کی جائے گی۔
- ٹیکس نِظام میں بالخصوص صُوبائی سطح پر اِصلاحات نافذ کی جائیں گی۔
- ٹیکس کی شرحوں میں اضافہ نہیں کیا جائے گا۔جب ٹیکس کا اِصلاحاتی پروگرام پوری طرح سے نافذ ہو جائے گا تو کچھ عرصے کے بعد ٹیکس کی شرحیں کم کردی جائیں گی۔اس سے مُقامی سرمائے (Equity) اور غیر مُلکی سرمایہ کاری کو فروغ ملے گا۔
- صوبائی حکومتوں کو ٹیکسوں کے ذریعے آمدنی میں اضافہ کرنے کیلئے کہا جائے گا تا کہ وہ ٹیکسوں سے ہونے والی مجموعی آمدنی بڑھانے میں اپنا کردار ادا کریں۔
- چھوٹے کاروبار کیلئے ٹیکسوں کے نِظام کو آسان بنایا جائے گا تا کہ انہیں ٹیکس ادا کرنے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔
- کالے دھن کو سفید بنانے اور منی لانڈرنگ کا راستہ روکنے کیلئے مؤثر اِقدامات کئے جائیں گے۔
- اس وقت وفاقی اور صُوبائی سطح پر ٹیکسوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ہم وفاقی اور صُوبائی ٹیکسوں کی تعداد کم کریں گے۔اس اِقدام سے ٹیکس وصول کرنے والے عملے کے صوابدیدی اختیارات کم ہو جائیں گے۔
- خود تشخیصی طریقے اور اس پر عمل درآمد کے لئے آڈٹ کو آسان بنایا جائے گا۔
- پُرتعیش اور غیر ضروری اشیاء کی درآمد کی حوصلہ شکنی کیلئے ان پر بھاری ڈیوٹی عائد کی جائے گی۔

یہ حقیقت ہے کہ بعض حکومتوں کے منفی کردار کی وجہ سے شہری سمجھتے ہیں کہ ان کے ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کو عوام کی فلاح و بہبود پر شفاف طریقے سے خرچ نہیں کیا جاتا بلکہ ٹیکسوں سے اکٹھی کی جانے والی آمدنی کا زیادہ حصہ حکمرانوں کی کرپشن اور عیاشیوں کی نذر ہو جاتا ہے۔اس لئے وہ پورا ٹیکس دینے پر خوشدِلی سے آمادہ نہیں ہوتے۔ہم ایسی اصلاح کریں گے کہ حکومت اور ٹیکس دہندگان میں اعتماد کا مقدس رشتہ بحال ہوگا اور شہری اپنے حصے کا پورا ٹیکس خوش دلی سے ادا کریں گے۔

ریاست کے ملکیّتی اِدارے
(State Owned Enterprises)

آج پی آئی اے، پاکستان ریلوے، پاکستان اسٹیل، واپڈا اور ریاست کے دیگر تجارتی اِدارے پاکستانی معیشت پر بھاری بوجھ ہیں۔ یہ خسارہ زدہ اِدارے اس وقت ہر سال قوم کے خون پسینے سے حاصل ہونے والی آمدنی کے 400 ارب روپے نچوڑ رہے ہیں۔ ان اِداروں کی نجکاری اور تشکیل نو کے امتزاج کے ذریعے اصلاح کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) نے 90ء کی دہائی کے اپنے 2 مختصر ادوار میں خسارہ زدہ اِداروں کی حالت بدلنے کی اعلیٰ صلاحیت کا ثبوت دیا تھا۔ 1997-99ء کے درمیان 2 سال سے بھی کم عرصے میں صرف بینکاری کے شُعبے میں ہی حبیب بینک اور یونائیٹڈ بینک جیسے اِداروں کی حالت مکمل طور پر بدل دی گئی تھی۔ 1990-93ء کے پہلے دورِ حکومت میں مُسلِم کمرشل بینک اور الائیڈ بینک جیسے بڑے بینکوں کی شفاف نجکاری کی گئی۔ آج ان بینکوں کا شمار پاکستان کے صفِ اوّل کے بینکوں میں ہوتا ہے اور یہ بینک ہر سال قومی خزانے میں اربوں روپے کا حصہ ڈال رہے ہیں۔

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) ان اِداروں کی کایا پلٹنے کے لیے مندرجہ ذیل اِقدامات کرے گی:-

- انتہائی قابل افراد کو میرٹ پر اِن اِداروں کا انتظامی سربراہ (CEO) مقرر کیا جائے گا اور قابل اور پیشہ ور افراد پر مشتمل خودمختار بورڈ قائم کئے جائیں گے۔ انتظامی سربراہ ان بورڈوں کی مشاورت سے اِداروں کے نُقصانات کو ختم کر کے انہیں منافع بخش بنائیں گے۔
- انتظامی سربراہوں اور بورڈز کی اولین ذمہ داری یہ ہوگی کہ وہ انہیں حسن وخوبی سے چلا کر خسارہ ختم کریں۔
- انہیں ٹھوس اہداف دیئے جائیں گے۔ ان کی کارکردگی کی باقاعدہ نگرانی کے ساتھ احتساب کو یقینی بنایا جائے گا۔
- ان اِداروں کے معاملات میں سیاسی مداخلت کے امکانات کو ختم کر دیا جائے گا۔
- ان اِداروں سے متعلق ذیلی شعبوں میں ہنگامی اور دُوررَس اِصلاحات کی جائیں گی۔
- مخصوص اِداروں کی نجکاری کے عمل کو تیز کیا جائے گا۔ نجکاری کیلئے اِداروں کی نشاندہی کر کے پرائیویٹائزیشن کمیشن کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ ان اِداروں کی نجکاری معینہ مدت کے اندر مکمل کرے۔

- ان اِداروں کو چلانے کیلئے ایک معیار مقرر کیا جائے گا اور اس کیلئے انہیں مکمل خودمختاری دی جائے گی۔
- پی آئی اے کو بھی خطے کی منافع بخش اور اچھی شہرت رکھنے والی فضائی سروس میں ڈھال دیا جائے گا۔

پاکستان ریلوے مسافروں اور سامان کی نقل وحمل (کارگو) کیلئے پسندیدہ اور موزوں ذریعہء آمدورفت ہے۔ اس کی دفاعی اہمیت بھی مُسلمہ ہے۔ اس لئے پاکستان ریلویز کی کارکردگی بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ ایک مکمل خودمختار بورڈ قائم کیا جائے گا جو ادارے کی کارکردگی پر نظر رکھے گا۔

مالیّاتی شُعبے میں دیگر اِصلاحات
(Other Financial Sector Reforms)

مُسلِم لِیگ (ن) نے 1990ء کی دہائی میں بینکاری کے شُعبے میں دُوررَس اصلاحات کی تھیں۔ موجودہ داخلی اور خارجی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے ان اصلاحات میں مؤثر اضافہ کیا جائے گا۔ اس وقت مہنگی توانائی اور قرضوں پر مارک اپ کی زیادہ شرح کی وجہ سے نفع کی شرح خاصی کم ہوگئی ہے۔ اس صورتحال کی وجہ سے بچتوں کی شرح بھی 8ء10 فیصد تک سکڑ گئی ہے اور تجارتی نشوونما انتہائی کم ہوگئی ہے۔ مینوفیکچرنگ کا شعبہ بدترین زوال کا شکار ہو چکا ہے اور اِن تمام عوامل نے بیروزگاری اور غُربَت میں زبردست اضافہ کیا ہے۔ ہم اس صورتحال سے نمٹنے کیلئے بچتوں پر منافع اور قرضوں پر سود کی شرح میں کمی بیشی سمیت Capital Market میں اصلاحات کریں گے۔ کاروباری اعتماد اور نجی سرمایہ کاری کو فروغ دیں گے اور کارپوریٹ سیکٹر میں نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

اعتماد کی بحالی
(Revival of Confidence)

اقتصادی احیاء کیلئے تاجر برادری اور مُلکی مستقبل کے دیگر Stake Holders کے اعتماد کی بحالی ایک انتہائی اہم عنصر ہے۔ مُسلِم لِیگ (ن) توانائی کی متواتر اور کم نرخ فراہمی کو یقینی بنائے گی اور کاروباری طبقے کو فیصلہ سازی میں شریک کرے گی۔ پاکستانی مصنوعات کو مُقابلے کے میدان میں زیادہ سے زیادہ جگہ بنانے کیلئے مالی مراعات دے گی۔ کاروباری لاگت کم کرنے کیلئے مؤثر اِقدامات کرے گی۔ برآمدی شُعبے اور دیہی علاقوں میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کو ترجیحی بنیادوں پر ترقی دینے کا اہتمام کیا جائے گا۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی، سیاحت اور دیگر شعبوں میں روزگار

کے فروغ کو اعلیٰ ترجیح دے گی۔ تاجر برادری سے مشاورت اور قریبی رابطہ رکھنے کیلئے مختلف قابلِ عمل طریقے وضع کئے جائیں گے اور ان مُقاصد سے متعلق اداروں کو مضبوط اور مؤثر بنایا جائے گا۔

2008ء سے جاری عالمی مُعاشی اور مالی بحران کی وجہ سے پاکستانی برآمدات بھی متاثر ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے رواں عشرے میں پاکستان کو غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ کرۂ ارض کے درجہء حرارت میں اضافے اور آب وہوا کی تبدیلی سے پیدا ہونے والے ماحولیاتی خطرات، خطے میں انتہاء پسندی کے وجود اور ان تمام عوامل سے پیدا ہونے والی سماجی مشکلات کے باعث یہ خطرات مزید سنگین ہو گئے ہیں۔ پاکستان مُسلم لِیگ (ن) اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ داخلی اور خارجی استحکام کے بغیر کوئی مُلک پائیدار ترقی نہیں کرسکتا۔ ان تمام مشکلات اور رکاوٹوں سے نمٹنے کیلئے ہم متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے ٹھوس پالیسیاں مرتب کر کے ان پر پورے عزم اور سنجیدگی سے عملدرآمد کریں گے۔ اس طرح ان خطرات کو کم سے کم سطح پر لا کر سرمایہ کاری اور اقتصادی سرگرمیوں کیلئے محفوظ ماحول پیدا کریں گے۔

نجی شُعبے میں اعتماد کی بحالی کیلئے وزیراعظم کی سربراہی میں ''پاکستان بزنس اینڈ اکنامک کونسل'' قائم کی جائے گی۔ اس کونسل میں سرکاری اور نجی شعبہ کی مساوی نمائندگی ہوگی۔ جس کا اجلاس سہ ماہی بنیادوں پر ہوگا۔ کونسل مُلک کی اقتصادی سرگرمیوں کی کارکردگی کی نگرانی کرے گی۔

2

توانائی کی مسلسل اور مناسب قیمت پر فراہمی

توانائی کی مسلسل اور مناسب قیمت پر فراہمی

(Energy Availability and Affordability)

پاکستان کی اقتصادی اور سماجی ترقی کیلئے مناسب نرخوں پر توانائی کی فراہمی انتہائی ضروری ہے۔ بدقسمتی سے آزادی کے 65 سال بعد بھی قوم کو 6 ہزار میگاواٹ سے زیادہ بجلی کی قلت کا سامنا ہے۔ 40 فیصد آبادی آج بھی بجلی کی نعمت سے محروم ہے۔ جہاں جہاں بجلی موجود ہے وہاں بھی اکثر لوڈشیڈنگ کا راج رہتا ہے۔ اِس آبادی کو بجلی فراہم کرنے اور لوڈشیڈنگ ختم کرنے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اِقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

قُدرَتی گیس کی صورتحال زیادہ تشویشناک ہے۔ صرف 20 فیصد آبادی کو قدرتی گیس تک رسائی حاصل ہے اور موسمِ سرما میں اس آبادی کو بھی گیس کی لوڈشیڈنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے گھریلو خواتین کو کھانا پکانے میں بھی مشکلات پیش آتی ہے۔ بجلی لوڈشیڈنگ کی لعنت سابقہ آمرانہ حکومت کی میراث ہے لیکن گیس کی لوڈشیڈنگ تو موجودہ ''عوامی'' حکومت کا تحفہ ہے۔ آج کل گیس کی پیداوار 4 ہزار ملین مکعب فٹ یومیہ کے قریب ہے لیکن گیس کے ذخائر میں تیزی سے کمی واقع ہورہی ہے۔ جس کی وجہ سے 25-2024ء میں مُلکی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے 80 سے 85 فیصد گیس درآمد کرنا پڑے گی۔ اس صورتحال سے عہدہ برآ ہونے کیلئے قدرتی گیس کے نئے ذخائر دریافت کرنے اور ان ذخائر کیلئے اِنفراسٹرکچر کی تعمیر کی خاطِر ہنگامی اِقدامات کرنا ضروری ہیں۔

پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے قدرتی گیس کے وسیع ذخائر عطا فرمائے ہیں۔ تھر کے صحرا میں کوئلے کے ذخائر کا تخمینہ 180 ارب ٹن ہے۔ یہ دنیا کا ساتواں سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ اس کوئلے سے مسلسل 200 سال تک ایک لاکھ میگاواٹ سستی بجلی پیدا کی جاسکتی ہے۔ بلوچستان کے موجودہ گیس فیلڈز کی زیادہ گہری تہوں میں 300 ارب بیرل تیل اور قُدرَتی گیس کے مصدقہ ذخائر موجود ہیں۔ رپورٹ کے مطابق یہ ذخائر موجودہ ذخائر سے کہیں زیادہ بڑے ہیں۔

سستی بجلی پانی سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر جامع منصوبہ بندی کی جائے تو ہم اپنے دریاؤں سے مزید 40 ہزار میگاواٹ پن بجلی پیدا کر سکتے ہیں۔ کتنی بدقسمتی کی بات ہے کہ اتنے وسیع قدرتی ذخائر کے باوجود پاکستان میں توانائی کا بحران بڑھتا چلا جارہا ہے۔ آج ہماری مُعاشی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی توانائی کا بحران ہے۔ اس بحران نے عام شہری کو بھی ناقابلِ برداشت اذیت کا شکار کر رکھا ہے۔ 2010ء میں لگائے گئے ایک تخمینے کے مطابق پاکستان کو ہر

سال 500 ارب روپے کا نقصان صرف اس بحران کی وجہ سے ہورہا ہے۔ اسی بحران کی وجہ سے روزگار کی 5 لاکھ اسامیاں ختم ہوچکی ہیں اور برآمدات میں کم از کم 2ء8 ارب ڈالر یعنی 275 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی ہے۔ قومی سطح پر توانائی کے شُعبے میں پالیسی اور حکمرانی کی اتنی بڑی ناکامی کی مثال ماضی میں نہیں ملتی۔ توانائی کے بحران میں موجودہ حکومت کی نااہلی اور ناکامی کو سمجھنے کیلئے ہم مندرجہ ذیل پانچ بڑی ناکامیوں کی نشاندہی کررہے ہیں:-

1 پیپلز پارٹی کی قیادت میں مخلوط حکومت نے بجلی میں دی گئی رعائتیں ختم کرنے کی خاطِر گزشتہ 5 سال کے دوران بجلی کی قیمتوں کو بڑھا کر دُگنا کردیا ہے۔ لیکن ناقص حکمرانی اور توانائی کی پیداوار بڑھانے میں ناکامی کے باعث رعایتوں (Subsidies) میں اضافہ ہوگیا ہے اور توانائی کا بحران بھی سنگین تر ہوچکا ہے۔ پیداوار، ترسیل اور تقسیم کاری میں ہونے والے نقصانات بڑھ گئے ہیں اور تقسیم کار کمپنیاں اپنے پورے واجبات وصول کرنے میں ناکام ہوچکی ہیں۔ 2012ء میں بقایاجات 499 ارب کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے تھے۔ حکومت بالخصوص بلوچستان، سندھ اور فاٹا میں بجلی چوری روکنے میں ناکام ہوچکی ہے۔ اِن تمام ناکامیوں کے نتیجے میں 2012ء میں گردشی قرضہ (Circular Debt) 500 ارب روپے کی تشویشناک حد عبور کرچکا ہے۔

2 حکومت پہلے سے موجود تھرمل بجلی گھروں کو جدید بنانے کی صلاحیت اور سوچ سے محروم ہے ورنہ بہت کم لاگت سے اِن کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ آسان، سستا اور قابل عمل نسخہ استعمال کرنے کی بجائے حکومت نے متعدد مہنگے اور متنازعہ رینٹل بجلی گھروں کی راہ اپنا کر انتہائی مہنگی بجلی سے عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ کردیا ہے۔

3 توانائی کے شُعبے بالخصوص پانی اور بجلی سے چلنے والے منصوبوں میں نئی مُلکی اور غیر مُلکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کیلئے پُرکشش ترغیبات نہیں دی گئیں۔

4 پاکستان کو پہلی مرتبہ گیس کی شدید کمی (Gas Shedding) کی وباء سے پالا پڑا ہے۔ اس کے باوجود حکومت نے نہ تو گیس کی تلاش کے کام کو تیز کیا ہے اور نہ ہی گیس درآمد کرکے اس مشکل کو حل کرنے کیلئے کوئی ٹھوس قدم اٹھایا ہے۔

5 پاکستانی عوام کی مشکلات دُور کرنے کی خاطِر جس صلاحیت اور سیاسی عزم کی ضرورت ہے موجودہ حکومت اس سے مکمل طور پر محروم ہے۔ اس کا ثبوت سرکاری شُعبے میں چلنے والے تجارتی اداروں (Public Enterprises) میں میرٹ کی بجائے سیاسی بنیادوں پر نااہل اور کرپٹ افراد کی تقرریاں ہیں۔ نقصانات کم کرنے اور بقایاجات وصول کرنے میں ناکامی بھی حکومت کی نااہلی کا ثبوت ہے۔

پاکستان مُسلم لیگ (ن) شہری اور دیہی صارفین کو لوڈشیڈنگ کے بغیر مناسب نرخوں پر گیس اور بجلی فراہم کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ توانائی کے وسائل اربابِ اختیار کو ذاتی فائدہ پہنچانے کی بجائے عام لوگوں کو فائدہ پہنچائیں۔ توانائی کے شُعبے میں وسیع پیمانے پر سرمایہ کاری کے ذریعے ہزاروں نئی ملازمتیں فراہم کی جاسکتی ہیں۔ اس شُعبے میں سرمایہ کاری سماجی، تعلیمی، اقتصادی اور صنعتی ترقی میں بھی مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

توانائی کے بحران سے مستقل بنیادوں پر نمٹنے کیلئے ضروری ہے کہ بیک وقت کم مدت اور درمیانی مدت کے پیداواری منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ مُسلم لیگ (ن) اچھی طرح سمجھتی ہے کہ محض 6 ہزار میگا واٹ بجلی کی کمی دُور کرنا زیادہ مشکل کام نہیں۔ اصل چیلنج مسلسل بڑھتی ہوئی آبادی اور ترقی پذیر معیشت کی ضرورت پوری کرنے کیلئے سائنسی بنیادوں پر منظّم اور مؤثر پالیسی بنا کر اس پر عمل کرنا ہے۔ اسی مقصد کیلئے مندرجہ ذیل فیصلہ کن اِقدامات کئے جائیں گے:-

1 ''پانی و بجلی'' اور ''پٹرولیم و قُدرتی وسائل'' کی وزارتوں کو مدغم کر کے **''وزارت برائے توانائی و قُدرتی وسائل''** کے نام سے ایک وزارت بنائی جائے گی۔

2 نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (NEPRA) میں مندرجہ ذیل اصلاحات کی جائیں گی۔

- ہوا، شمسی توانائی، بائیو ماس سے بجلی پیدا کرنے اور پن بجلی کے چھوٹے منصوبوں کیلئے پیشگی ادائیگی کی شرح، ٹیکسوں اور ڈیوٹی کی شرح کو کم کردیا جائے گا۔
- تقسیم کار کمپنیوں (DISCOs) اور NTDC کی طرف سے بجلی کے نِظام کا لازمی انتظام کیا جائے گا۔
- چھوٹے پیمانے پر بجلی پیدا کرنے اور چھوٹے صارفین کیلئے Net Metering کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔
- NEPRA کے مقرر کردہ نرخوں کو باضابطہ نرخ قرار دیا جائے گا۔
- توانائی کے شُعبے کو سرکاری کنٹرول سے نکال کر چھوٹے پیمانے پر بجلی پیدا کرنے والوں کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ تقسیم کار کمپنیوں کی ترسیلی سہولتوں کے ذریعے اپنی پیداوار صارفین کو خود فروخت کرسکیں۔ نیپرا یا بجلی کی مقامی انتظامیہ کو قیمتیں مقرر کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

3 تقسیم کار کمپنیوں یعنی DISCOs کی اِصلاحات:

- تقسیم کار کمپنیوں کو کارپوریشنوں کی صورت میں منظّم کیا جائے گا اور ان کی نجکاری کردی جائے گی۔

- تقسیم کار کمپنیوں کے درمیان Cross Subsidy کو ختم کردیا جائے گا۔
- بجلی کی ترسیل (Transmission) اور تقسیم کے دوران ہونے والے نقصانات کو کم کر کے 10 فیصد کی سطح پر لایا جائے گا۔
- بجلی کے بلوں کی 100 فیصد وصولی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- بجلی کے بلوں کی پیشگی ادائیگی (Prepaid System) کا نِظام (موبائل فون کی طرح) متعارف کروا کر بجلی کے بلوں کی نادہندگی کو کم سے کم کردیا جائے گا۔

4 بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں (GENCOs) کی اصلاحات:

- بجلی پیدا کرنے والی ہر کمپنی کو ایک خود مختار بورڈ کے ذریعے کارپوریشن کی حیثیت دی جائے گی
- تھرمل بجلی گھروں کی مرمت اور اوور ہالنگ کے ذریعے انہیں اپنی اصل گنجائش کے مطابق بجلی پیدا کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔ ضرورت پڑنے پر معمول کے تمام سائیکل پلانٹس کو کمبائنڈ سائیکل ٹیکنالوجی میں تبدیل کیا جائے گا۔ اس پر 300 سے 400 ملین ڈالر لاگت آئے گی لیکن پیداواری صلاحیت میں 600 میگا واٹ کا اضافہ ہوگا۔ اس ایک ہی اِقدام سے اضافی لاگت کے بغیر 3000GWh یعنی 3 ارب یونٹ مزید بجلی حاصل ہوسکے گی اور یہ ساری لاگت تقریباً ایک سال کے اندر واپس مل جائے گی۔
- درمیانی مدت میں تمام DISCOs اور GENCOs کو مرحلہ وار نجی شُعبے کے حوالے کردیا جائے گا۔

5 گردشی قرضے کو مستقل طور پر ختم کردیا جائے گا۔ گردشی قرضے کی نوعیت کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ گردشی قرضے میں ''گردش'' کا حصہ بہت کم ہے۔ اصل میں اس قرضے کا بڑا حصہ بجلی پیدا کرنے والی GENCOs اور تقسیم کار کمپنیوں DISCOs کے نِظام میں ہونے والے نقصانات کی وجہ سے ہے۔ اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم مندرجہ ذیل اِقدامات کریں گے:-

- بجلی پر رعایت (Subsidy) صرف 100 یونٹ استعمال کرنے والے صارفین تک محدود کریں گے یہ رعایت وفاقی بجٹ کے ذریعے ادا کریں گے۔
- بجلی کی پیداوار کی اوسط لاگت کی روشنی میں بجلی کے نرخ مقرر کئے جائیں گے۔
- متعلقہ بجلی گھر کی کارکردگی اور پیداواری لاگت کے مطابق Power Dispatch ہوگی۔
- قُدرتی گیس پر چلنے کے قابل تمام بجلی گھروں کو گیس کی باقاعدہ سپلائی دی جائے گی تاکہ بجلی پیدا کرنے کی لاگت کم ہو۔ یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ جو بجلی گھر مہنگا ایندھن استعمال کررہے ہیں ان کی پیداواری لاگت بہت زیادہ ہے۔

- فرنس آئل پر چلنے والے تمام بجلی گھروں میں ضروری تبدیلیاں کر کے انہیں کوئلے پر چلایا جائے گا۔
- بجلی کی فراہمی کے دوران ہونے والے ضیاع کو کم سے کم کیا جائے گا اور وصولی کی شرح کو بہتر بنایا جائے گا۔

6 توانائی کے نرخ کو بین الاقوامی قیمتوں کے مطابق معقول بنایا جائے گا۔

7 آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی (OGRA) کی اِصلاحات
- گیس کی پیداوار میں اضافے تک نئے CNG سٹیشن لگانے پر مکمل پابندی لگا دی جائے گی۔
- سی این جی کے استعمال میں پبلک ٹرانسپورٹ کو ترجیح دی جائے گی۔
- سی این جی اور ایل پی جی پر غریب صارفین کیلئے رعایت دی جائے گی۔
- گیس کے شُعبے میں ٹیکسوں اور ڈیوٹیوں کا منصفانہ نفاذ یقینی بنایا جائے گا۔

8 تیل اور گیس کی پیداوار میں اضافے کیلئے پیداواری کمپنیوں کیلئے کنویں کے دہانے (Well Head) پر قیمت خرید میں معقول اضافہ کیا جائے گا۔

9 پائپ لائنوں کے ذریعے گیس درآمد کرنے کو انتہائی ترجیح دی جائے گی۔

10 کراچی اور گوادر کی بندرگاہوں پر درآمدی کوئلے اور مائع قُدرَتی گیس کیلئے تیز رفتاری سے ٹرمینل قائم کئے جائیں گے اور کوئلے کی اندرون مُلک ترسیل کیلئے آسانیاں پیدا کی جائیں گی۔

11 تھر میں کوئلے کے ذخیرے سے کوئلہ نکالنے کیلئے ترقیاتی کام میں تیزی لائی جائے گی۔ IPPs کے طرز پر سندھ میں کم از کم 5 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کیلئے بجلی گھر قائم کئے جائیں گے۔

12 نئے بجلی گھر قائم کرنے کیلئے وفاق اور صوبوں کے درمیان اتفاق رائے پیدا کیا جائے گا۔ اس اِقدّام سے کثیر مقدار میں نہ صرف سستی ترین بجلی پیدا ہو سکے گی بلکہ ماحولیاتی آلودگی کا مسئلہ حل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

13 بجلی پیدا کرنے کیلئے متبادل اور قابلِ تجدید ذرائع کو ترقی دی جائے گی۔ اس حوالے سے شمسی، ہوائی، گنے کے پھوک، نباتاتی مادے (گوبر وغیرہ) جیسے ذرائع سے بجلی پیدا کی جائے گی۔ بجلی پیدا کرنے کے اِن منصوبوں پر ترجیحاً ان علاقوں میں کام کیا جائے گا جو گرڈ سے منسلک اور گرڈ سے دُور ہیں۔

14 قومی سطح پر توانائی کی کارکردگی (Efficiency) کے معیار مقرر کئے جائیں گے۔

15 گھریلو اور صنعتی استعمال کیلئے شمسی اور تھرمل گیزر متعارف کرائے جائیں گے۔

16 توانائی کے حوالے سے اختیارات کی مرکزیت کو ختم کیا جائے گا اور بجلی کیلئے تھوک کی منڈی (Wholesale Market) بنائی جائے گی۔

ہم انشا اللہ گردشی قرضے اور بجلی کے پیداواری اور ترسیلی نِظام کے ذریعے ہونے والے ضیاع کو کم کر کے تین سال میں پوری لوڈشیڈنگ ختم کر دیں گے اور پانچ سال کے اندر بجلی کی تھوک کی منڈی قائم ہو جائے گی اور بجلی کے صارف اپنی مرضی کی پیداواری کمپنی سے بجلی خرید سکیں گے۔ بجلی کے شُعبے میں مُقابلے کی فضا پیدا ہونے سے بجلی کی قیمتیں اسی طرح کم ہونا شروع ہو جائیں گی جس طرح موبائل فون اور موبائل سروس کی قیمتوں اور وصولیوں میں انتہائی تیزی سے کمی آئی ہے۔ جس سے سرکاری خزانے پر بوجھ بھی کم ہو جائے گا۔

ان اِقدّامات سے بجلی کی کمی اور مہنگائی کا دیرینہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بجلی پیدا کرنے کے لیے مہنگے تیل کی بجائے سستے مُقامی وسائل استعمال کئے جائیں گے۔ جس سے نہ صرف توانائی کے درآمدی بل میں خاصی کمی آ جائے گی بلکہ توانائی سے ہونے والی آمدنی کا تناسب مجموعی قومی پیداوار کے کم از کم 5ء3 فیصد تک بڑھ جائے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان اِقدّامات سے اگلے 5 سال کے دوران 10 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کیلئے کم از کم 10 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہو گی جس سے معاشی ترقی میں خاصی تیزی آئے گی۔

3

زراعت اور تحفّظِ خوراک

زراعت اور تحفّظِ خوراک

(Agriculture and Food Security)

دہقاں اگر نہ ہو تن آساں
ہر دانہ ہے ، ہزار دانہ

قومی پیداوار میں زراعت کا حصہ 21 فیصد ہے۔ یہ واحد بڑا شعبہ ہے جو ملک کی 50 فیصد سے زیادہ افرادی قوت کو روزگار مُہیّا کرتا ہے۔ زراعت اور زرعی پیداوار سے تیار ہونے والی مصنوعات برآمدات سے ہونے والی آمدنی کا 70 فیصد کماتی ہیں۔ یہ شعبہ صنعتوں کو خام مال بھی مُہیّا کرتا ہے اور تیار شدہ مصنوعات کا 40 فیصد سے زائد حصہ خود استعمال کرتا ہے۔ 1970 اور 1980 کے عشروں کے دوران آبپاشی کیلئے ٹیوب ویلوں سے پانی کی فراہمی کی بدولت زرعی رقبے میں 8 ملین ہیکٹر کا اضافہ ہوا۔ اس اضافے سے کل زرعی رقبہ 24 ملین ہیکٹر ہو چکا ہے۔ 1980 کی دہائی میں زرعی پیداوار میں 5ء4 فیصد اور 1990 کی دہائی میں 4ء4 فیصد اضافہ ہوا۔ 2000ء کی دہائی میں ناموافق پالیسیوں کی وجہ سے شرح نمو کم ہو کر 2ء3 فیصد کی سطح پر آ گئی۔ زرعی شعبہ مجموعی طور پر روزگار کے اضافی مواقع مُہیّا کرنے اور برآمدات کے حوالے سے بدستور ملکی وسائل کا فعال شعبہ رہا ہے۔ اگر زرعی شُعبے میں جدید ٹیکنالوجی کا خاطر خواہ استعمال کیا جائے تو آنے والے برسوں میں زرعی پیداوار میں خاصا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

ملک سے غُربَت اور بیروزگاری کے خاتمے اور معیشت کو ہمہ جہتی ترقی دینے کیلئے زرعی ترقی میں تیزی لائی جائے گی اور کھیت اور کھلیان سے باہر روزگار کے مواقعوں میں وسعت پیدا کر کے دیہی معیشت میں انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کی خاطر مُسلِم لِیگ (ن) زراعت، لائیو سٹاک، ماہی پروری، سبزیوں اور پھلوں کی کاشت اور جنگلات کی ترقی کیلئے مندرجہ ذیل اِقدامات کرے گی:-

1 زراعت کو ملکی صنعت کا درجہ دیا جائے گا اور اس کے لئے ہر سطح پر سازگار ماحول پیدا کیا جائے گا۔

2 چھوٹے کسانوں کو دیہی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی سمجھتے ہوئے توجہ کا مرکز بنایا جائے گا۔ انہیں زرعی شُعبے کے متعلق تمام معلومات فراہم کی جائیں گی۔ بیج، کھاد، ادویات سمیت زراعت کے لئے درکار تمام اشیاء (Inputs) کی آسان فراہمی اور پیداوار فروخت کرنے کیلئے منڈیوں تک رسائی کو آسان اور یقینی بنایا جائے گا۔

3 لائیوسٹاک کو ترقی دی جائے گی اور تیل نکالنے کے بیجوں میں خود کفالت کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ماہی پروری، پھلوں، سبزیوں اور کھجور کی پیداوار میں اضافے کیلئے مراعات و ترغیبات دی جائیں گی۔

4 چھوٹے زمینداروں کو درپیش مشکلات دُور کرنے کیلئے زراعت میں کارپوریٹ کلچر کا نِظام متعارف کرایا جائے گا۔ اس مقصد کے تحت زرعی زمین کو زیادہ سے زیادہ زرخیز بنانے اور اس سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی خاطِر کارپوریشنیں قائم کی جائیں گی۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ اِن کارپوریشنوں میں چھوٹے زمیندار حصہ دار ہوں اور انہیں انتظامی ماہرین چلائیں۔

5 زرعی قرضوں کے نِظام کی اصلاح کی جائے گی۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ سرکاری ذرائع سے فراہم کئے جانے والے کل زرعی قرضے کا کم از کم 50 فیصد حصہ چھوٹے کسانوں کو فراہم کیا جائے۔ اس بات کا بھی اہتمام کیا جائے گا کہ فرسودہ انڈیکس یونٹ (Index Unit) کی بجائے متعلقہ زرعی زمین کی مارکیٹ پرائس (حاضر قیمت) کی بنیاد پر قرضے فراہم کئے جائیں۔ چھوٹے قرضوں کے پروگرام میں ضرورت مند خواتین کو اولیّن ترجیح دی جائے گی۔

6 جنوبی ایشیاء کی منڈیوں میں پاکستانی اشیائے خورد و نوش اور نقد آور فصلوں کی برآمدات بڑھانے کی خاطِر فصل کٹنے کے بعد سٹوریج اور مارکیٹنگ کے نِظام کو جدید بنایا جائے گا۔ اِس حوالے سے مشرق وسطیٰ کی منڈیوں میں حلال مصنوعات کی مسلسل بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کیلئے پاکستان کے کردار پر زیادہ توّجہ دی جائے گی۔

7 1991ء کے پانی کی تقسیم کے معاہدے (Water Accord) کی بُنیاد پر اتفاقِ رائے پیدا کرنے کے بعد پانی کے نئے ذخیرے بنائے جائیں گے اور آبپاشی کی سہولتوں کو مزید علاقوں تک وسعت دی جائے گی۔

8 زرعی رقبے کیلئے آبپاشی کے جدید پروگراموں سے استفادہ کرنے میں مدد دی جائے گی۔ اِس طرح دستیاب آبی وسائل کا بھرپور استعمال کیا جائے گا۔ اِس کے ساتھ ہی پانی کے مُقامی ذخائر اور چھوٹے ڈیموں سے بڑے پیمانے پر پن بجلی پیدا کرنے کے منصوبے شروع کئے جائیں گے۔

9 چُولستان، تھر اور بلوچستان کے بنجر اور نیم بنجر علاقوں میں زیرِ زمین پانی کی سطح بلند کرنے کیلئے بڑے پروگرام شروع کئے جائیں گے تا کہ ان علاقوں میں خشک ہونے والے ٹیوب ویلوں سے پانی کی مسلسل فراہمی یقینی بن سکے۔

10 گھٹتے ہوئے جنگلات کو کمرشل بنیادوں پر فروغ دینے کے لئے مُقامی کسانوں کو زیادہ سے زیادہ مراعات دی جائیں گی۔ اس طرح خصوصی طور پر سرحدی علاقوں میں جنگلات کے امتناعی قوانین پر انحصار کم سے کم ہو جائے گا۔

11 انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مدد سے محکمہ ء مال کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جائے گا۔ اور اِس بات کا اہتمام کیا جائے گا کہ اس میں کسی قسم کی کوئی غلطی باقی نہ رہے۔

12 بے نامیوں کے خاتمے کا بھی بندوبست کیا جائے گا۔ خواتین کے حقُوقِ ملکیت کو تحُفظ دیا جائے گا اور اُن کیلئے قرضوں کی فراہمی کو آسان بنایا جائے گا۔

13 زرعی تحقیقاتی اِدّاروں کو جدید بنایا جائے گا تا کہ فصلوں، باغات وغیرہ کی پیداوار اور اِقسام میں اضافہ ہو اور اِس کا فائدہ کسانوں تک پہنچے۔ اس اِقدام سے مجموعی زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا اور ملکی معیشت میں خاصی ترقی ہوگی۔

14 زرعی شُعبے میں توانائی کے استعمال کی لاگت کم کرنے کیلئے تحقیق میں تیزی لائی جائے گی تا کہ مہنگے ڈیزل وغیرہ کی وجہ سے پیداواری لاگت میں ہونے والے اضافے کو کم کیا جا سکے۔

15 زرعی تعلیم کو جدید خطوط پر اُستوار کیا جائے گا اور زرعی یونیورسٹیوں کے نِصاب کو جدید بنایا جائے گا۔

16 مُسلِم لِیگ (ن) اِصلاحاتِ اراضی پروگرام کے تحت مزید اراضی کو قابلِ کاشت بنائے گی اور اسے بے زمین ہاری خواتین اور مزارعین میں تقسیم کیا جائے گا۔ اشتمالِ اراضی کا پروگرام شروع کر کے قابلِ عمل یونٹ بنائے جائیں گے تا کہ جدید زراعت کے ذریعے زرعی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔

ماحولیاتی تحُفظ
(Environmental Protection)

ہماری پارٹی ماحولیاتی اعتبار سے محفوظ ترقیاتی پالیسیوں کو اولیّن ترجیح دے گی تا کہ پاکستان کے قُدرتی اور جنگلاتی وسائل کو نہ صرف محفوظ کیا جائے بلکہ انہیں فروغ دیا جائے۔ اس اِقدام سے بڑھتی ہوئی عالمی حدّت (Global Warming) کے اثرات کا توڑ کیا جا سکے گا اور سَیم اور تھور کے مُوذی مرض کا علاج بھی ہو سکے گا۔

آب و ہوا میں تبدیلی کی وجہ سے پاکستان کو درپیش خطرات سے نمٹنے کی خاطِر تمام صُوبوں پر محیط ایک مربوط

حکمت عملی بنائی جائے گی۔ یہ حقیقت پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ قدرتی آفات صُوبائی حدود تک محدود نہیں رہتیں۔ اس لئے ان آفات سے نمٹنے کیلئے کارروائیوں کو الگ الگ نہیں بلکہ تمام صُوبوں کے لیے ایک ساتھ اختیار کرنا ہوگا۔ سیلاب اور زلزلے جیسی قُدرتی آفات کے جو متاثّرین اب تک بحال نہیں ہو سکے ان کی موزوں بحالی کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان آفات سے تباہ ہونے والے راستوں اور گزرگاہوں وغیرہ کو ترجیحی بنیادوں پر تعمیر کیا جائے گا اور قُدرتی آفات کے خطرے سے دوچار علاقوں میں ماڈل ویلج (Model Village) بنائے جائیں گے۔

تحفُّظِ خوراک

(Food Security)

عالمی سطح پر تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ محض خوراک میں اضافے اور بازاروں میں عام دستیابی کے ذریعے عوام کیلئے تحفُّظِ خوراک کو یقینی نہیں بنایا جاسکتا۔ اِس مقصد کیلئے خوراک تک عوام کی آسان پہنچ بھی ضروری ہے یعنی اگر خوراک بہت بھی ہو اور بازار میں عام مل بھی رہی ہو لیکن عوام کے پاس خریدنے کی قوت نہ ہو تو تحفُّظِ خوراک کو یقینی نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کی خاطر غُربت کے مسئلے سے نمٹنا ضروری ہے۔ 2007ء میں خطِ غُربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والے پاکستانیوں کی تعداد کُل آبادی کا 34 فیصد تھی۔ کئی آزاد اور قابلِ اعتماد ریسرچ رپورٹوں کے مطابق پانچ سال بعد یعنی 2012ء میں یہ تعداد کُل آبادی کے 40 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ گویا اِس وقت 7 کروڑ سے زیادہ پاکستانی خطِ غُربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آنے والی حکومت کیلئے انتہائی غُربت کی اِس شرح میں کمی کرنا ایک بہت بڑا چیلنج ہوگا۔

پاکستان مُسلِم لیگ (ن) اِس مقصد کی خاطر آئین میں ترمیم کے ذریعے ''خوراک پر حق'' ہر شہری کا بنیادی حق بنائے گی اور اس حق کے حصول کے لیے ایک معیار مقرر کرے گی۔

''خوراک پر حق'' کی پالیسی کو نافذ کرنے کیلئے مُسلِم لیگ (ن) تمام صُوبائی حکومتوں کی مُشاورت سے ''قومی حکمتِ عملی برائے خوراک'' تشکیل دے گی تاکہ آئندہ عشرے میں کم از کم 4 فیصد سالانہ نشوونما کا ہدف حاصل کیا جا سکے، خوراک کے حصول اور تقسیم کا ایک منصفانہ نِظام وضع کیا جائے گا تاکہ غریب خاندان کم قیمت پر آسانی سے اپنی خوراک حاصل کر سکیں۔ اِسی مقصد کی خاطر "safety nets" کا ایک شفاف نِظام بنایا جائے گا۔

پاکستان کے اب تک کے تجربے سے یہ حقیقت ثابت ہو چکی ہے کہ ترقیاتی پالیسیوں میں معمولی ردوبدل سے غُربت کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے غریب شہریوں کے حق میں ترقیاتی پالیسیاں وضع کرنے کی خاطِر مربوط حکمتِ عملی اختیار کرنا ہوگی تاکہ متعلقہ ادّارے اور مُقامی سطح پر اختیارات کے مراکز، غریبوں کے لئے سازگار بنیں اور انہیں زمین اور لائیوسٹاک تک زیادہ رسائی حاصل ہو۔ اس کے علاوہ انہیں تعلیم اور ہنرمندی کی سہولتیں بھی میسر آئیں گی۔ غریبوں کے حق میں اِس حکمتِ عملی کا ایک اہم عنصر دیہی علاقوں میں غیر زرعی روزگار میں اضافہ کرنا ہے۔ یہ مقصد دیہی آبادی کے لئے چھوٹے اور متوسط درجے کے مُفید کاروبار کو فروغ دینے اور اشیائے خوراک کی قیمتوں میں استحکام کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سَماجی تحفّظ

(Social Protection)

پاکستان مُسلِم لیگ (ن) معاشرے کے زیادہ غریب طبقات کو مہنگائی اور قُدرتی آفات کے ملک گیر اثرات سے بچانے کیلئے مربوط منصوبہ بندی کرے گی۔ یہ منصوبہ بندی مندرجہ ذیل نکات کا احاطہ کرے گی:۔

1 تحفّظ خوراک کیلئے ''خوراک پر حق'' کو بنیادی آئینی حق کا درجہ دیا جائے گا۔ اس مقصد کیلئے ملک بھر میں شہریوں کو ان کی استطاعت کے مطابق کم نرخوں پر غذائی اجناس کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔

2 اناج کی خریداری کا ایک مستحکم نِظام بنایا جائے گا تاکہ تمام کسانوں کو اِن کی زرعی پیداوار کی کم از کم مقرر کردہ امدادی قیمت مل سکے۔ اس کے علاوہ غلے کا ذخیرہ کرنے اور کسانوں کو ضروری رعائتیں دینے کو یقینی بنایا جائے گا۔ ان اِقدّامات سے سارا سال غلے کی قیمتیں مستحکم رہیں گی۔

3 مجوزہ حد سے کم آمدنی والے ضرورت مند گھرانوں کیلئے ''کیش ٹرانسفر'' کا ایک شفاف نِظام نافذ کیا جائے گا۔ اس مقصد کے تحت بیواؤں اور یتیموں بالخصوص یتیم بچیوں پر خصوصی توّجہ دی جائے گی۔ نگرانی کا ایک کڑا نِظام وضع کیا جائے گا تاکہ کیش ٹرانسفر جیسے اِقدام کا غلط استعمال نہ ہو۔ یتیموں، معذروں اور نادار طلباء اور طالبات کو مختلف ہنر سکھانے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے تعلیمی وظائف دیئے جائیں گے۔

4 رعایتوں کے نِظام کی اصلاح کی جائے گا تاکہ اس کے فوائد حق دار شہریوں تک پہنچ سکیں۔

4

سماجی تبدیلی کیلئے ایک نیالائحہ عمل

5 پاکستان میں کمیونٹی سسٹم کوفروغ دیا جائے گا۔ہنگامی حالات اور قُدرتی آفات کے اثرات سے نمٹنے کیلئے مُقامی صلاحیت زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائے گا۔اس مقصد کیلئے ''پبلک پرائیویٹ شراکت'' قائم کی جائے گی۔

6 شورش زدہ اور قُدرتی آفات سے متاثرہ علاقوں میں روزگار کے ایسے پروگرام شروع کئے جائیں گے جن میں مشینوں کی بجائے افرادی قوت (Labour Intensive) کازیادہ استعمال ہو۔اِس مقصد کیلئے متعلقہ کمیونٹی کے مشورے سے چھوٹے اِنفراسٹر کچر کے منصوبوں یا بحالی کے منصوبوں پر عمل درآمد کیا جائے گا۔سَماجی تحفُّظ (Social Protection) کا موجودہ بجٹ قومی پیداوار کا ایک فیصد ہے۔ مُسلِم لِیگ (ن) اس بجٹ میں اضافہ کرکے 2018ءتک اسے قومی پیداوار کے 2% تک لے آئے گی۔اس اِقدام سے سَماجی تحفُّظ کے بجٹ میں محتاط اندازے کے مطابق 140 سے 150 ارب روپے کا مزید اضافہ ہوجائے گا۔

سَماجی تبدیلی کیلئے ایک نیالائحہ عمل

(A New Framework for Social Change)

اپنے شہریوں کا وقار بحال کرنے ،غریب طبقے کو استحصال سے نجات دلانے ، ہر شہری کو سَماجی اِنصاف اور برابر کے مواقع مُہیّا کرنے کیلئے پاکستان کو ایک نئے سَماجی نِظام کی ضرورت ہے۔ پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کا سَماجی ایجنڈا صرف تعلیم وصحت کے اہم ترین شعبوں تک محدود نہیں بلکہ خواتین اور نوجوانوں کو بااختیار بنانے ،فوری اِنصاف اور وفاقی ،صُوبائی اور مُقامی سطح پر اچھی حکمرانی فراہم کرنے جیسے اہم پہلوؤں کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ اِس کے ذریعے مَعیشت میں بہتری لائی جائے گی اور اِختیارات کا توازن عوام کے حق میں بحال ہوجائے گا۔ سَماجی ترقی کا یہ پروگرام مُعاشرے کے مختلف طبقوں کے درمیان شراکت کے نئے اِمکانات پیدا کرسکتا ہے اور پہلے سے موجود شراکتی عمل کو وسیع کرسکتا ہے۔ اِس پروگرام پر عمل کے ذریعے نااِنصافی اور عدم برداشت میں کمی لائی جاسکتی ہے اور رَواں صدی (Millennium) کے ترقیاتی اہداف حاصل کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔

تعلیم

(Education)

ہر اِک دل سے رِشتہ جہالت کا توڑو
کوئی گھر نہ دُنیا میں تاریک چھوڑو

علم اکیسویں صدی میں بِالخصوص سَماجی اور اِقتصادی ترقی کا ایک اہم مُحرک بن چُکا ہے۔ لہٰذا تعلیم کو اولیّن ترجیح دِی جائے گی۔ یہ کام محض اعلانات کی حد تک محدود نہیں رہے گا بلکہ اِس پر صدقِ دل سے عمل درآمد کیلئے ضروری مالی وسائل بھی فراہم کئے جائیں گے۔ مُتعلقہ اِدّاروں میں مؤثر اِصلاحات نافذ کی جائیں گی اور پالیسیوں کی جانچ اور نِگرانی کا ایک مؤثر نِظام قائم کِیا جائے گا۔ تعلیم مُعاشرے میں توازن پیدا کرنے والا واحد اور سب سے بڑا عامل ہے۔ عالمگیریت اور تعلیمی اِنقلاب کے چیلنجز پر پورا اُترنے کیلئے ہمیں ایسے تعلیمی نِظام کی ضرورت ہے جو تخلیق، تجزیاتی سوچ اور ٹیم ورک کو فروغ دِے اور مضبوط اخلاقی بُنیادیں قائم کرنے میں مددگار ثابت ہو۔

غُربَت گھٹانے کا ایک اہم ذریعہ ہمہ گیر بُنیادی تعلیم (Universal Education) ہے۔ ایک تعلیم یافتہ اور ٹیکنالوجی کے لحاظ سے ترقی یافتہ پاکستانی مُعاشرے کی تشکیل وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مُلک کی 63% سے زائد

آبادی 25 سال سے کم عمر افراد پر مُشتمل ہے۔ تعلیم یافتہ اور خاطر خواہ تربیّت یافتہ نوجوان ایک ایسی طاقت ہیں جو ترقی اور خُوشحالی کی منزل حاصل کرنے کیلئے قوتِ مُحرکہ بن سکتی ہے۔ لیکن اگر نوجوانوں کو تعلیم اور روزگار کے مواقع فراہم نہ کئے گئے تو آبادی کا یہ مُفید حِصہ ایک چیلنج بھی بن سکتا ہے۔ اِس لئے یہ بات بلاخوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ تعلیم ہی علم پر مبنی مَعیشت اور سَماجی تبدیلی کا بیش بہا خزانہ حاصل کرنے کی کُنجی ہے۔

اپریل 2010ء میں مُسلِم لِیگ (ن) کی بھرپور مُعاونت سے پاکستان میں آئین کی 18ویں ترمیم کو منظور کیا گیا۔ اِس کی شِق A-25 کے ذریعے ''تعلیم کا حق'' ہر شہری کا بُنیادی حق بنانے کا تاریخی قدم اُٹھایا گیا۔ مندرجہ بالا تمام مُقاصد کے حصول کیلئے پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) مندرجہ ذیل اِقدامات کرے گی:-

- ''نیشنل ایجوکیشن ایمرجنسی'' نافذ کرکے مُلک سے ناخواندگی کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- ''قومی خواندگی مہم'' چلائی جائے گی جس میں ہر شعبہء زندگی سے رضاکاروں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- صوبوں کی مُشاورت سے قانون سازی کے ذریعے مڈل کی سطح تک 100 فیصد اور میٹرک کی سطح تک 80 فیصد بچوں کو اسکولوں میں داخل کرنے کو یقینی بنایا جائے گا۔ صرف اسی طریقے سے ہم طے شُدہ وقت کے اندر تمام شہریوں کیلئے تعلیم کا ہدف حاصل کرسکتے ہیں۔
- نِظامِ تعلیم کیلئے نظریہء پاکستان اور عوامی امنگوں کی بنیاد پر 2025ء تک کے اہداف کا تعین کیا جائے گا۔ ان اہداف میں تعلیم کو ہر شہری کا بنیادی حق مانا جائے گا اور تمام شہریوں کو مساوی اور خاطِر خواہ مواقع مُہیّا کئے جائیں گے تاکہ وہ علم، ہنرمندی اور مہارت حاصل کریں اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کے امین ہوتے ہوئے مُفید، پُراعتماد اور مثبت تخلیقی صلاحیتوں کے مالک پاکستانی شہری بنیں۔
- متعدد تعلیمی نِظاموں سے پیدا ہونے والے مسائل اور پیچیدگیوں کو کم سے کم کرنے کیلئے تعلیم کا واحد اور ہمہ گیر نِظام مرحلہ وار متعارف کرایا جائے گا۔
- پرائمری تعلیم ادھوری چھوڑنے والے بچوں کی شرح کم کرنے کیلئے اسکولوں میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں اور ترغیبات دی جائیں گی۔ نصابی کتابیں مفت فراہم کی جائیں گی۔

- تعلیم کا معیار بہتر کرنے کیلئے صُوبائی حکومتوں کے تعاون سے اساتذہ کو وسیع پیمانے پر جدید اور مُفید تربیّت دی جائے گی۔ اس وقت 26 نجی تربیّتی اداروں سمیت اساتذہ کی تربیّت کے صرف 170 ادارے ہیں۔ اساتذہ کی تعداد 6 لاکھ 50 ہزار ہے لیکن یہ ادارے 10 فیصد سے بھی کم اساتذہ کو تربیّتی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔
- ہر سطح کے طالبعلموں کی تدریس کو ایک پُرکشش پیشہ بنایا جائے گا۔ اچھی تنخواہوں اور دلکش مراعات کے ذریعے اعلیٰ صلاحیت کے مالک افراد اور بیرون مُلک خدمات انجام دینے والے اساتذہ کو شعبۂ تعلیم میں آنے کی ترغیب دی جائے گی۔ تمام سطحوں پر تربیّتی اور ریفرشر کورس کروائے جائیں گے اور انہیں اساتذہ کی کارکردگی اور ترقی کے ساتھ مُنسلک کیا جائے گا۔ اساتذہ کا انتخاب خالصتاً اِہلیت (Merit) کی بُنیاد پر ہوگا۔
- مُعیشت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے ہنرمندیوں کو فروغ دیا جائے گا۔ اس مقصد کی خاطر یکساں نصابِ تعلیم تیار کرنے کے لیے ایک قومی لائحہ عمل وضع کیا جائے گا۔ اس حوالے سے صوبوں کے درمیان ہم آہنگی بھی پیدا کی جائے گی۔ وفاقی حکومت مختلف جدید مضامین کے نصابوں کو معیاری بنانے کیلئے صُوبائی حکومتوں کی معاونت کرے گی تاکہ تجزیاتی سوچ، تخلیقی انداز اور ٹیم ورک کے ساتھ ساتھ سَماجی اقدار اور علمی لگن کو فروغ دیا جاسکے۔
- تعلیمی شُعبے کیلئے وسائل میں اضافہ کیا جائے گا اور وسائل (فنڈز) کا موزوں اور بروقت استعمال یقینی بنایا جائے گا تاکہ 2018ء تک یونیسکو (UNESCO) کا مقرر کردہ قومی پیداوار کا 4 فیصد کا ہدف حاصل کیا جاسکے۔ سیکنڈری، ووکیشنل اور اعلیٰ تعلیم کے شعبوں میں نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کیلئے مالیّاتی مراعات اور معاونت دی جائے گی۔ وفاقی حکومت کی طرف سے وسائل صوبوں کو مُنتقل کرتے ہوئے مساوی امداد (Matching Grants) کا اصول اپنایا جائے گا۔ اس اِقدام سے صُوبائی حکومتیں تعلیم کیلئے زیادہ سے زیادہ وسائل مختص کرسکیں گی۔
- سائنسی تعلیم کے فروغ کیلئے مُلک بھر کے تمام سیکنڈری اسکولوں میں سائنس کی لیبارٹریوں کو بہتر بنایا جائے گا اور وافر امداد کے ذریعے زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ بھرتی کئے جائیں گے اور بیرون مُلک تربیّت کیلئے فراخدلانہ وظائف دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ سائنس کے مختلف مضامین میں اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت کے مراکز کو بھی فروغ دیا جائے گا۔ جوان (Talent) کی دریافت اور فروغ کیلئے قومی اور صُوبائی سطح پر سائنس کے شعبوں میں مُقابلوں کا اہتمام کیا جائے گا۔

- پہلے قدم کے طور پر تمام ہائی اسکولوں میں کمپیوٹر لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی۔ پبلک یونیورسٹیوں میں میرٹ پر آنے والے تمام طالب علموں کو مفت لیپ ٹاپ دیئے جائیں گے۔ اس طرح وہ ڈیجیٹل انقلاب سے براہِ راست فائدہ اٹھانے کے قابل ہوجائیں گے۔
- سرکاری اور نجی شعبوں کے ماہرین کی مدد سے پاکستان کے نصابوں پر نظرثانی کرکے انہیں بین الاقوامی معیار کے مطابق بنایا جائے گا۔
- عالمگیریت کے چیلنجز کا مُقابلہ کرنے کیلئے قومی نصاب میں مزید غیر مُلکی زبانیں شامل کی جائیں گی اور ان کی تدریس کیلئے سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔
- طلباء کی مستقبل سازی (Career Planning) میں مدد دینے کیلئے اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر مشاورتی خدمات مُہیّا کی جائیں گی۔
- غریب اور ناڈار بچوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے تمام صوبوں میں دانش اسکول قائم کئے جائیں گے۔
- غریب اور ضرورت مند طلباء کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کیلئے میرٹ پر وظائف دیئے جائیں گے۔ اس مقصد کیلئے صوبہ پنجاب کی طرح تمام صُوبوں میں ''ایجوکیشن اینڈاؤمنٹ فنڈ'' (Education Endowment Fund) قائم کئے جائیں گے۔
- اعلیٰ تعلیم کے معیار کو برقرار رکھنے، نصاب اور سائنسی تحقیق کے حوالے سے صُوبوں کے درمیان رابطے اور رہنمائی کیلئے ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کو زیادہ خودمختاری اور مطلوبہ وسائل مُہیّا کئے جائیں گے۔
- پاکستان میں نئی ٹیکنالوجیز کو متعارف کرنے اور فروغ دینے کیلئے ٹیکنالوجی ڈیویلپمنٹ فنڈ قائم کیا جائے گا۔ اس فنڈ سے ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ذریعے نئی ٹیکنالوجیز میں پی ایچ ڈی کیلئے میرٹ پر وظائف دیئے جائیں گے۔ یہ اسکالرز پی ایچ ڈی مکمل کرنے کے بعد پاکستان واپس آکر اپنے فیلڈ میں نہ صرف ان ٹیکنالوجیز کا استعمال کریں گے بلکہ پاکستانی طلباء کو نئی ٹیکنالوجیز کی تعلیم بھی دیں گے۔ اس طرح پاکستان جدید دنیا کے تقاضوں پر پُورا اترنے کے قابل ہوسکے گا۔
- تمام سرکاری یونیورسٹیوں میں وائس چانسلرز کا تقرر خصوصی کمیٹیوں کے ذریعے خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔
- تمام یونیورسٹیوں میں معیارِ تعلیم بہتر بنا کر انہیں عالمی معیار کی یونیورسٹیوں میں بدل دیا جائے گا۔

- پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر (بالخصوص دورافتادہ علاقوں) میں اعلیٰ تعلیم کے مزید ادّارے کھولے جائیں گے تاکہ زیادہ سے زیادہ طالب علم اعلیٰ تعلیم کے ان اداروں میں داخلہ لیں۔ دنیا کی صَفِ اوّل کی یونیورسٹیوں کے ساتھ رابطے قائم کئے جائیں گے اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ریسرچ کی حوصلہ افزائی کیلئے ترغیبات دی جائیں گی۔
- ووکیشنل اور ٹیکنیکل تعلیم کو بالخصوص دیہی علاقوں میں فروغ دیا جائے گا۔ ووکیشنل ٹریننگ کو مرکزی تعلیمی دھارے کے ساتھ مُنسلک کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ ٹیکنیکل کیریئر بنانے میں دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی ضروریات پوری ہوں۔ ہر صوبے میں بین الاقوامی معیار کی کم از کم ایک ٹیکنالوجی یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹرز کے تعلیمی اداروں میں فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے کے پروگراموں کو وسعت دی جائے گی۔
- دینی مدارس کے نصاب اور معیار کو مرکزی تعلیمی دھارے کے مطابق بنانے کیلئے مالی امداد اور مطلوبہ سہولتیں مُہیّا کی جائیں گی۔ ان اِقدامات سے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کیلئے ملازمت حاصل کرنے کے بہتر امکانات پیدا ہونگے۔ اس کے علاوہ دینی مدارس کے طلباء کو پیشہ وارانہ تربیّت کی پیش کش کی جائے گی تاکہ وہ اپنی روزی کمانے کیلئے نجی کاروبار اور ورکشاپیں وغیرہ قائم کرنے کی جانب مائل ہوں۔
- خودمختار اداروں اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے تعلیمی شُعبے کی نِگرانی کا عمل مستحکم بنایا جائے گا۔ امتحانات کے نِظام کو بہتر بنانے کی خاطِر اسے زیادہ شفاف، معتبر اور بین الاقوامی معیار کے مطابق بنایا جائے گا۔ "نیشنل ٹیسٹنگ سروس" کو مزید معیاری بنایا جائے گا۔
- قومی، صُوبائی اور ضلعی سطح پر کتب خانے (لائبریریاں) قائم کر کے "مطالعہ کے رجحان" کو فروغ دیا جائے گا۔ ان کتب خانوں میں حوالہ جات کیلئے جدید سہولتیں بھی مُہیّا کی جائیں گی۔ آرٹ، کلچر اور کھیلوں کیلئے سہولتوں میں وسعت پیدا کی جائے گی۔ فنون، ثقافت اور کھیلوں کی سہولتوں میں اضافہ سے اِن سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے گا۔ اسکولوں میں غیر نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے مُقابلے کرائے جائیں گے۔
- اٹھارہویں ترمیم کے تحت صُوبائی حکومتوں کو جو اختیارات سونپے گئے ہیں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی صلاحیتیں پیدا کرنے کیلئے منصوبہ تیار کیا جائے گا۔ جِس میں "صُوبائی کمیشن برائے اعلیٰ تعلیم" اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز (DEAs) کے ذریعے تعلیمی اداروں کی تشکیلِ نو بھی شامل ہوگی۔ عالمی معیار کی افرادی قوت تیار کرنے میں اعلیٰ تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بشرطیکہ تعلیم روزگار اور کاروبار کے مواقع مُہیّا کرے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ آجریت اور تنوع (Entrepreneurship) کے مواقع موجود ہوں اور

قومی زندگی کے تمام معاملات صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر طے کئے جائیں۔

- خصوصی تعلیم کے اداروں کو توسیع دی جائے گی تاکہ مزید خصوصی بچے ان اداروں میں تعلیم حاصل کر سکیں۔
- سمندر پار پاکستانیوں کے بچوں کو معیاری اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی سہولتیں مُہیّا کرنے کی خاطِر ان کیلئے قائم کردہ اسکولوں میں تمام اساتذہ کی تقرریاں سختی سے میرٹ پر کی جائیں گی۔

صحت
(Health)

"تندرستی ہزار نعمت ہے"

پاکستان میں صحت کا موجودہ نِظام عوام کو صحت کی مطلوبہ سہولتیں فراہم نہیں کر سکتا۔ بالخصوص دیہات میں بنیادی صحت کی سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ہسپتالوں میں رش حد سے زیادہ ہے اور صحت کی بنیادی دیکھ بھال کے متعلق لوگوں کی آگاہی ناکافی اور ناقص ہے۔

پاکستان مُسلم لِیگ (ن) صحت کے موجودہ بجٹ میں تین گنا اضافہ کر کے اسے 2018ء تک مجموعی قومی پیداوار کا 2 فیصد کر دے گی۔ حفاظتی حکمتِ عملی پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے گی تاکہ صحتِ عامہ پر کم سے کم مضر اثرات پڑیں اور حکومت کو علاج پر زیادہ اخراجات نہ کرنے پڑیں۔

ہم مُلک بھر میں صحت کی قومی سہولیات کا جامع منصوبہ متعارف کروائیں گے۔ اس منصوبے میں نجی شعبہ بھی شریک ہوگا۔ اس منصوبے کی چیدہ چیدہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہوں گی:-

- ابتدائی طور پر مُعاشرے کے انتہائی نادار افراد کو علاج کی سہولت فراہم کرنے کیلئے مُلک بھر میں "نیشنل ہیلتھ انشورنس اسکیم" شروع کی جائے گی جِسے بعد میں مُلک بھر میں وسعت دی جائے گی۔
- "نیشنل ہیلتھ انشورنس اسکیم" کے تحت آنے والے تمام شہریوں کے قومی شناختی کارڈز کو "اسمارٹ کارڈز" میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اِس کارڈ میں متعلقہ خاندان کے مکمل کوائف درج ہونگے۔ اِس انشورنس اسکیم کے دائرۂ کار میں آنے والا ہر خاندان ضرورت کے مطابق یہ کارڈ استعمال کر سکے گا۔ اِن کارڈز کا استعمال آئی ٹی کے نِظام کے تحت منظّم کیا جائے گا۔

- صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے ''میڈیکل انشورنس کارڈ اسکیم'' متعارف کرائی جائے گی جس کے ذریعے ایک فرد کسی بھی سرکاری ہسپتال یا کسی بھی جنرل پریکٹیشنر سے رعایتی فیس پر بنیادی علاج کروانے کے قابل ہوگا۔
- یہ سہولت 12 سال سے کم عمر کے کل وقتی طالب علموں، 65 سال سے زائد عمر کے بزرگ شہریوں اور کم آمدنی والے کُنبوں کیلئے مفت ہوگی۔ نسبتاً خوشحال شہری 100 روپے فی کس یا 300 روپے فی کُنبہ سالانہ فیس دے کر یہ میڈیکل کارڈ حاصل کرسکیں گے۔
- کارڈ کے حامل ہر خاندان کو صحت پر ایک لاکھ پچاس ہزار روپے تک سالانہ اخراجات کی ضمانت دی جائے گی۔ اس میں ہسپتال کے اندر آپریشن سمیت داخلے اور علاج کی سہولتیں میسر ہوں گی۔
- ہیلتھ انشورنس کا یہ پروگرام صُوبائی حکومتیں نافذ کریں گی۔
- موجودہ بُنیادی مراکزِ صحت کو مزید مضبوط بنایا جائے گا اور جہاں جہاں ممکن ہوا ان مراکز کو چلانے کے خواہشمند ڈاکٹروں کو پبلک۔ پرائیویٹ شراکت کی بنیاد پر لیز پر دے دیا جائے گا۔ اپنے کلینک قائم کرنے کے خواہش مند ڈاکٹروں کی مالی امداد کی جائے گی۔ سکیم کا آغاز دیہی علاقوں سے ہوگا اور مرحلہ وار اسے مُلک کی ساری آبادی تک پہنچایا جائے گا۔
- ہر ضلع میں ایک ''ڈسٹرکٹ ہیلتھ کیئر اتھارٹی'' (DHA) قائم کی جائے گی جسے ایک نیم خودمختار ''بورڈ آف گورنرز'' چلائے گا۔ یہ بورڈ علاقے (کمیونٹی) کے ممتاز نمائندوں اور پیشہ ور ماہرین پر مشتمل ہوگا۔ ''ہیلتھ کیئر اتھارٹی'' اپنے اپنے ضلع میں ہسپتالوں کا انتظام بھی چلائے گی۔
ہر ضلع میں کم از کم ایک ہسپتال مکمل تشخیصی سہولیات کا حامل ہوگا۔ اس ہسپتال میں پیرامیڈیکل سٹاف اور ہیلتھ ٹیکنیشنز کی تربیت کیلئے مکمل سہولتیں بھی موجود ہوں گی۔ دور دراز علاقوں اور الگ تھلگ مُقامات پر بُنیادی صحت کی سہولیات فراہم کرنے کی خاطر کم از کم ایک ہزار ''موبائل ہیلتھ یونٹس'' قائم کئے جائیں گے۔ کم لاگت پر روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی غرض سے یہ یونٹس مُقامی طور پر تیار کئے جائیں گے۔ ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے یونٹ (CCU) قائم کئے جائیں گے۔

- میڈیکل کالج اور تدریسی ہسپتال بھی اپنے اپنے بورڈ آف گورنرز کے تحت پوری طرح خودمختار بنائے جائیں گے اور پیشہ ورانہ اور انتظامی خودمختاری کیلئے بورڈز قائم کئے جائیں گے۔
- صُوبائی حکومتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی کہ وہ بہترین طبی و قانونی خدمات فراہم کریں۔ اس مقصد کے لیے قانونی اور فورنسک اسٹڈیز کو میڈیکل کالجز تک بڑھایا جائے گا
- صحت کے پروگرام کا بُنیادی ہدف 5 سال کے اندر اندر 100 فیصد بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگانے کا کام مکمل کرنا ہوگا۔ ضروری طبی سہولتیں فراہم کر کے زچہ و بچہ کی شرح اموات میں 50 فیصد تک کمی لائی جائے گی اور آبادی کی شرح افزائش میں 10 فیصد تک کمی کی جائے گی۔
- پینے کے صاف پانی کی فراہمی اور گندے پانی کی نکاسی کے محفوظ انتظام کو انتہائی ترجیح دی جائے گی تاکہ پیچش اور ہیپاٹائٹس جیسے امراض پر قابو پایا جاسکے۔ اورنگی پائیلٹ پراجیکٹ جیسی سکیمیں پاکستان بھر میں شروع کی جائیں گی تاکہ کمیونٹی کی شراکت سے کم خرچ پر پانی کی فراہمی و نکاسی کی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔
- شوگر، کالا یرقان (Hepatitis)، ایڈز اور دل کی بیماریوں کے بارے میں آگاہی اور احتیاطی تدابیر سے آگاہ کرنے کیلئے بھرپور معلوماتی مہمیں چلائی جائیں گی۔
- ادویات سازی کیلئے نجی شُعبے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ نجی شُعبے کو تشخیصی آلات بنانے کی ترغیب دی جائے گی۔ ان اِقدامات سے مؤثر اور سستے علاج کی سہولت میسر آئے گی۔
- ''ڈرگ اینڈ فوڈ ایڈمنسٹریشن'' کے نام سے ایک خودمختار ادارہ قائم کیا جائے گا۔ اس کا کام ادویات اور خوراک میں موزوں معیار لاگو کرنا، ناقص ادویات اور ملاوٹ والی اشیائے خورد و نوش کی جانچ پڑتال کر کے ملاوٹ کا قلع قمع کرنا اور ادویات کی قیمتیں موزوں حد کے اندر رکھنا ہوگا۔ ہسپتالوں میں صفائی اور آپریشن وغیرہ کے نتیجے میں جمع ہونے والے فُضلات (Waste) کو ٹھکانے لگانے کیلئے تمام ہسپتالوں میں پروگرام متعارف کروائے جائیں گے۔
- خصوصی سہولیات، ترجیحی رسائی اور رعائتوں کے ذریعے بزرگ اور معذور شہریوں کی بہبود کو یقینی بنایا جائے گا۔ ملازمتوں اور تعلیمی اداروں میں معذور افراد کیلئے خصوصی کوٹے بھی مختص کئے جائیں گے۔ عوامی صحت کے مسائل کی معلومات اور انہیں حل کرنے کیلئے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے۔

بہبودِ آبادی
(Population Welfare)

روزگار کا چیلنج براہِ راست مُلکی آبادی میں اضافے کی شرح سے مُنسلک ہے۔1990ء کی دہائی میں آبادی میں اضافے کی شرح 2ء06 فیصد سالانہ تھی۔اب یہ کم ہو کر 2 فیصد ہوگئی ہے۔لیکن اب بھی جنوبی ایشیاء میں آبادی میں اضافے کی یہ شرح سب سے زیادہ ہے۔

مُسلِم لِیگ (ن) اس حوالے سے ایک جامع پالیسی مرتب کرے گی جِس کے مطابق بہبودِ آبادی کے پروگرام بنا کر ان پر عمل درآمد کیا جائے گا اور سرکاری اور نجی شُعبے میں صحت کے موجودہ نِظام اور سہولتوں کو بالخصوص صُوبائی سطح پر منظّم کیا جائے گا۔

خواتین
(Women)

اے ماؤں، بہنو، بیٹیو دنیا میں عزت تم سے ہے
تم ہو تو عزت ہے وطن، تم بن ہے ویرانہ چمن

اسلام مُعاشرے میں مرد اور عورت دونوں کی حیثیت کو تسلیم کرتا ہے-اسی لئے علم حاصل کرنا مرد اور عورت دونوں کیلئے فرض قرار دیا گیا ہے۔خواتین کی عزت و وقار میں اضافہ پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کی ترجیح ہے اس حوالے سے مندرجہ ذیل اِقدامات کئے جائیں گے:۔

- خواتین کو اسلام کی عطا کردہ عزت، وقار اور جائیداد کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا
- قومی ترقی میں خواتین کی شراکت کو فروغ دیا جائے گا اور تبدیلی کے عمل میں ان کے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں سَماجی، سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے بااختیار بنایا جائے گا۔
- پرائمری تعلیم میں خواتین اساتذہ کو ترجیح دی جائے گی۔
- خواتین کی تعلیم بالخصوص پیشہ ورانہ تربیّت اور مہارت پر خصوصی توجہ دی جائے گی اور خواتین کی صحت کے خصوصی شعبوں اور پروگراموں کو فروغ دیا جائے گا تا کہ ان حوالوں سے عورت اور مرد کے درمیان فرق کو دُور کیا جا سکے۔
- پالیسی اور فیصلہ سازی کے تمام کلیدی اداروں میں خواتین کی مؤثر نمائندگی کو یقینی بنایا جائے گا۔

- خواتین اور بچوں پر تشدد کی روک تھام اور خواتین کے ساتھ منفی امتیازی سلوک کی روک تھام کیلئے نئی قانون سازی کی جائے گی۔موجودہ قوانین کو بہتر بنایا جائے گا اور اِن پر مؤثر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائیگا۔
- خواتین کو بااختیار اور روزگار کمانے کے قابل بنانے کیلئے انہیں خصوصی طور پر چھوٹے قرضوں کی پیشکش کی جائے گی۔علاوہ ازیں بیوہ خواتین کو مکان بنانے کیلئے خصوصی رعایتی قرضے بھی دیئے جائیں گے۔
- مُعاشرے میں خواتین کا کلیدی کردار ہے اس حوالے سے خواتین کو مُعاشرے میں بااختیار اور فعال بنانے کیلئے ایک جامع پروگرام بنایا جائے گا۔اس پروگرام کا ایک کلیدی عنصر خواتین کی شرح خواندگی کو بہتر بنانا ہوگا۔
- مالیّاتی اداروں، اعلیٰ عدلیہ، صحت اور تعلیمی انتظامیّہ اور قانُون نافذّ کرنے والے ادّاروں میں بالخصوص انتظامی سطح پر خواتین کی شمولیت کی شرح میں اضافہ کیا جائے گا۔
- حقدار خواتین کیلئے وراثت اور جائیداد میں حق کو تحُفظ فراہم کیا جائے گا۔
- کارکن خواتین کو دفاتر اور کام کرنے کے دیگر مُقامات (Workplaces) میں ہراساں کرنے والوں کے خلاف محتسب تعینات کئے جائیں گے۔

کارکن خواتین کی آسانی کیلئے ڈے کیئر کی سہولت (Daycare Facility) قائم کی جائیں گی۔

کاروبار کرنے والی خواتین کی ترقی کے لیے ''وومن انٹر پرینیور شپ فنانسنگ اسکیم'' کا اجراء کیا جائے گا۔

نوجوان
(Youth)

محبت مجھے اُن جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند

پاکستان کا مستقبل نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے۔ہماری آبادی کا 63 فیصد سے زائد 25 سال سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) اس حقیقت پر یقین رکھتی ہے کہ اگر نوجوانوں کو موزوں تعلیم و تربیّت اور مہارت دینے کا اہتمام کیا جائے تو وہ مُلک کا مقدر بدل سکتے ہیں۔آبادی کے اس غالب حصے سے فائدہ اٹھانے کیلئے ایک نئی ''قومی پالیسی برائے نوجوانان'' نافذ کی جائے گی۔اس پالیسی کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:-

- نوجوان کو تربیّت اور مہارت دینے کیلئے مثبت پروگرام شروع کیا جائے گا۔اس مقصد کیلئے نجی شُعبے کے ساتھ مل کر

صنعت وتجارت کے شُعبے میں اپرنٹس شپ کی 10 لاکھ نئی اسامیاں نکالی جائیں گی۔ اس طرح کم آمدنی والے ہر کنبے کے لئے کم ازکم ایک ملازمت یقّینی بنائی جائے گی۔

- قانُون سازی اور ترغیبات کے ذریعے بڑی صنعتوں اور خدمات مُہیّا کرنے والے اداروں کیلئے اپنے ورکروں کو باقاعدہ پیشہ ورانہ تربیّت فراہم کرنا لازمی قرار دیا جائے گا۔
- تربیّت/اپرنٹس شپ مکمل کرنے والے افراد کو اپنا روزگار خود پیدا کرنے کیلئے قرضے دیئے جائیں گے۔ اس حوالے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور علم پر مبنی دیگر شعبوں پر خصوصی توّجہ دی جائے گی۔
- قومی خواندگی کے پروگراموں کو نافذّ کرنے کیلئے نوجوانوں کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔
- انتظامی معاملات میں نوجوانوں کو شامل کرنے کیلئے مُقامی/بلدیاتی سطح پر یونین کونسل اور ضلع کونسلوں میں نشستیں مخصوص کی جائیں گی تاکہ انہیں قومی اور صُوبائی اسمبلیوں میں زیادہ بڑا کردار ادا کرنے کیلئے تیار کیا جاسکے۔
- مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کیلئے بین الصُوبائی دوروں کا اہتمام کیا جائے گا۔
- نوجوانوں کو تمام تعلیمی اداروں میں کھیلوں کی خصوصی سہولتیں مُہیّا کی جائیں گی۔ ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت ضلع اور تحصیل کی سطح پر جدید جمنازیم تعمیر کئے جائیں گے۔
- نوجوانوں کو منشیات سے بچانے کی خاطِر ''انسدادِ منشیات'' کی زوردار مہم شروع کی جائے گی۔

کھیل
(Sports)

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کھیلوں کی اہمیت سے مکمل طور پر آگاہ ہے جو ذہن اور جسم کو صحت مند رکھتی ہیں لیکن حالیہ سالوں میں اس رجان میں بتدریج کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ ان سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) مندرجہ ذیل اِقدامات کرے گی:۔

- کھیلوں کے اداروں میں پیشہ ورانہ انتظام کی بہتری اور کھیل کی دنیا میں پاکستان کا وقار بلند کرنے کے لیے کھیلوں کے اداروں کو سیاست سے پاک کردیا جائے گا۔
- کھیل کی طرف رجحان رکھنے والے نوجوانوں کیلئے متعدد تعلیمی اداروں میں اسکالرشپس فراہم کئے جائیں گے۔

- خواتین اور خصوصی افراد میں کھیل کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی پر خصوصی توّجہ دی جائے گی۔
- مرحلہ وار پروگرام کے تحت ضلع اور تحصیل کی سطح پر جدید جمنازیم (Gymnasium) تعمیر کئے جائیں گے۔

اقلیتیں
(Minorities)

''جس کسی نے معائد (اقلیتی شہری) پر ظلم کیا یا اس کے حق میں کمی کی، یا اُس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالا، یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی تو میں قیامت کے روز اس کا دشمن ہوں گا۔''

(حدیثِ رسول ﷺ۔ ابوداوٗد)

اسلام اقلیتوں کو عبادت کی مکمل آزادی دینے کے ساتھ ان کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) مُلک میں بسنے والی اقلیتوں کو آئین کے مطابق مساوی شہری سمجھتی ہے اور اس لحاظ سے انہیں اکثریت جیسے حقوق کا حامل سمجھتی ہے۔ اقلیتوں کیلئے تعلیم اور مُعیشت کے تمام شعبوں میں ملازمت کا حق یقّینی بنایا جائے گا۔ گذشتہ برسوں کے دوران پاکستان میں سیکیورٹی کی صورتحال خاصی خراب ہوئی ہے اور اقلیتی شہریوں کا تحفظ بھی بعض اوقات متاثر ہوا ہے۔ پاکستان کے مخصوص علاقوں میں اقلیتیں تعصب یا دباؤ کی وجہ سے اپنے آپ کو غیر محفوظ محسوس کرتی ہیں۔ زبردستی مذہب تبدیل کروانے اور ڈرانے دھمکانے کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔ یہ بات اسلامی تعلیمات اور پاکستان کے آئین کے خلاف ہے۔ ہم اقلیتوں کے تحفظ کو یقّینی بنا کر اُن کا اعتماد بحال کرنے کیلئے فیصلہ کن اِقدّامات کریں گے۔

اقلیتوں کو برابر کے مواقع مُہیّا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اِقدامات کئے جائیں گے :-

- اقلیتی پاکستانیوں کے احساس محرومی کو دور کرنے، انہیں قومی دھارے سے جوڑنے اور بھائی چارے اور ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنے کیلئے ہر سال اقلیتوں کا قومی دن منایا جائے گا۔
- شادی کے پردے میں اقلیتی شہریوں کے مذہب کی جبُری تبدیلی کا راستہ روکنے کیلئے مئوثر قانُون سازی کی جائے گی۔

- متروکہ املاک ٹرسٹ بورڈ (ETPB) میں اقلیتوں کی نمائندگی میں اضافہ کیا جائے گا۔
- تعلیمی اداروں اور سفارتی مشنوں سمیت سرکاری محکموں میں اقلیتوں کو روزگار دینے کیلئے خصوصی کوٹہ مقرر کیا جائے گا۔
- مسیحی برادری کو اپنے اسکول اور کالج قائم کرنے کی اجازت دی جائے گی۔
- اقلیتوں کیلئے ترقیاتی فنڈز کو دُگنا کر دیا جائے گا۔
- قومی اسمبلی میں موجود ''ہندو میرج بل'' جلد از جلد پاس کرایا جائے گا۔
- متعلقہ صوبوں میں اقلیتی شہریوں کو اپنے تہوار منانے کیلئے چھٹیاں اور پیشگی تنخواہیں دی جائیں گی۔

5 جمہوری حکمرانی

جمہوری حکمرانی
(Democratic Governance)

پاکستان مُسلم لِیگ (ن) جمہوری حکمرانی کے اصولوں پر کاربند رہنے کا پختہ عزم رکھتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت مُسلم لِیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کے درمیان 14 مئی 2006ء کو لندن میں طے پانے والا میثاقِ جمہوریت ہے۔

جمہوری حکمرانی کو یقینی بنانے کیلئے ہم پاکستانی عوام کو گواہ بنا کر مندرجہ ذیل اِقدامات کرنے کا عہد کرتے ہیں:-

1 ہم مُلک کے لئے ایک مثبت اور درست سمت کا تعین کریں گے۔

2 پاکستان کو موجودہ مسائل سے نکال کر مُعاشی استحکام کی راہ پر ڈالیں گے۔

3 ہم پاکستان کو معاشرتی لحاظ سے ترقی پسند، جمہوری لحاظ سے کثیر العناصر، وفاقی لحاظ سے معاون، نظریاتی لحاظ سے اعتدال پسند، بین الاقوامی سطح پر قابلِ احترام اور علاقائی سطح پر پُر امن مُلک بنائیں گے۔ ہم اپنے قول وفعل سے اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناحؒ کی سوچ کے مطابق صرف اور صرف عوام کے ووٹوں سے مُنتخب نمائندے ہی حکومت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

مؤثر حکمرانی کے فقدان سے نہ صرف اقتصادی نشوونما کی رفتار سست ہو جاتی ہے بلکہ اس کے نتیجے میں عوام کو افراطِ زر کی بلند شرح، پینے کیلئے گندہ پانی اور سانس لینے کیلئے آلودہ فضا کے ساتھ ساتھ ناقص عوامی سہولتوں سے پالا پڑتا ہے۔ اس صورتحال کے بالخصوص غریب عوام کی زندگی پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان تمام مسائل کا علاج مکمل جمہوری حکمرانی میں مضمر ہے۔ جمہوری حکمرانی کا تصور اچھی حکمرانی کے تصور سے زیادہ وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ جمہوری حکمرانی تین عناصر پر مشتمل ہے۔ یہ تین عناصر سیاسی حکمرانی، اقتصادی حکمرانی اور شہری حکمرانی ہیں۔

سیاسی حکمرانی کے لئے مؤثر پارلیمنٹ، آزاد عدلیہ، آزاد اور خودمختار الیکشن کمیشن اور ایک بیدار اور سرگرم مِیڈیا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کیلئے تمام سطحوں پر مُنتخب نمائندوں کی بالادستی کو یقینی بنانے والا غیر مرکوز سیاسی نِظام بھی ضروری ہے۔ پارلیمنٹ کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے پارلیمانی قائمہ کمیٹیوں کے کردار کو مزید فعال بنایا جائے گا۔

پارلیمانی امور کی مؤثر نگرانی کیلئے پارلیمان کی قائمہ کمیٹی کو مضبوط بنایا جائے گا۔ ہم اپنی پارٹی میں ضلعی سطح پر اخلاقی

کمیٹیاں قائم کریں گے۔ جن کا کام پارٹی عہدیداروں اور مُنتخب نمائندوں کی کارکردگی پر نظر رکھنا ہوگا۔ بے لاگ اور فوری اِنصاف کی فراہمی کیلئے ضابطہء فوجداری (Criminal Justice System) کی اصلاح کرکے اسے زیادہ مؤثر بنایا جائے گا۔

اقتصادی حکمرانی ایک ایسے نِظام کا تقاضا کرتی ہے جو تمام شہریوں کو تعلیم، ہنر، آمدنی بخش اثاثوں پر قرض کی سہولت اور مُلک کے تمام حصوں میں عوامی سہولیات تک منصفانہ رسائی کو یقینی بنائے۔

شہری حکمرانی میں ریاست اور سول سوسائٹی کے درمیان مثالی تعاون کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ شہری حکمرانی عام آدمی کو بااختیار بنانے، ہر شُعبے میں شفافیت کو یقینی بنانے اور عوامی جوابدہی کا حق دینے کے ساتھ ساتھ تمام سطحوں پر بہتر معیار کی عوامی سہولیات مُہیّا کرتی ہے۔ یہ تینوں عناصر جتنا اچھا کردار ادا کریں گے جمہوری حکمرانی اتنی ہی بہتر ہوگی۔ ہر شہری کو مختلف حکومتی معاملات کے بارے میں ضروری معلومات پوری شفافیت اور آسانی سے حاصل کرنے کا قانونی حق دیا جائے گا اور اس کیلئے Right to Information Law کے نام سے قانون بنایا جائے گا۔

مُقامی حکومت
(Local Government)

وفاقی اور صُوبائی سطح پر جمہوری اداروں اور جمہوری روایات کو مستحکم کرنے کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ جمہوری طرزِ حکمرانی کا اصل مقصد پورا کرنے کیلئے انتظامی اور مالیّاتی اختیارات ضلعی اور نچلی سطح تک مُنتخب نمائندوں کو مُنتقل کئے جائیں۔ بدقسمتی سے پاکستان میں ابھی تک بلدیاتی حکومتوں کا قابل عمل اور پائیدار نِظام وضع نہیں کیا جا سکا۔ اس کی بُنیادی وجہ یہ ہے کہ مختلف فوجی آمروں نے اپنے ذاتی سیاسی ایجنڈے پر عمل درآمد کیلئے ہر دفعہ ایک نیا بلدیاتی نِظام متعارف کرایا۔ یہ فطری امر ہے کہ آمریت کا یہ مفاد پرستانہ نِظام سویلین دورِ حکومت میں کسی بھی طرح باقی نہیں رہ سکتا۔

پاکستان مُسلم لِیگ (ن) پورے عزم کے ساتھ آئین کے آرٹیکل 140-A کے مطابق سیاسی، انتظامی اور مالیّاتی ذمہ داریاں اور اختیارات مُقامی حکومتوں کے مُنتخب نمائندوں کو مُنتقل کرے گی اور عام انتخابات کے انعقاد کے 6 ماہ کے اندر مُقامی حکومتوں کے انتخابات منعقد کرائے گی۔ مُسلم لِیگ (ن) چاروں صُوبوں میں بلدیاتی نِظام حکومت میں یک رنگی پیدا کرے گی تاکہ ایک پائیدار اور قابل عمل نِظام کے تحت پاکستان کے تمام علاقوں میں عوام کو بلدیاتی سطح پر

ایک جیسی جمہوریت میسر آ سکے۔ 2002ء کے نِظام کی جگہ اتفاقِ رائے سے قانون سازی کے ذریعے ایک نیا بلدیاتی نِظام نافذ کریں گے اور انتظامی اور مالی اختیارات نچلی سطح تک مُنتقِل کر دیں گے۔ مُقامی حکومتوں میں خواتین، کسانوں مزدوروں، ٹیکنو کریٹس، اقلیتوں اور پہلی بار نو جوانوں کو بھی خاطِر خواہ نمائندگی دی جائے گی۔ صُوبوں کے ایک دوسرے کے تجربے سے سیکھنے کے انتظامات بھی کئے جائیں گے۔

سول سروس میں اِصلاحات
(Civil Service Reforms)

ایک مضبوط، فعال اور پیشہ ور سول سروس بنانے کیلئے ٹھوس اِقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ بہتر حکمرانی اور عوام کو بہتر سہولتیں دینے کیلئے ''پبلک سیکٹر گورنمنٹ ٹرانسفارمیشن پروگرام'' کا آغاز کیا جائے گا جس کے تحت سول سروس میں ہر سطح پر اِصلاحات کی جائیں گی۔ جمہوری حکمرانی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ریاستی نِظام کے کُلیدی عنصر یعنی سول سروس کی تشکیل نو کی جائے۔ سول سروس میں اِصلاحات کیلئے مندرجہ ذیل اِقدامات کئے جائیں گے:-

الف شفافیت، احتساب اور کرپشن کے خلاف لڑنے کے لیے شراکت اور شہریوں کی مداخلت کو بڑھا کر ایک مضبوط حکومت کو یقینی بنایا جائے گا۔

ب عوامی خدمات کے نِظام کو یکسر بدل کر انتہائی فعال بنانے کے لیے ہر سطح پر میرٹ کو فروغ دیا جائے گا۔ جس میں بھرتیوں، تعیناتیوں، ترقیوں کو شفاف اور پیشہ ورانہ تربیّت اور ترغیبات کو پُرکشش بنایا جائے گا۔

ج نتائج دینے والی انتظامیہ کی تقرری سے سرکاری اداروں کی کارکردگی میں انقلابی تبدیلی لا کر انہیں اعلیٰ کارکردگی کے حامل ادّارے بنانا اور اس مقصد کے لیے خدمات، مقدار، پیداوار اور ثبوت کی بنیاد پر منصوبہ بندی، کاروباری اِصلاحات، سرکاری وزارتوں، اداروں اور شہریوں کی فلاح و بہبود اور پالیسیوں میں ربط لانے کے لیے تنظیمِ نو کرنا۔

د مؤثر اور منظّم انداز میں ای گورنمنٹ (e-government) کے کلچر کے فروغ کے لیے نئی ٹیکنالوجیز کا فروغ اور حوصلہ افزائی کرنا جس میں انفارمیشن کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز (ICT)، جیوگرافک انفارمیشن سسٹم (GIS) کے ٹولز (Tools) اور موبائل ٹیکنالوجیز پر زیادہ توّجہ مرکوز کی جائے گی۔

ر پبلک سیکٹر کو زیادہ جواب دہ بنانے کے لیے اختیارات نچلی سطح پر مُنتقِل کرنے کی آئینی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے ضلعی سطح پر تمام امور کی انجام دہی کے لیے مؤثر و منظّم اِقدامات کئے جائیں گے۔

س وسائل کو متحرک کرنے کے لیے، ریونیو میں اضافہ، ای پروکیورمنٹ، پروفیشنل پروجیکٹ مینجمنٹ اور سرمائے کی بنیاد پر بجٹ بنانے پر توّجہ دے کر روپے کی قدر میں اضافہ کیا جائے گا۔

ص پیداوار، خدمات اور بُنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کو فروغ دیا جائے گا

ط ایسی تزویراتی پالیسی کی تیاری اور نفاذ کرنا جو نجی شُعبے اور تعلیمی اداروں کی استعداد اور جدت کے امتزاج سے علوم کی بانٹ، انتظام اور اشتراکِ عمل کو فروغ دے۔ اس مقصد کے لیے معقول فنڈز کا انتظام کیا جائے گا۔

ع سرکاری شُعبے کے تربیّتی اداروں میں اِصلاحات سے استحکام لانا تا کہ جدید انتظامی عوامل اور مہارتوں کے فروغ سے نتائج دینے والی قیادت کی تشکیل ممکن بنائی جا سکے۔

تذویراتی (Strategic) بصیرت کو ترقی دینا بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس طرح جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھا کر ریاستی مشینری کی صلاحیت کو مؤثر اور مستحکم بنایا جائے گا۔ اس مقصد کیلئے افرادی قوت (Human Resources) کا صحیح استعمال کرنے کیلئے ایک جامع اور مربوط نِظام بنایا جائے گا۔ اس نِظام کے تحت بھرتی، تربیّت اور مستقبل سازی (Career Planning) کیلئے منصوبہ بندی اور کارکردگی کا تجزیہ کیا جائے گا۔ مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت حُکمرانی کو بہتر بنانے کیلئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے علاوہ تکنیکی اور سائنسی سہولتوں سے بھی کام لے گی۔ اس حوالے سے دیہی اور شہری زمین اور جائیداد اور لین دین کیلئے کمپیوٹرائزڈ نِظام متعارف کرایا جائے گا۔ اس طرح مقدمے بازی، جرائم اور کرپشن میں بھی کمی ہوگی۔ زمین کے تمام ریکارڈ کو کمپیوٹر پر مُنتقِل کرنے کا نِظام تمام صُوبوں میں قائم کیا جائے گا۔

مُسلِم لِیگ (ن) مُقامی مسائل کو حل کرنے کیلئے ضلعی اور مُقامی سطح پر مُنتخب نمائندوں سے مُشاورت کرے گی۔ اس مقصد کیلئے خصوصی طور پر صُوبائی اور ضلعی سطح پر اداروں کی استعدادِ کار بڑھانے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ قُدرَتی آفات اور ہنگامی حالات کے تدارُک اور متاثّرین کیلئے مُفید اور مؤثر امدادی کارروائیوں کی خاطِر فوری خبرداری کا نِظام بنایا جائے گا۔ یہ نِظام انتظامیہ، پالیسی ساز اور قانون ساز اداروں کو ہنگامی حالات سے نمٹنے کیلئے بروقت اور مؤثّر انتظامات کرنے کے قابل بنانے میں مددگار رہو گا۔

پولیس کی اِصلاحات

(Police Reforms)

پولیس کو غیر سیاسی، مؤثر، چابک دَست، انتہائی تربیّت یافتہ اور فرض شناس قانون نافذ کرنے والی قوت میں تبدیل کرنے کیلئے پولیس قوانین پر نظر ثانی کی جائے گی۔ پولیس کو تفتیش کیلئے جدید سائنسی تفتیشی آلات (Forensic Facility) سمیت تمام جدید سہولتیں مُہیّا کی جائیں گی۔ تھانہ کلچر کی بھی اصلاح کی جائے گی تاکہ معصوم شہریوں کو ہراساں نہ کیا جاسکے اور ایف آئی آر درج کرانے کے راستے میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔

پولیس میں گریڈ 11 سمیت تمام بھرتیاں متعلقہ صوبوں کے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جائیں گی۔ صُوبائی پبلک سروس کمیشن مُقابلے کے امتحانات کے ذریعے میرٹ پر خالی اسامیاں پُر کریں گے۔

جدید، ضروری اسلحے اور آلات سے لیس اور عوام دوست پولیس ہی جرائم کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے اور مُعاشرے میں امن وامان قائم کرنے کے قابل ہوتی ہے۔ اس لئے ہم پولیس کو کمیونٹی کی بنیاد پر جدید اسلحہ اور آلات سے لیس ''اسمارٹ پولیس'' بنائیں گے۔ اس حوالے سے مندرجہ ذیل اِقدامات کریں گے:-

- پانچ سالوں کے اندر تمام تھانوں کو مثالی تھانے (Model Police Stations) بنادیں گے۔
- پولیس میں ہر سطح پر بھرتی میرٹ پر کی جائے گی۔
- ہر ضلع کی پولیس میں فرانزک تفتیش کی صلاحیت پیدا کی جائے گی۔
- نادرا (NADRA) کے تعاوُن سے قومی وصُوبائی سطح پر مجرموں کے بارے میں معلومات پر مبنی ریکارڈ (Database) تیار کیا جائے گا۔
- پولیس میں تمام تھانیداروں (SHOs) اور عملے کو مظلوموں کی دادرسی کیلئے خصوصی تربیّت دی جائے گی۔
- جرائم اور دہشت گردی کے خاتمے کیلئے پولیس اور سراغ رساں ایجنسیوں کے درمیان تعاوُن کو یقینی بنایا جائے گا۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی اور علمی مُعیشت کی فراہمی کا نِظام

(Information Technology and Knowledge Economy)

ہم جمہوری حُکمرانی کی روح کے مطابق دوررَس انقلابی پالیسیاں بنائیں گے۔ اس سلسلے میں ہم انفارمیشن ٹیکنالوجی اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کے شُعبے کو اوّلین ترجیح دیں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ شعبہ آج کی دنیا میں اچھی حُکمرانی کے نفاذ، قومی ترقی اور عوامی خدمات کی فراہمی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ آج کی دنیا مُعیشت کے انقلابی علم کی جانب تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ پاکستان مُسلم لِیگ (ن) ایک فعال انفارمیشن ٹیکنالوجی پالیسی وضع کرے گی جس کے تحت براہِ راست اور بالواسطہ 10 لاکھ نئی ملازمتیں پیدا کی جائیں گی۔ پاکستانی مُعاشرے کو باخبر بنانے اور معلومات کے زیور سے آراستہ کرنے کیلئے حُکمرانی، عوامی سہولیات، سافٹ ویئر کی مُقامی مُعیشت اور ٹیکنالوجی کے چار مرکزی ستون تعمیر کئے جائیں گے۔ ان چاروں ستونوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

1 حُکمرانی

(Governance)

کمپیوٹر اور موبائل (e/m) ایپلی کیشن اور ڈیجیٹل مواد تخلیق کرنے اور اسے درست طور پر استعمال کرنے کیلئے حکومت مندرجہ ذیل اِقدامات کرے گی:-

تمام وزارتوں اور محکموں میں ICT یعنی Information and Communication Technology کو متعارف کروایا جائے گا۔ ICT کے ذریعے تمام بڑے منصوبوں کی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنایا جائے گا۔

- وفاقی اور صُوبائی سطح پر الیکٹرانک گورنمنٹ پورٹل (e-government Portal) قائم کئے جائیں گے اور موجودہ فائل کلچر کو کم سے کم کرنے کیلئے ہاتھوں سے کام کرنے کے نِظام (Manual System) کو خودکار کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے تبدیل کردیا جائے گا۔ نفاذِ قانون، عدّلیہ، صحت، تعلیم، مصنوعات سازی، ٹیکس کاری اور ٹرانسپورٹیشن سیکٹرز میں ICT اور خودکار نِظام لاگو کرنے کو ترجیح دی جائے گی۔

- زمین اور جائیداد کی معلومات سمیت تمام شہریوں کے کوائف کا خودکار ڈیٹا بیس (Database) بنایا جائے گا تا کہ قومی سطح پر ایک مکمل اور جامع ریکارڈ (Master Database) تیار ہو۔اس میں نادرا کی معلومات، ایف بی آر کی معلومات، لینڈ ریکارڈ، جائیداد کے بارے میں معلومات، گاڑی کی رجسٹریشن اور اسلحے کے بارے میں معلومات موجود ہوں گی۔اس طرح ابتدائی طور پر ایک باقاعدہ دستاویزی معیشت (Documented Economy) کی جانب بڑھنے میں سہولت پیدا ہوگی اور ٹیکس کا دائرہ کار بھی وسیع ہوگا۔
- تمام وزارتوں، صُوبائی، ضلعی اور مُقامی حکومتوں اور بڑے قومی منصوبوں کی کارکردگی جاننے کیلئے ڈیش بورڈ (Dash-board) بنائے جائیں گے۔
- سرکاری سطح پر تخلیقات کے حقوق دانش (Intellectual Property Rights) کا احترام پیدا کیا جائے گا اور اِسے تحفظ دینے کیلئے قانون بنا کر اس کا مئوثر نفاذ یقینی بنایا جائے گا۔
- کمپیوٹر اور موبائل کے ذریعے کئے جانے والے جرائم (Cyber Crime) کی تفتیش اور تدارک کیلئے ایک خودمختار اِدارہ بنایا جائے گا۔

2 عوامی خدمات

(Public Services)

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کو سہولتیں فراہم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل اِقدامات کئے جائیں گے۔

- ڈیجیٹل کتب خانے (Digital Libraries) قائم کئے جائیں گے۔کمپیوٹر سے متعلق پیشہ ورانہ تربیت دینے کیلئے اِقدامات کئے جائیں گے۔آن لائن (Online) اخبارات اور رسائل کے ذریعے علم تک رسائی کو وسعت دی جائے گی۔
- شہری اور دیہی علاقوں کے درمیان ڈیجیٹل فاصلہ (Digital Distance) کم کرنے کیلئے چھوٹے شہروں اور قصبوں میں 500 آئی سی ٹی سینٹرز قائم کئے جائیں گے۔
- صوبہ پنجاب کی طرح پورے مُلک میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی لیبارٹریوں کو وسعت دی جائے گی اور تعلیمی شُعبے میں لیپ ٹاپ تک رسائی میں اضافہ کیا جائے گا۔

- الیکٹرانک تجارت اور الیکٹرانک بینکاری کو فروغ دینے اور شہریوں مثلاً کسانوں کو فصلوں کے نرخوں کی آن لائن دستیابی جیسی معلومات کو ممکن بنانے کیلئے اِقدامات کئے جائیں گے۔
- سافٹ ویئر کی صنعت کو فروغ دینے کیلئے ممکنہ سہولتیں فراہم کی جائیں گی تا کہ (4th Generation) 4G اور طویل مدتی ارتقاء (LTE) نیٹ ورکس اور دیگر جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے اپنے ملک سے متعلق مخصوص معلومات صارفین تک پہنچانے کیلئے اِقدامات کئے جا سکیں۔
- ہر شہری کو پبلک سروس کے بارے میں معیاری معلومات پہنچانے کے لیے انٹرنیٹ، کال سینٹرز اور ٹیکسٹ میسج (SMS) سے کام لیا جائے گا۔
- معاشرے کے ہر طبقے تک موبائل فون کی رسائی ممکن بنائی جائے گی۔ان موبائل فونوں کے پیغامات بھیج کر اور عوام سے جوابی پیغامات کے ذریعے عوامی خدمات کے معیار کا پتہ چلایا جائے گا۔اس طرح پبلک سروس کے اداروں سے ہر شہری کا رابطہ قائم ہو جائے گا اور پبلک سروس کی بہم رسائی کا معیار بہتر ہو جائے گا۔

3 سافٹ ویئر کی مُقامی مَعیشت کا فروغ

(Local Software Economy)

2020ء تک کم از کم 10 ارب ڈالر مالیت کے سافٹ ویئر کی برآمدات یقینی بنانے کیلئے مُقامی سافٹ ویئر انڈسٹری کو فروغ دیا جائے گا۔اس مقصد کیلئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں گے:-

- طلباء وطالبات کو جدید ترین ٹیکنالوجی کا علم دینے کیلئے اعلیٰ تعلیمی سطح پر آئی ٹی کے نصاب پر نظرِ ثانی کی جائے گی۔
- اس اِقدام کے ذریعے بین الاقوامی سطح پر اس میدان میں مُقابلے کی افرادی قوت پیدا کی جائے گی۔
- انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق کاروبار کو فروغ دینے کیلئے ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر انڈسٹری کو رعایتیں دی جائیں گی اور نئے سافٹ ویئر مراکز کے قیام کیلئے ضروری ابتدائی امداد مُہیا کی جائے گی۔
- بڑے شہروں میں بین الاقوامی معیار کی بنیادی سہولتوں سے آراستہ آئی ٹی پارک بنائے جائیں گے تا کہ آئی ٹی کمپنیاں بغیر کسی رُکاوٹ کے اِن پارکوں میں کاروبار کر سکیں اور اس صنعت سے متعلق دیگر اداروں سے میل جول بڑھا سکیں۔
- بیرونِ ملک آئی سی ٹی کاروباری اداروں اور سرمایہ کاروں کیلئے پاکستان کو خطے کا پسندیدہ مُقام بنایا جائے گا۔

- مناسب وقت پر مُستقبل کے سرکاری منصوبوں میں ٹیکنالوجی ٹرانسفر اور مُقامی افرادی اور مادی وسائل کی شراکت داری (Percentage Local Development and Content) کی شِق بھی شامل کی جائے گی۔
- I&CT کے بین الاقوامی معیار بالخصوص Certification اور Processes پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے گا۔

4 ٹیکنالوجی کی اشاعت

(Technology Dissemination)

ٹیکنالوجی کو برق رفتاری سے مُتعارف کروانے کیلئے ایک جامع پروگرام شروع کیا جائے گا۔ اِس حوالے سے مندرجہ ذیل اِقدامات کئے جائیں گے۔

- 3G (3rd Generation) ٹیکنالوجی اب فرسودہ ہو چکی ہے ۔ اِس لئے ضروری ہے کہ موجودہ 2.5G سے 4G/LTE یعنی (4th Generation/long Term Evolution) ٹیکنالوجی کا نِظام لاگو کیا جائے۔
- دیہی علاقوں اور کم ترقی یافتہ شہری مراکز میں قابلِ تجدید توانائی پر مبنی معلوماتی بُوتھ قائم کرنا۔ اس اِقدام سے کسانوں کو زراعت سے متعلق معلومات آسانی سے مل سکیں گی اور برقی تجارت میں بھی سہولت ملے گی۔
- مختلف یونیورسٹیوں میں تحقیق اور جدت طرازی کو فروغ دینے کیلئے Centre of Excellence قائم کئے جائیں گے اور اِس مقصد کیلئے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ (R&D) اور Leverage ICT فنڈ قائم کیا جائے گا۔
- دیہی ۔شہری ڈیجیٹل فرق دور کرنے اور Wi.Fi ہاٹ سپاٹس (Hot Spots) قائم کرنے کیلئے "یونیورسل سروس فنڈ" (USF) کا استعمال کیا جائے گا۔
- اختراع (innovation)، باہمی تعاوّن (Collaboration) اور آجریت (Entrepreneurship) کو فروغ دینے کیلئے سوشل مِیڈیا انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اِن تینوں شعبوں کے حوالے سے ہم خریداروں، مال سپلائی کرنے والوں اور ملازمین سمیت معاشرے کے ہر طبقے کے خیالات اور تجاویز معلوم کر کے سوشل مِیڈیا کے ذریعے انہیں استعمال کریں گے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ حکومتی اداروں اور تجارتی تنظیموں کے مخصوص کردار کو بھی سوشل مِیڈیا کے ذریعے اس طرح فروغ دیا جائے کہ وہ اسٹیک ہولڈرز کے لئے مُفید ثابت ہوں۔

اس وقت دیہات میں ڈیجیٹل آلات کا استعمال کم اور شہروں میں زیادہ ہے۔ ہم دیہی علاقوں میں ڈیجیٹل آلات کے استعمال کو فروغ دے کر شہروں اور دیہات میں اِس حوالے سے پائے جانے والے فرق کو کم سے کم کریں گے۔ ہم ڈیجیٹل آلات کے استعمال سے حکومتی خدمات اور تجارتی امکانات کو ہر شہری تک پہنچائیں گے۔

6 سائنس اینڈ ٹیکنالوجی

سائنس اینڈ ٹیکنالوجی
(Science & Technology)

پاکستان میں اِس وقت سائنس اور ٹیکنالوجی پر طرزِ عمل جزوی نوعیت کا ہے۔ہم اِس میں بنیادی تبدیلی لا کر سائنس اور ٹیکنالوجی پر ایک منظّم اور جامع طرزِ عمل اختیار کریں گے۔اس شُعبے میں اہم افرادی قوت کی فوری تیاری پر اپنی توجہ مرکوز کریں گے۔ ہمارا مقصد تیزی سے بڑھتی ہوئی نوجوان اور تعلیم یافتہ نسل کو مُفید روزگار فراہم کرنا ہوگا۔

- ہم سائنس اور ٹیکنالوجی اور معاشرتی، مُعاشی ترقی کے دیگر شعبوں کے درمیان قریبی رابطہ اور تعاوُن پیدا کریں گے۔
- سائنس، ٹیکنالوجی اور میڈیسن کے بڑے اسکولوں میں فوری طور پر تحقیق اور تخلیق پر مبنی تجربہ گاہیں (Innovation Incubators) فراہم کریں گے۔
- پانچ سال کے عرصے میں ہر صُوبے کے بڑے شہروں میں ٹیکنالوجی کے جامع مراکز قائم کریں گے۔
- بین الاقوامی تعاوُن سے تحقیق اور ترقی (Research & Development) کیلئے مؤثر اِقدامات کریں گے۔
- اِس میدان میں پانچ سال کے عرصے میں 10 لاکھ افراد کیلئے روزگار فراہم کریں گے۔اس اِقدام سے معاشرتی اور اقتصادی ترقی میں بہت مدد ملے گی۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کے روایتی میدانوں پر اکتفا کرنے کی بجائے ہم اپنی پالیسی میں بنیادی تبدیلی لائیں گے۔ ہماری توجہ اُبھرتی ہوئی جدید ٹیکنالوجیز اور تحقیق پر ہوگی۔ہم ان دونوں میدانوں سے تجارتی بنیادوں پر اِستفادہ کریں گے۔مسائل کے نئے حل تلاش کریں گے اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کریں گے۔ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ 5 سال کے اندر ہم مندرجہ ذیل جدید ٹیکنالوجیز میں عالمی معیار کی کامیابیاں حاصل کریں۔

1 نینو ٹیکنالوجی اور بائیو ٹیکنالوجی
2 فیول سیل ٹیکنالوجی
3 رینیوایبل انرجی ٹیکنالوجیز
4 سیٹلائیٹ اور سیٹلائیٹ لانچ ٹیکنالوجی

بین الاقوامی تعاون سے نینوٹیکنالوجی اور بائیوٹیکنالوجی میں انقلاب

- نینوٹیکنالوجی اور بائیوٹیکنالوجی مادی سائنسز، ادویات، زراعت، طبیعات، کیمیا، حیاتیات، انجینئرنگ اور توانائی کے شعبوں پر مُحیط ہیں۔ اِس حوالے سے ہماری پالیسی افرادی قوت کی تیاری پر مرکوز ہوگی۔
- نینواور بائیوٹیکنالوجی کی ترقی معاشرتی اور اقتصادی ترقی میں طویل مدت تک حیرت انگیز کردار ادا کرسکتی ہیں۔
- باہمی تعاوّن کے حوالے سے بین الاقوامی سطح پر اِس شُعبے کی بہت اہمیت ہے۔ اِس لئے ہم اس میدان میں ترجیحی شعبوں میں تحقیق اور ترقی کیلئے 10 سالہ منصوبہ بنائیں گے۔
- تحقیق وترقی اوراس کا تجارتی استعمال بہت مہنگا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اِس میدان میں نسبتاً کم خرچ پر کامیابی حاصل کی جائے اِس لئے ہماری کوشش ہوگی کہ ہم اُن ترقی یافتہ اورترقی پذیر ممالک کے ساتھ سرکاری اور نجی شعبوں میں تعاون کریں جوکم لاگت تحقیق وترقی کے ذریعے افرادی قوت تیار کرنے میں دلچسپی رکھتے ہوں۔
- اِن مقاصد کے لئے ہم ''پاکستان فاوٗنڈیشن فار نینوٹیکنالوجی''(PFN) اور ''پاکستان فاونڈیشن فار بائیوٹیکنالوجی''(PFB) کے نام سے 2 ادارے قائم کریں گے۔
- ہم سائنس اورٹیکنالوجی اورمیڈیسن کے ہر اسکول میں اِن شعبوں کے درمیان باہمی تعاون، اورتحقیق، اختراع اور ایجاد کیلئے تجربہ گاہیں (Interdisciplinary Labs) اور (Innovation Incubators) قائم کریں گے۔
- پیداوار اور دوسرے شعبوں کے درمیان تعاون کوفروغ دینے کیلئے تجربہ گاہوں میں حاصل کردہ کامیابیوں (Innovations) کومجموعی ٹیکنالوجی کے مراکز میں منتقل کریں گے۔

فیول سیل ٹیکنالوجی

(Fuel Cell Technology)

2020ء تک ہائیڈروجن اکانومی میں عالمی معیار کی مہارت حاصل کرنا ہماری پالیسی کا بنیادی نکتہ ہوگا۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے ہم مندرجہ ذیل اِقدامات کریں گے:-

- فیول سیل ٹیکنالوجی میں تحقیق وترقی اوراس کے استعمال کیلئے ادارہ قائم کریں گے۔
- فیول سیل ٹیکنالوجی کی بنیاد پر پیداوار میں اِختراع، ترقی اور مصنوعات کی برآمد کیلئے اِقدامات کریں گے۔

خلائی سیاروں کوتجارتی بنیادوں پر مدار میں بھیجنے کی صلاحیت کاحصول

(Commercial Satellite Launch Capability)

ترقی یافتہ اورترقی پذیر ممالک میں تجارتی بنیادوں پرخلائی سیاروں کومدار میں چھوڑنے کی صلاحیت کے حوالے سے خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کی گئ ہیں۔ پاکستان میں بھی دفاعی شُعبے میں اِس حوالے سے قابلِ لحاظ کامیابی حاصل کی جاچکی ہے۔ اِن کامیابیوں کوتجارتی شعبوں میں استعمال کرنے کیلئے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ اس اِقدام سے روزگار کے مواقع بھی بڑھیں گے۔

- ''نیشنل ڈیویلپمنٹ کمپلیکس'' نے کمیونیکیشن سسٹم ٹیکنالوجیز میں خاصی کامیابیاں حاصل کررکھی ہیں۔ اِن کامیابیوں کوہم میزائل، ٹھوس ایندھن (Solid Fuel) سمیت مُقامی سیٹلائیٹ ڈیزائننگ اور کمرشل لانچ کیلئے استعمال کریں گے۔
- ایک اندازے کے مطابق رواں دہائی میں کمرشل سٹیلائیٹ لانچ مارکیٹ 100 ارب ڈالر سے زیادہ کا کاروبار کرنے کی صلاحیت حاصل کرلے گی۔ ہمیں اس وقت ناکافی صلاحیت کی وجہ سے یہ ہدف حاصل کرنے میں کچھ مشکلات پیش آرہی ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ سیٹلائیٹ ڈیزائن اور کمرشل سیٹلائیٹ لانچ صلاحیتوں کے حوالے سے مؤثر اِقدامات کئے جائیں تاکہ اس مارکیٹ میں ہم اپنی جگہ بناسکیں۔

قابلِ تجدید توانائی کی ٹیکنالوجی

(Renewable Energy Technologies)

ہم اس بات کویقینی بنائیں گے کہ پاکستان قابل تجدید توانائی یعنی پَن بجلی، ہوا، شمسی اور حیاتیاتی ذرائع سے 2020ء تک عالمی معیار کی توانائی پیدا کرنا شروع کردے۔ اِس حوالے سے ہم فوری طور پر وِنڈ ٹیکنالوجی پر توجہ دیں گے اِس سے نہ صرف مستقل بنیادوں پر سماجی اور اقتصادی فوائد حاصل ہونگے بلکہ روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ پاکستان نے نیشنل ڈیویلپمنٹ کمپلیکس میں جیٹ انجن ٹیکنالوجی (Jet Engine Technology) کی صلاحیت بھی حاصل کرلی ہے۔ وِنڈ ٹربائن ٹیکنالوجی بھی اِس سے ملتی جلتی ٹیکنالوجی ہے۔ ہم اس ٹیکنالوجی کو ہوا سے توانائی پیدا کرنے

کیلیے درکار ونڈ ٹربائنز (Wind Turbines) تیار کرنے کیلیے استعمال کریں گے۔ اس وقت دنیا میں ونڈ ٹربائنز کی مانگ زیادہ اور سپلائی کم ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ پاکستان اس صلاحیت کی بدولت نہ صرف ونڈ ٹربائنز کی ملکی ضرورت پوری کرے بلکہ برآمد کے ذریعے زرمبادلہ بھی کمائے۔

7 روزگار کا چیلنج

روزگار کا چیلنج

(The Employment Challenge)

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کی سماجی اور اقتصادی پالیسیوں کا ایک بڑا مقصد غربت کم کرنے کی غرض سے روزگار کے مواقع بڑھانا ہے۔ اس کے علاوہ افرادی قوت کے پیداواری مُقاصد میں بھرپور استعمال کو یقینی بنانا بھی ہے۔ باب 1 میں تجویز کردہ پروگرام ''برائے اقتصادی بحالی'' کے بنیادی مُقاصد میں سے ایک مقصد ملک کو درپیش روزگار کے چیلنج سے نمٹنا ہے۔ اس حوالے سے بھی مندرجہ ذیل خصوصی اِقدامات کریں گے:-

- افرادی قوت کی طلب اور فراہمی میں توازن لانے کی خاطِر ''افرادی قوت کا قومی منصوبہ'' تیار کیا جائے گا اور تعلیمی و تربیّتی پروگراموں میں حالات کے مطابق کمی بیشی کی جائے گی۔ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں 30 لاکھ سے زائد افراد کو ملازمتیں مُہیّا کی جائیں گی۔ ان ملازمتوں میں آئی ٹی سیکٹر کی 10 لاکھ اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے صنعتی اور کاروباری (SMEs) شعبوں کی 10 لاکھ ملازمتیں بھی شامل ہیں۔
- محنت کشوں کی کم از کم اجرت بتدریج بڑھا کر 15,000 روپے ماہانہ کی جائے گی۔ کارکنوں کے حقوق کا تحفّظ یقینی بنایا جائے گا اور عالمی اِدارۂ محنت (ILO) کے معاہدوں کی روشنی میں سودا کار یونینوں (CBAs) کا کردار زیادہ مؤثر بنایا جائے گا۔
- شہری اور دیہی علاقوں میں بھرپور صنعت کاری اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں کا ایک پروگرام شروع کر کے بے روزگار مزدوروں کو روزگار دیا جائے گا۔
- دیہی ترقی کے پروگراموں پر زیادہ سے زیادہ زور دیا جائے گا تا کہ دیہی علاقوں میں آمدنی اور روزگار کے لیے مُفید مواقع میسر آئیں اور دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی جانب انتقالِ آبادی کا موجودہ رجحان ختم ہو۔ بے روزگاری اور پسماندگی کے شکار نوجوانوں کے لیے کاروباری منصوبوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- ٹیکس کاری کے نِظام میں ترمیم کر کے زیادہ سے زیادہ ملازمتیں فراہم کرنے والی سرمایہ کاری میں تیز رفتاری سے اضافے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- مزید ہسپتال تعمیر کر کے قابل ڈاکٹروں کے لیے روزگار کے مواقع مُہیّا کیے جائیں گے؛ انہیں پرائیویٹ پریکٹس کیلئے کلینک قائم کرنے کی خاطِر آسان شرائط پر قرضے دیے جائیں گے اور نجی ہسپتالوں کے قیام و توسیع کی غرض سے ٹیکس میں چھوٹ دی جائے گی۔

- انجینئروں، سائنس دانوں اور دیگر ہنرمندوں کو ملازمتیں دینے کے لیے ایک جامع پروگرام نافذ کیا جائے گا۔
- ایک نئی قومی مشاورتی پالیسی وضع کی جائے گی تا کہ قومی سطح پر مشیروں (Consultants) سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جا سکے۔ پہلے سے موجود سائنسی اِدّاروں کو مستحکم اور وسیع کیا جائے گا۔ جدید ٹیکنالوجیز کے نئے اِدّارے بنائے جائیں گے اور نجی صنعت کاروں کے لیے اپنے اپنے شُعبے میں ماہرانہ مشاورت لینا لازمی قرار دیا جائے گا۔
- تکنیکی لحاظ سے تربیّت یافتہ افرادی قُوّت تیار کرنے کے لیے تکنیکی مہارتوں کو ترقی دینے کا ایک پروگرام شروع کیا جائے گا۔ اس مقصد کے تحت پولی ٹیکنیکس اور ووکیشنل اسکولوں میں داخلوں کو بڑھایا جائے گا۔ یہ کام جزوی طور پر پہلے سے موجود اِدّاروں میں ڈبل شفٹیں شروع کرنے اور تمام ہائی سکولوں اور کالجوں میں ووکیشنل ٹریننگ اور کمپیوٹر کی تعلیم کی سہولیات مُہیّا کرنے کے ذریعے کیا جائے گا۔
- لڑکیوں کے لیے پیرامیڈیکل کے تربیّتی اِدّارے ہر تحصیل اور ضلع کے ہسپتال کے ساتھ منسلک کیے جائیں گے اور خواتین اساتذہ کی تربیّت کی سہولیات کو تمام اضلاع میں وسعت دی جائے گی تا کہ تربیّت یافتہ افراد کی مطلوبہ تعداد بالخصوص دیہی علاقوں میں پوری کی جا سکے۔

محنت کش

(Labour)

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات

محنت کشوں کے حقوق کو تحفّظ دیا جائے گا۔ ترقی کی راہ پر گامزن معیشت کی ضرورتیں پوری کرنے کیلئے پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) ہنرمند محنت کشوں کی افرادی قوت پیدا کرے گی۔ محنت اور پیداوار سے متعلق فریقوں کو یقینی اِنصاف فراہم کرنے اور آجر و اجیر کے درمیان بہتر تعلقات پیدا کرنے کیلئے قوانین محنت پر نظرِ ثانی کی جائے گی۔ ان اِقدامات سے محنت کشوں کو اِنصاف ملے گا، تعلقاتِ کار بہتر ہوں گے اور مجموعی نشوونما میں اضافہ ہوگا۔

''سہ فریقی قومی اور صُوبائی کونسل برائے پیداواری صلاحیت'' (Tripartite National and Provincial Productivity Council) اور ''قومی صحت و تحُفظ

کونسل''(National Health and Safety Council) جیسے ادارے قائم کئے جائیں گے۔ پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا جائے گا۔ حکومت، آجر اور اجیر کی مشترکہ کاوشوں سے ملک میں ''محفوظ تدارکی کلچر''(Preventive Safer Culture) بھی پیدا کرے گی۔

ملک بھر کے محنت کشوں کی قوتِ کارکردگی بہتر بنانے کیلئے ان کی اجرتوں میں بتدریج اضافہ کرکے 15000 روپے ماہوار تک لایا جائے گا۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے گا کہ کام کرنے کے مُقام پر ڈیوٹی کے دوران حادثہ رونما نہ ہو اور نہ ہی کام کی نوعیت سے محنت کش کسی قسم کی بیماری کا شکار ہوں۔ تاہم حادثے یا صحت کی خرابی کے امکان کو سامنے رکھتے ہوئے محنت کشوں کیلئے تحُفظ اور تلافی کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

سمندر پار پاکستانی

(Overseas Pakistanis)

سمندر پار پاکستانی ہمارے لئے قیمتی اثاثہ ہیں۔ ان کی تعداد 80 لاکھ کے قریب ہے۔ ہمارے یہ محبِّ وطن بھائی اور بہنیں ہر سال 13 ارب ڈالر کا زرمبادلہ پاکستان بھیجتے ہیں۔ اگر انہیں موزوں ماحول اور خصوصی ترغیبات مُہیا کی جائیں تو وہ مناسب منصوبوں اور مصنوعات میں سرمایہ کاری کرنے لگیں گے۔

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) سمندر پار پاکستانیوں کیلئے محفوظ اور منافع بخش سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کرنے کیلئے بینکوں اور مالیّاتی اڈاروں کو ترغیب دے گی۔ ان ترغیبات کے نتیجے میں یہ بینک اور مالیّاتی اڈارے خصوصی مالیاتی اسکیمیں جاری کریں۔ سمندر پار پاکستانیوں کی ترسیلات (Remittances) کا کم از کم 50 فیصد منافع بخش سرمایہ کاری کی جانب موڑنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس مقصد کیلئے حکومت کی طرف سے سرمایہ کاری کی نئی اسکیموں کا ایک خاص تناسب سمندر پار پاکستانیوں کیلئے مختص کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اِقدامات کئے جائیں گے:-

- چھوٹے اور درمیانے درجے کے نئے کاروبار شروع کرنے کیلئے بینکوں سے قرضوں کی ایک اسکیم شروع کی جائے گی جو سمندر پار پاکستانی اپنے وطن واپس آ کر کاروبار شروع کرنا چاہیں گے انہیں مخصوص صنعتی علاقوں (Industrial Zones) میں ٹیکس اور ڈیوٹی کی چھوٹ دی جائے گی۔
- مختلف ممالک میں روزگار کی نوعیت اور مواقع معلوم کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً سروے کروائے جائیں گے۔ بیرون ملک روزگار حاصل کرنے کے خواہش مندوں کو ان معلومات کے مطابق وفاقی اور صُوبائی سطح پر پیشہ ورانہ تربیّت

دے کر روزگار دلایا جائے گا۔ ان اِقدامات سے پاکستانی شہریوں کو بیرون ملک بین الاقوامی معیار کے مطابق اچھی اجرت پر ملازمتیں مل سکیں گی۔

- حکومت اعلیٰ تربیّت یافتہ سمندر پار پاکستانیوں کو سرکاری خرچ پر مختصر مدت کیلئے پاکستان آنے کی ترغیب دے گی تاکہ وہ اپنے پاکستانی بھائیوں کو اپنے مخصوص شُعبے میں تربیّت دیں۔ اس طرح مخصوص شعبوں میں پاکستان کی کارکردگی بہتر ہوگی اور اگر یہ تربیّت یافتہ افراد بیرونِ ملک روزگار حاصل کریں گے تو انہیں بہتر معاوضہ ملے گا۔
- سرکاری بینکوں میں ترسیلاتِ زر کے نِظام کو برق رفتار بنایا جائے گا اور ''گولڈ کارڈ ریوارڈ سکیم'' (Gold Card Reward Scheme) پر نظرثانی کی جائے گی۔
- سمندر پار اور دہری شہریت رکھنے والے پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دیا جائے گا۔

  قومی شناختی کارڈ (CNIC) اور سمندر پار پاکستانیوں کیلئے مخصوص شناختی کارڈ (NICOP) رکھنے والوں کو اپنے ووٹ الیکشن کمیشن کے پاس درج کروانے اور پولنگ سٹیشن پر جا کر یا ڈاک کے ذریعے (Postal Ballot) ووٹ دینے کی سہولت فراہم کی جائے گی۔
- سمندر پار پاکستانیوں کی جائیداد کو قبضہ مافیا سے تحُفظ فراہم کیا جائے گا۔
- بیرون ملک معروف سمندر پار پاکستانیوں پر مشتمل ایڈوائزری کمیٹیاں (Advisory Committees) تشکیل دی جائیں گی یہ کمیٹیاں متعلقہ ممالک میں پاکستانی سفارتخانوں سے قریبی رابطہ رکھ کر مسائل حل کروانے میں اپنا کردار ادا کریں گی۔ سفارت کاروں کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ اِن مُشاوَرتی کمیٹیوں کے ساتھ مکمل تعاوُن کریں۔
- ''آوَ بدلیں پاکستان'' کے نام سے ایک جامع پروگرام شروع کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے ذریعے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو قومی ترقی کے دھارے میں شامل ہونے کا موقع دیا جا سکے گا جس سے پاکستان اور اس کے عوام کو بھی فائدہ ہوگا اور بیرون ملک مقیم پاکستانی بھی اپنے تجربے اور مالی وسائل کو قومی ترقی کے لیے استعمال کر سکیں گے۔

8

میڈیا، آرٹ اور کلچر

میڈیا، آرٹ اور کلچر

(Media, Art & Culture)

پاکستان مُسلم لیگ (ن) جمہوری نظام میں مِیڈیا کو ریاست کا چوتھا ستون سمجھتی ہے۔مِیڈیا کی آزادی کا احترام کیا جائے گا اور مِیڈیا کی آزادی کی ضمانت بھی دی جائے گی:۔

- صحافیوں کو ہراساں کرنے سے بچانے کے لیے ایک قانون نافذ کیا جائے گا۔
- صحافیوں کے لیے ایک جامع انشورنس اسکیم کا آغاز کیا جائے گا تاکہ اگر کوئی صحافی اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے خدانخواستہ حادثاتی موت کا شکار یا زخمی ہوجائے تو معقول مالی معاونت کی جائے۔
- صحافیوں کی تربیّت کے لیے فنڈز قائم کئے جائیں گے۔
- پاکستان ٹیلی وژن کارپوریشن (پی ٹی وی) اور پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن (ریڈیو پاکستان) کو خودمختار ادّارے بنایا جائے گا۔

فن اور ثقافت کسی بھی ملک میں زندگی کے معیار اور ملک کے نرم امیج کی عکاسی کرتے ہیں۔کوئی بھی فن نظریات، جذبات اور تخلیقی فکر کا ترجمان ہوتا ہے۔پاکستان مُسلم لیگ (ن) فن وثقافت کے فروغ سے مُقامی اور عالمی سطح پر اپنے ثقافتی ورثہ کو فروغ دے گی۔

پاکستان فلم انڈسٹری سنگین زوال کا شکار ہے اسے بحال کرنے کے لیے معیاری فلموں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

- ہر سطح پر فنکارانہ اور ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے گا۔
- نئے ٹیلنٹ کے فروغ کے لیے فنڈ قائم کیا جائے گا۔
- فن اور ثقافت کے تربیّتی ادّاروں کو مضبوط بنایا جائے گا۔
- بیرونی ممالک میں پاکستانی ثقافت کے فروغ کے لیے پاکستانی پروڈکشنز (فلموں اور ڈراموں) کو انٹرنیشنل زبانوں میں dubb کیا جائے گا۔
- بین الاقوامی معیار کے "مِیڈیا سٹی" (Media City) قائم کئے جائیں گے۔
- علاقائی لوک ثقافتوں کو بھی فروغ دیا جائے گا تاکہ پاکستان کے مالا مال ثقافتی ورثے کو تحفّظ دیا جاسکے۔
- تعلیمی ادّاروں میں تخلیقی سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے گا۔

9

بین الصوبائی ہم آہنگی کا چارٹر

بین الصوبائی ہم آہنگی کا چارٹر

(A Charter for Inter-Provincial Harmony)

موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

پاکستان ایک وفاق ہے۔ اس کی مربوط ترقی کیلئے صوبوں اور علاقوں کے درمیان باہمی تعاوُن اور ہم آہنگی ضروری ہے۔ اگر صُوبے مضبوط اور خوشحال ہوں گے تو مرکز بھی مضبوط اور خوشحال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو مختلف اکائیاں عطا کی ہیں۔ ان اکائیوں کو اکٹھا کر کے ایک مؤثر قوت میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ مُسلِم لِیگ (ن) پاکستان کے بانیوں کے نظریات کے مطابق صوبوں کیلئے آئین میں دی گئی زیادہ سے زیادہ خودمختاری کی مکمل تعبیر پر پورا یقین رکھتی ہے۔ ایک قومی جماعت ہونے کے ناطے مُسلِم لِیگ (ن) بین الصُوبائی ہم آہنگی کیلئے ایک قومی ایجنڈا پیش کر رہی ہے۔ یہ ایجنڈا دو بنیادی نکات پر مشتمل ہے۔ پہلا نکتہ ایسے اِقدامات کی نشاندہی کرنا ہے جو چاروں صوبوں کے درمیان مساوات، تعاوُن، محبت، ہم آہنگی اور امن کو فروغ دے سکیں۔ دوسرا نکتہ صوبوں کے مخصوص حالات اور مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے اِقدامات کرنا ہے جو ترقی کے لحاظ سے صوبوں کو برابُری کی سطح پر لانے کی ضمانت بن سکیں اور وفاق کیلئے مضبوط بازو بن کر کردار ادا کر سکیں۔ مُسلِم لِیگ (ن) آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کو علاقوں کا درجہ دیتے ہوئے انہیں عملاً صوبوں کی حیثیت دیتی ہے۔ اس حوالے سے یہ دونوں علاقے پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے برابر ہیں۔ علاقوں (Territories) کے حوالے سے پاکستان مسلِم لِیگ کی تاریخ بڑی مخصوص ہے۔ اس سے ہمارا مطلب پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، بلوچستان، آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان ہیں۔

مُسلِم لِیگ (ن) کے نزدیک بین الصُوبائی ہم آہنگی کے چارٹر کے مندرجہ ذیل نکات ہیں۔ جن پر عمل کیا جائے تو پاکستان امن، ہم آہنگی، ترقی اور خوشحالی کا گہوارہ بن سکتا ہے:-

1 صوبوں کیلئے زیادہ سے زیادہ خودمختاری

(Maximum Autonomy to the Provinces)

- صوبوں کو 18 ویں آئینی ترمیم کے ذریعے زیادہ سے زیادہ خودمختاری دے دی گئی ہے لیکن اس پر تا حال مکمل عملدرآمد نہیں ہوا۔ مُسلِم لِیگ (ن) کم سے کم وقت میں صوبوں کو یہ تمام اختیارات عملاً مُنتقِل کرے گی۔ ایک پارلیمانی کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو اختیارات کے انتقال کے عمل کی نگرانی کرے گی۔

- ریاست آزاد جموں وکشمیر اور گِلگت بلتستان کو مرحلہ وار مالی اختیارات اور ذمہ داریاں مُنتقِل کر کے باقی چار صوبوں کے برابر لایا جائے گا۔ ریاست آزاد جموں وکشمیر اور گِلگت بلتستان کی قانُون ساز اسمبلیوں کو مزید اختیارات دیئے جائیں گے۔
- مشترکہ مفادات کی کونسل (CCI) اپنے آئینی دائرۂ کار کے مطابق باقاعدہ اجلاس کیا کرے گی۔ ریاست آزاد جموں وکشمیر اور گِلگت بلتستان کو مشترکہ مفادات کونسل، قومی مالیّاتی کمیشن اور ''ارسا'' میں مبصر کا درجہ دیا جائے گا۔
- وفاق اور پاکستانیت کے حوالے سے کم سے کم مشترکہ نمائندہ اقدار اور رسوم پر مبنی ''ضابطۂ پاکستانیت'' مرتب کیا جائے گا اور اس پر عمل درآمد کر کے 6 اکائیوں کو باہم مربوط کر دیا جائے گا۔

2 پانی کی منصفانہ تقسیم
(Fair Water Distribution)

- پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) 1991ء کے پانی کی تقسیم کے معائدے پر اس کے الفاظ اور روح کے مطابق عملدرآمد یقینی بنائے گی۔
- ''ارسا'' کی تشکیل نو کے ذریعے اسے پانی کی عادلانہ تقسیم پر عملدرآمد کے قابل بنایا جائے گا۔
- مُسلِم لِیگ (ن) نہروں کی بہتری کیلئے ضروری تجاویز پر عمل کر کے نہروں کے بالائی حصوں سے زیریں حصوں کے درمیان پانی کی بین الصُوبائی چوری کو روکے گی۔
- صوبوں کے درمیان اتفاق رائے کے بغیر پانی کا کوئی نیا ذخیرہ (ڈیم) نہیں بنایا جائے گا۔
- پانی کے کسی بھی ذخیرے کے پرانے اور نئے متاثرین کے نقصان کا خاطر خواہ ازالہ کیا جائے گا۔
- پانی کے تمام منصوبوں کے ماحولیاتی اثرات کے بارے میں رپورٹیں مشترکہ مفادات کونسل میں پیش کی جائیں گی تاکہ ماحولیاتی تحُفظ کے مُقاصد حاصل کئے جاسکیں۔
- صوبوں کے درمیان پانی کی حد بندی اور رائیلٹی کے پرانے دعووٗں کو مشترکہ مفادات کونسل میں پیش کر کے انہیں جلد سے جلد حل کیا جائے گا۔

3 نکاسیءِ آب پر بین الصُوبائی معاہدہ
(Inter-provincial Drainage Accord)

- بالائی صوبوں سے نشیبی صوبوں کی طرف بہنے والے زہریلے پانی (گٹروں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا زہریلا پانی) پر خاصا شور مچ رہا ہے کیونکہ یہ پانی متعلقہ صوبوں کی زمینوں کو نا قابلِ کاشت بنا دیتا ہے۔ صوبوں اور علاقوں کے درمیان اس حوالے سے ایک عادلانہ معاہدہ کیا جائے گا جس کے ذریعے اس پانی کی اصلاح کر کے اسے قابل استعمال بنایا جائے گا اور زمینوں کو بربادی اور ماحول کی آلودگی سے بچایا جائے گا۔ پانی کی اصلاح کیلئے اُٹھنے والے اخراجات وہ صُوبے اور علاقے ادا کریں گے جن سے یہ پانی نکلتا ہے۔
زہریلے پانی کو میٹھے اور تازہ پانی کی جھیلوں میں ڈالنے کا قدیم سلسلہ بند کر دیا جائے گا اور متاثرہ جھیلوں کو بحال کیا جائے گا۔
- سندھ، پنجاب اور بلوچستان کی سرحدوں پر واقع متاثرہ دیہات اور سندھ کی ساحلی پٹی کو پہنچنے والے نقصان کا ازالہ کیا جائے گا اور انہیں نقصان کے حوالے سے قانُونی استحقاق دیا جائے گا۔
- نکاسیءِ آب کی بین الصُوبائی کمیٹی (IPDC) بنائی جائے گی جو نکاسی آب کے عمل کی نگرانی کرے گی اور طے شدہ مدت کے مطابق بین الصُوبائی رابطہ کمیٹی میں اپنی رپورٹ پیش کیا کرے گی۔

4 قومی زبان بِل
(National Language Bill)

پاکستان میں کئی مادری زبانیں ہیں لیکن اس وقت صرف اُردو کو قومی زبان اور انگریزی کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ اکثر قومی ریاستوں میں بڑی مادری زبانوں کو قومی زبانوں کا درجہ حاصل ہے۔ مُسلِم لِیگ (ن) نیشنل لینگویج کمیشن بنائے گی جو بڑی مادری زبانوں کو قومی زبان کا درجہ دینے کیلئے معیار کا تعین کرے گی۔

5 مردُم شماری
(Census)

درست مردُم شماری کی بنیاد پر قومی وسائل کی تقسیم اور وسائل کا انتظام ملک بھر میں ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔ 2008ء میں نئی مردُم شماری ہونا تھی لیکن موجودہ حکومت بوجوہ اس پر عملدرآمد نہیں کرا سکی۔

لیگ (ن) جلد از جلد مردُم شماری مکمل کرائے گی اور اس کی بنیاد پر اگلے انتخابات سے پہلے ملک بھر میں الیکشن کمیشن کے ذریعے نئی حلقہ بندیاں بھی کروائے گی۔

6 سچائی اور مصالحت کا کمیشن
(Truth and Reconciliation Commission)

ماضی کی غلطیوں کی نشاندہی کیلئے سچائی اور مصالحت کا کمیشن قائم کیا جائے گا۔ یہ کمیشن غلطیوں کا شکار افراد اور ان کے خاندانوں کے نقصانات اور مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے ان سفارشات پر حتیٰ الامکان عملدرآمد کرائے گا اور اس کے ازالے کیلئے سفارشات بھی پیش کرے گا اور حکومت اِن سفارشات پر عمل درآمد کرائے گی۔

7 نوجوانوں کیلئے بین الصُوبائی پروگرام
(Inter-provincial Youth Programs)

بین الصُوبائی پروگرام کے تحت مختلف صوبوں میں سرکاری اور نجی شُعبے میں رضا کارانہ بنیادوں پر ملازمتیں دی جائیں گی۔ مختلف پروگراموں کے تحت شہری اور دیہی نوجوانوں کے تبادلے سے ثقافت کے تنوع اور حُسن کو سمجھنے، اس سے لطف اندوز ہونے اور دوریاں ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ بین الصُوبائی سطح پر ثقافتی اور کھیلوں کی سرگرمیوں کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ ان اِقدامات سے بھی یگانگت اور باہمی محبت پیدا ہوگی۔

8 ترقیاتی نگرانی
(Development Monitoring)

پورے ملک میں سرکاری ترقیاتی سرگرمیوں کی نگرانی کی جائے گی تاکہ کسی بھی صُوبے میں ترقیاتی کام کا معیار گراوٹ کا شکار نہ ہو۔ ترقیاتی منصوبوں کے حوالے سے ایک احتسابی ضابطے پر عمل کیا جائے گا اور جو لوگ کرپشن میں ملوث پائے جائیں گے انہیں قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

9 وفاقی ملازمتوں میں صوبوں کا کوٹہ
(Federal Government Job Quotas)

کم ترقی یافتہ علاقوں اور صوبوں کیلئے وفاقی سطح پر ملازمتوں کے موجودہ کوٹے کو مزید 10 سال تک جاری رکھا

جائے گا۔ اس کوٹے کی بنیاد پسماندگی ہوگی۔ اس عمل سے تمام صوبوں اور ریاست آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کی وفاق میں مناسب نمائندگی ہو سکے گی۔ فاٹا اور گلگت بلتستان کے کوٹے کو الگ الگ رکھا جائے گا۔ وفاقی سیکرٹریوں، محکموں کے سربراہوں (CEOs)، سفیروں، مسلح افواج اور سول آرمڈ فورسز کے اعلیٰ عہدوں پر تقرر میں بھی صوبوں اور علاقوں کی مؤثر نمائندگی کو یقینی بنایا جائے گا۔

10 غیر قانونی تارکینِ وطن کا تدارک اور سرحدی کنٹرول
(Illegal Immigration and Border Control)

دوسرے ممالک سے پاکستان میں غیر قانونی تارکینِ وطن کا داخلہ روک دیا جائے گا۔ نادرا کے ذریعے تمام پاکستانیوں کے کوائف مکمل کئے جائیں گے۔ تمام نو گو ایریاز (No Go Areas) ختم کر کے حکومتی عملداری کو تمام علاقوں پر مکمل اور مؤثر طور پر نافذ کیا جائے گا۔

11 نئے صوبوں کا قیام
(New Provinces)

نئے صُوبے بنانے کیلئے ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیشن قائم کیا جائے گا۔ یہ کمیشن اتفاق رائے سے اصول وضوابط اور تفصیلات طے کر کے نئے صوبوں کے قیام کی راہ ہموار کرے گا۔ پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) ہزارہ، بہاولپور اور جنوبی پنجاب کے نام سے تین صُوبے بنانے کے وعدے پر سختی سے قائم ہے۔

12 مِیڈیا حِکمتِ عملی
(Media Strategy)

قومی مِیڈیا کیلئے مؤثر حکمتِ عملی بنا کر اس پر عملدرآمد سے قومی ہم آہنگی بڑھے گی۔ اس حکمتِ عملی کے ذریعے بین الصّوبائی سطح پر خصوصی پروگرام بنائے جائیں گے اور علاقائی مِیڈیا کی رسائی میں اضافہ کیا جائے گا۔

13۔ بلوچستان
(Balochistan)

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) بلوچستان کی سنگین صورتحال سے بخوبی آگاہ ہے۔ ہم بامعنی سیاسی مذاکرات اور جامع پروگرام

کے ذریعے بلوچ عوام کے سیاسی اور مُعاشی حقوق کی بحالی سے ان کے دل جیتنے کا پختہ عزّم رکھتے ہیں۔ یہ پروگرام تمام سیاسی پارٹیوں اور اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ صلاح مشورے سے تیار کیا جائے گا اور اس پر صدقِ دل سے عمل کیا جائے گا۔

10

فوری اور سستا انصاف

فوری اور سستا اِنصاف

(Speedy and Inexpensive Justice)

''اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو'' (القرآن)

2008-09ء میں اعلیٰ عدلیہ کی بحالی میں پاکستان مُسلم لِیگ (ن) نے کلیدی کردار ادا کیا۔ اس کردار کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہماری پارٹی آئین میں دی گئی ضمانت کے مطابق عدلیہ کی خودمختاری قائم رکھے گی

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ نسل در نسل مقدمات لڑے جاتے ہیں اور فیصلہ نہیں ہوتا۔ اس ظالمانہ طوالت کی وجہ سے مالی، ذہنی اور جسمانی تکالیف اور مشکلات سے سب آگاہ ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اِنصاف میں تاخیر اِنصاف سے انکار کے مترادف ہے۔ پاکستان مُسلم لِیگ (ن) نعرے کے طور پر نہیں بلکہ عمل کے ذریعے عام آدمی تک بلا تاخیر سستے اِنصاف کی رسائی کو یقینی بنانے کے لئے پُرعزم ہے۔ اقتدار میں آنے کے فوری بعد اس حوالے سے عملی اِقدامات شروع کئے جائیں گے تاکہ اِنصاف میں تاخیر کی وجہ سے عام شہری کی زندگی میں پیدا ہونے والی مشکلات کو ختم کیا جا سکے۔ فوری اور سستے اِنصاف کی فراہمی کی حکمتِ عملی کے مندرجہ ذیل دو پہلو ہونگے:-

1 ہر عدالتی سطح پر طویل مدت سے التوا میں پڑے ہوئے مقدمات کے جلد فیصلے کروانے کے انتظامات کرنا

2 بے لاگ اِنصاف کی اس انداز سے فوری فراہمی کو ممکن بنانا کہ معاشرے میں "دہلیز پر اِنصاف کی فراہمی کا محاورہ شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

مقدمات کے جلد فیصلوں کیلئے قانونی/عدالتی طریقہءِ کار کو مختصر اور آسان بنایا جائے گا۔ اس حوالے سے مندرجہ ذیل اہداف کیلئے قانون سازی کی جائے گی:-

- ابتدائی مرحلے میں دیوانی مقدمات کا فیصلہ ایک سال میں کر دیا جائے گا اور اپیلوں کا مرحلہ اگلے ایک سال میں مکمل کیا جائے گا یعنی سول عدالت سے اعلیٰ عدالت تک دیوانی مقدمات میں اپیل سمیت مکمل فیصلے میں دو سال سے زیادہ عرصہ نہیں لگے گا۔ جبکہ روایت یہ ہے کہ دیوانی مقدمات نسل در نسل چلتے رہتے ہیں فوجداری مقدمات میں ٹرائل کورٹ 6 ماہ میں فیصلہ دے گی اور اپیلوں کا مرحلہ ایک سال میں مکمل ہوگا۔
- اس طرح فوجداری مقدمات کے فیصلوں کو کئی دہائیوں تک لٹکائے رکھنے کی بجائے ڈیڑھ سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔

اس حوالے سے قانون سازی میں مقدمات کی روزانہ سماعت کی گنجائش بھی پیدا کی جائے گی اور غیر منصفانہ تاخیر کرنے جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات دائر کرنے والوں کو ان جرائم کی بھاری قیمت (جرمانے کی صورت میں) بھی ادا کرنی پڑے گی۔ ججوں کی خالی اسامیوں کو ترجیحی بنیادوں پر پُر کیا جائے گا۔

ہر عدالتی سطح پر مقدمات دائر کرنے کی رفتار اور التواء میں پڑے مقدمات کی تعداد کو سامنے رکھتے ہوئے ججوں کی نئی اسامیاں پیدا کی جائیں گی اور میرٹ کی بنیاد پر ان پر تقرریاں کی جائیں گی۔ کوشش کی جائے گی کہ ہر مُقدّمہ ایک سال کے اندر نمٹا دیا جائے۔ طویل التوا کا شکار مقدمات کو فوری طور پر نمٹانے کیلئے وکلاء برادری میں سے کنٹریکٹ پر بھی ججوں کا تقرر کیا جائے گا۔ عدالتوں کے کام میں برق رفتاری پیدا کرنے کے لیے ضروری سہولتیں پیدا کی جائیں گی اور تربیّت یافتہ معاون عملے کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا۔ عدالتوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے ضرورت کے مطابق جدید آلات اور اِنفراسٹرکچر بھی فراہم کیا جائے گا۔

عدّلیہ کی مُشاورت سے جہاں ضروری ہوا عدالتی اوقاتِ کار میں اضافہ کیا جائے گا اور شام کی عدالتی نشستوں کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

جدید قوانین سے آگاہی اور عدالتی معاملات کو برق رفتاری اور کاملیت سے چلانے کیلئے ضروری ہے کہ جج صاحبان اور عدالتی عملہ جدید انتظامی طریقوں سے آگاہ ہو۔ اس مقصد کیلئے مختلف تربیّتی کورسوں پر عمل کیا جائے گا۔ مُقدّمہ بازی میں طوالت کو انتہائی کم کرنے کیلئے پاکستان مُسلم لِیگ (ن) ''پاکستان لاء کمیشن'' کو ہدایت دے گی کہ وہ موجودہ چار سطحی عدالتی نِظام کو تین سطحی عدالتی نِظام میں تبدیل کرنے کا جائزہ لے۔ موجودہ نِظام ٹرائل کورٹ، اپیلیٹ کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کی چار سطحوں پر مشتمل ہے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ سول کورٹ کو ختم کر کے مقدمات کا ٹرائل ایڈیشنل سیشن جج کی سطح پر ہو اور عدالتی نِظام تین سطحوں پر لایا جائے۔ اس اِقدام سے فیصلوں کا معیار بہتر ہوگا اور مقدمے کے فریقین کا کئی سال کا وقت اور سرمایہ بھی بچے گا۔

مُقدّمہ بازی کے رُجحان اور مقدمات کی تعداد کو کم کرنے کیلئے جھگڑے حل کرنے کی متبادل مہم ADR (Alternate Dispute Resolution) شروع کی جائے گی۔ اس مہم کے تحت مذاکرات، ثالثی، مصالحت اور دیگر ذرائع سے جھگڑے ختم کرانے کی کوششیں کی جائیں گی۔ ADR بارے قوانین اور پروسیجر سے وکلاء اور عوام میں آگاہی پیدا کرنے کیلئے مہم چلائی جائے گی۔ ADR کا مضمون قانون کی درسگاہوں (Law Colleges) کے

نصاب میں شامل کیا جائے گا اور مُقدّمہ بازی کی بجائے ADR کے ذریعے جھگڑے ختم کرنے کیلئے مراکز اور ٹیمیں بنائی جائیں گی۔

انتظامی اداروں کی طرف سے شہریوں کیلئے پیدا ہونے والی مشکلات دُور کرنے کیلئے محتسب (Ombudsman) کے اِدارے کو مضبوط بنایا جائے گا اور اس کے کردار کو وسعت دی جائے گی۔ ضلعی سطح پر شکایات کے ازالے کیلئے ضلعی محتسب کا دفتر قائم کیا جائے گا۔

دہلیز پر اِنصاف کی فراہمی کیلئے دیہی پنچائت اور جرگہ سسٹم کو متعارف کرا کے اسے مضبوط بنایا جائے گا۔ یہ جرگے چھوٹے موٹے دیوانی اور فوجداری نوعیت کے تنازعوں کو حل کیا کریں گے۔ پنچائت اور جرگے کے ارکان کیلئے شرائط طے کی جائیں گی۔ ان شرائط پر پورا اترنے والے افراد ہی پنچائت اور جرگے کے ممبر بن سکیں گے۔ عدلیہ کی مُشاوَرت سے میونسپل اور یونین کونسل کی سطح پر عدالتیں قائم کرنے کیلئے ضروری انتظامات کئے جائیں گے۔ ہر ڈویژن میں ہائی کورٹ کا بینچ قائم کرنے کیلئے عدلیہ اور وکلاء سے مشورہ کیا جائے گا۔ عوام کی رسائی آسان بنانے کیلئے منظور شدہ فارم اور ضابطوں کی تشہیر کی جائے گی۔ اس طرح کے اِقدامات صُوبائی سطح پر بھی کئے جائیں گے۔

ضابطہ ءِ تعزیراتِ پاکستان (Pakistan Penal Code) کو موجودہ وقت کے تقاضوں کے مطابق آسان اور عام فہم بنانے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کیلئے اس پر نظر ثانی کی جائے گی۔ یہ کام پاکستان لاء کمیشن کے حوالے کیا جائے گا۔ لاء کمیشن میں ممتاز قانون دانوں، وکلاء کے نمائندوں، سرکاری افسروں اور سول سوسائٹی کے ارکان کو رکنیت دی جائے گی۔ نظر ثانی کا کام چھ ماہ میں مکمل کیا جائے گا اور اس مقصد کیلئے ماہانہ بنیادوں پر سفارشات پیش کرنے کا طریقہ اپنایا جائے گا۔

لاء کمیشن مندرجہ ذیل تین مُقاصد کو سامنے رکھے گا:-

1 فرسودہ قوانین کو منسوخ کرنا۔

2 نئے رجحانات اور تقاضوں کے مطابق قوانین کو تبدیل کرنا۔

3 ایک ہی موضوع سے متعلق مختلف قوانین کو ایک جامع قانون میں سمونا۔

ضابطہ ءِ تعزیراتِ پاکستان میں مجوزہ ترامیم کی منظوری کیلئے اسے پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا اور منظوری کے بعد اسے کتابی شکل میں نہ صرف شائع کیا جائے گا بلکہ وزارتِ قانون کی ویب سائٹ پر بھی ڈال دیا جائے گا۔

اِن تمام اِقدامات سے مُقدّمہ بازی کا رُجحان ختم ہوگا۔ شہریوں کا وقت اور سرمایہ بچے گا اور معاشرے میں بعض حوالوں سے پایا جانے والا تناؤ، دشمنیاں اور سنگین جرائم کے ارتکاب کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔

11

رشوت ستانی اور احتساب

رشوت ستانی اور احتساب

(Corruption and Accountability)

''رشوت لینے اور دینے والے کو آگ میں ڈالا جائے گا۔'' (فرمانِ رسول ﷺ)

حالیہ برسوں میں کرپشن اپنی انتہاؤں کو چھونے لگی ہے۔ مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت کرپشن کو کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کرے گی۔ ہماری حکومت جہاں اور جس سطح پر کرپشن پائے گی اُسے پوری بے رحمی کے ساتھ جڑ سے اُکھاڑ پھینکے گی۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ایک آزاد ''قومی احتساب کمیشن'' بنایا جائے گا۔ اس کمیشن کو سرکاری عہدوں پر فائز تمام افراد کا غیر جانبدارانہ، شفاف اور عادلانہ احتساب کرنے کیلئے ضروری اختیارات دیئے جائیں گے۔ عوامی نمائندگی پر فائز تمام افراد کیلئے عہدے پر فائز ہونے سے پہلے کے تمام اثاثوں اور ذمہ داریوں کی تفصیل اور ہر سال ان اثاثوں میں کمی بیشی کی تفصیل جمع کرانا لازمی قرار دیا جائے گا۔ یہ ریکارڈ عوام اور پڑتال کے متعلقہ اداروں کے لئے بلا روک ٹوک دستیاب ہوگا۔

مضبوط اسلامی روایات اور ترقی یافتہ ممالک کے کامیاب تجربات کی روشنی میں مُسلِم لِیگ (ن) بھی اعلیٰ سے ادنیٰ سطح تک قانون اور استحقاق کی بنیادوں پر ایک پالیسی بنائے گی۔ اس پالیسی پر عمل درآمد کے ذریعے اچھی اور جمہوری حُکمرانی کو یقینی بنایا جائے گا اور شہریوں کے اقتصادی، سماجی اور انسانی حقوق کو مکمل تحفّظ دیا جائے گا۔

کرپشن روکنے کیلئے سب سے مُؤثر طریقہ ہر سرکاری محکمے اور تنظیم کیلئے ایک شفاف نِظام بنانا ہے۔ اس نِظام میں ایمانداری اور دیانت داری کیلئے ترغیبات بھی شامل کی جائیں گی۔ اس مقصد کیلئے مندرجہ ذیل اِقدامات کئے جائیں گے:-

- کرپشن کرنے کے امکانات کو ختم کیا جائے گا اور استحقاق (Merit) کی بنیاد پر فیصلوں کو یقینی بنایا جائے گا۔ جہاں جہاں ممکن ہوا صوابدیدی اختیارات ختم کئے جائیں گے اور اس حوالے سے قوانین میں ضروری ترامیم کی جائیں گی۔ ناگزیر صوابدیدی اختیارات کے استعمال کو منصفانہ اور شفاف بنایا جائے گا۔
- آئین کے آرٹیکل A-19 کے مطابق حکومتی معاملات میں مکمل شفافیت پیدا کرنے کیلئے مِیڈیا اور متعلقہ مفاد رکھنے والوں کی مُشاوَرت سے Freedom of Information Act بنایا جائے گا۔ الیکٹرانک اور پرنٹ مِیڈیا کی آزادی پر لگی قدغن کو ختم کر دیا جائے گا۔ مِیڈیا کی حوصلہ افزائی کی جائے گی کہ وہ خود اپنے لئے ضابطہءِ اخلاق بنائے تا کہ اعلیٰ پیشہ ورانہ اصولوں اور اخلاقی معیار کی پابندی ہو سکے۔

- احتساب ، دیانتداری اور شفافیت کے کلچر کو فروغ دینے کیلئے "Whistle-blower Protection Law" (عوامی مفاد میں افشاء) پر قانون سازی کی جائے گی تاکہ کرپشن، غلط کاری اور غیر قانونی سرگرمیوں کو بے نقاب کرنے والوں کو مکمل تحُفظ دیا جاسکے۔
- تمام سرکاری اخراجات کے حوالے سے قوانین اور ضابطوں کو مضبوط بنایا جائے گا۔ ان قوانین اور ضابطوں کے مطابق تمام تنظیموں کیلئے یہ لازمی قرار دیا جائے گا کہ وہ دس (10) لاکھ روپے سے زیادہ کے ترقیاتی اور خریداری کے بجٹ اور خریداری اور اخراجات کی تفصیلات اپنی ویب سائٹس پر ڈال دیں تاکہ کوئی بھی پاکستانی شہری سرکاری سطح پر قومی وسائل سے خرید وفروخت کی تفصیلات سے آگاہ ہوسکے۔ اس کے علاوہ تمام ٹینڈرز اور بولی میں شامل ہونے کے لیے تمام متعلقہ کاغذات کی ''آن لائن'' فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔

12

خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی

خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی

(Foreign Policy and National Security)

اچھی خارجہ پالیسی اقتصادی امور کو بھی فروغ دیتی ہے۔آج کل کی دنیا میں اقتصادیات تمام داخلی اور خارجی معاملات میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔عالمگیریت (Globalization) کے تقاضوں اور ملک کو درپیش نئے اور خوفناک چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے مُسلِم لِیگ (ن) ایک مربوط خارجہ پالیسی تشکیل دے گی۔یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ خارجہ پالیسی ملکی حالات سے لاتعلق ہو کر نہیں بنائی جاسکتی بلکہ ملک کے اندرونی حالات کی عکاس ہوتی ہے۔خارجہ اور داخلہ پالیسیاں باہم جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔اچھی خارجہ پالیسی بنانے اور اس پر عمل درآمد کیلئے ضروری ہے کہ ملک کے اندر ہم آہنگی ہو اور اچھی حکمرانی کا دور دورہ ہو۔

بدقسمتی سے پاکستان آج کل اپنی ہی سرزمین پر جنگ و جدل میں الجھا ہوا ہے اور عالمی سطح پر تنہائی کا شکار بھی ہے۔آج اس کی آزادی اور خودمختاری خطرے میں ہے۔اس کی مُعاشی کمزوریوں نے اسے بھیک کا کشکول اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے۔بیرونی ممالک اس کی سرزمین پر آ کر فوجی کارروائیاں کرتے نظر آتے ہیں۔جبکہ مخصوص طاقتور گروہ (Non State Actor) پاکستانی مفادات سے متصادم ایجنڈے پر عمل درآمد کیلئے پاکستان کی مقدس سرزمین پر دندناتے پھر رہے ہیں۔

ان سنگین مسائل کی وجہ سے پاکستان انتہائی مشکل صورت حال سے دوچار ہے۔اس صورتحال نے اسے مُعاشی، معاشرتی اور سیاسی مسائل کا شکار بنا دیا ہے۔یہاں تک کہ ہمارے دوستوں کے ذہنوں میں بھی شکوک پیدا ہونے لگے ہیں۔اس صورتحال کی کئی وجوہات ہیں لیکن بنیادی وجہ قائداعظم محمد علی جناحؒ اور علامہ محمد اقبالؒ کے ویژن کے مطابق پاکستان کو ایک اعتدال پسند، ترقی یافتہ، اسلامی فلاحی مملکت بنانے میں ناکامی ہے۔

پاکستان جنوبی، مغربی اور وسطی ایشیاء کے سنگم پر واقع ہے۔اس اہمیت کے لحاظ سے اسے توانائی کی دولت سے مالا مال وسطی ایشیاء اور ایران اور کم توانائی رکھنے والے ممالک چین اور بھارت کے درمیان پُل کا کردار ادا کرنا چاہیے تھا۔

پاکستان کی ساحلی پٹی گرم پانیوں اور تیل کی دولت سے مالا مال خلیجی ممالک تک رسائی کو ممکن بناتی ہے اور آبنائے ہرمز کے راستے بین الاقوامی تیل کی رسد کو گزرگاہ کی سہولتیں فراہم کرتی ہے۔گوادر بندرگاہ کے ذریعے مغربی چین کو بحیرہ عرب اور بھارت کو افغانستان اور وسطی ایشیائی ریاستوں کے درمیان رابطہ مُہیا کرتی ہے۔ بھارت کو

ایران تک رسائی کیلئے زمینی راستہ دیتی اور وسطی ایشیائی ریاستوں سے بحیرہ عرب تک رسائی کے علاوہ بھارت کو تیل اور گیس کی پائپ لائن تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ اِن تمام مواقع اور ورثے سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کیلئے پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) ملک کی سلامتی اور خارجہ پالیسی کا ازسرنو جائزہ لے کر خارجہ پالیسی تشکیل دے گی۔جس کے مندرجہ ذیل خدوخال ہوں گے:-

- تمام ممالک سے اچھے تعلقات قائم کرنے کیلئے قائداعظمؒ کے وضع کردہ اصول کے مطابق پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) بالخصوص اپنے آزمودہ دوست ممالک کے ساتھ تعلقات کو مزید مضبوط اور گہرا بنانے کیلئے بھرپور اِقدامات کرے گی۔جن ممالک کے ساتھ ہمارے اختلافات ہیں (بالخصوص ہمسایہ ممالک) ان کے ساتھ بھی تعلقات کو معمول کی سطح پر لائیں گے تاکہ ہم پُرامن مذاکرات کے ذریعے مسائل حل کر سکیں۔اس سے ہمارا مقصد تعاوُن پر مبنی اچھے تعلقات قائم کرنا ہوگا۔
- اپنی آزادی اور سلامتی کے تحُفظ اور جغرافیائی وحدت کو برقرار رکھنے، دنیا بھر کے ممالک بالخصوص اقتصادی بلاکس (Blocks)، یورپی یونین، ECO، SAARC، ASEAN اور (Shanghai SCO Cooperation Organization) کے ساتھ دوستی اور گہرے اقتصادی تعاوُن پر مبنی تعلقات قائم کرے گا۔
- قومی دفاع کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کیلئے مسلح افواج کی ضروریات کو بہرحال پورا کیا جائے گا۔
- ملک کو درپیش سنگین بین الاقوامی خطرات اور دباؤ کے پیش نظر پاکستان کے تذویراتی اثاثے قوم کی خون پسینے کی کمائی اور مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں حاصل کئے گئے ہیں۔خطے میں تذویراتی توازن قائم رکھنے کیلئے ان اثاثوں میں ضرورت کے مطابق اضافے کے ساتھ انہیں تحُفظ بھی فراہم کیا جائے گا۔
- پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اصول وضوابط کا طے کرنا قوم کے مُنتخِب نمائندوں کا استحقاق ہے۔اس استحقاق کا پورا تحُفظ کیا جائے گا۔اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ متعلقہ ایجنسیاں اور محکمے وفاقی کابینہ کی نگرانی میں اس پالیسی پر عمل درآمد کریں۔

- خارجہ اور دفاعی امور پر مُنتخب نمائندوں کی مکمل صوابدید کو قائم کرنے کیلئے وزیراعظم کی سربراہی میں دفاع اور قومی سلامتی کی کمیٹی قائم کی جائے گی۔ جس کی معاونت کیلئے ایک مستقل سیکریٹریٹ قائم کیا جائے گا تا کہ ان امور کی نگرانی کی جا سکے۔
- مُسلِم لِیگ (ن) اس امر کا اہتمام کرے گی کہ سلامتی اور انٹیلی جنس کے معاملات سے متعلق تمام اداّرے وفاقی کابینہ کی طرف سے دی جانے والی ہدایات کی روشنی میں پوری پابندی سے قانون کے مطابق عمل درآمد کریں۔
- اقوام متحدہ کی متعلقہ قراردادوں اور1999ء کے معاہدہ ءِ لاہور کے مطابق کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے بھر پور کوششیں کی جائیں گی۔
- ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے پانی کے بندوبست پر اور جن ممالک میں یہ دریا بہہ کر سمندر میں گرتے ہیں اِن ممالک کے بین الاقوامی حقوق کے مطابق پانی کے مسئلے کے حل کو اہمیت اور فوقیت دی جائے گی
- کثیر الجہتی سفارت کاری کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں میں پاکستان کے کردار اور کارکردگی میں اضافے کیلئے بھرپور عملی اِقدام اٹھائیں گے۔
- بین الاقوامی سطح پر اقتصادی اور تجارتی تعلقات کے فروغ کے بغیر مضبوط، مسلسل اور پائیدار بنیادوں پر سیاسی تعلقات قائم نہیں ہو سکتے۔ اس لئے مُسلِم لِیگ (ن) بیرونی تجارت اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کیلئے ٹھوس اِقدامات کرے گی۔ اس مقصد کیلئے وزارت خارجہ، وزارت تجارت اور اقتصادی امور کی وزارت کے درمیان گہرے رابطے کا اہتمام کیا جائے گا۔
- وزارت خارجہ اور سفارت خانوں میں تقرر اور تعیناتی کیلئے انتہائی اہل، ذمہ دار اور تربیّت یافتہ لوگوں پر مشتمل کیڈر (Cadre) تیار کیا جائے گا تا کہ سفارت خانوں کے ذریعے اقتصادی، تجارتی اور سرمایہ کاری کے مفادات کو آگے بڑھایا جا سکے۔

- قومی سلامتی سے متعلق امور پر بہتر سے بہتر پالیسی بنانے اور بدلتے ہوئے تقاضوں کے پیشِ نظر موءثّر اقدامات کرنے کے لیے مُسلِم لیگ (ن) مشاورتی اداروں (Think Tanks) اور مُنتخب نمائندوں سے مکمل مشاورت کی جائے گی۔ علاوہ ازیں دفاعی تجزیہ نگاروں، مِیڈیا کے نمائندوں، ریٹائرڈ سفارت کاروں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کیلئے اِن سے بھی رابطے میں رہے گی۔
- تمام برادر ممالک کے ساتھ برادرانہ تعلقات کا قیام ہماری تاریخی ذمہ داری ہے۔ ہم ان برادرانہ تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے اور انہیں مزید فروغ دینے کیلئے ہر ممکن اِقدام کریں گے۔

13

عسکریت اور دہشت گردی

عسکریت اور دہشت گردی

(Militancy and Terrorism)

''جس نے ایک بے گناہ انسان کو قتل کیا اس نے گویا پوری انسانیت کو قتل کیا۔'' (آیت کا مفہوم)

دسمبر 1979ء میں سویت یونین نے افغانستان پر ناجائز قبضہ کرلیا۔ اسے افغانستان سے نکالنے کیلئے دنیا بھر کے مجاہدین کو اکٹھا کیا گیا۔ سویت ناجائز قبضے کی وجہ سے افغانستان میں ایک طویل عرصے تک سول وار اور بدامنی رہی۔ پاکستانی معاشرے اور حکمرانی پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ افغانستان کی صورت حال کی وجہ سے پاکستان سے زیادہ کسی دوسرے ملک نے نقصان نہیں اٹھایا۔ تاہم 11 ستمبر 2001ء تک افغانستان پر امریکی فوج کا حملہ اور طالبان کی سرگرمیاں اور عسکریت افغانستان کی سرزمین تک محدود رہیں۔ لیکن بعد کے سالوں میں افغانستان میں امریکی افواج کی شدید کارروائیوں اور پاکستان میں فوجی آمرانہ حکومت کی وجہ سے سیاسی غلامی، اقتصادی محرومی اور قبائلی علاقوں کو مکمل نظر انداز کرنے کی وجہ سے پاکستان کے اندر بھی جہادی نعروں سمیت مختلف عوامل نے عسکریت پسندوں کو فروغ دیا۔

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) سمجھتی ہے کہ دہشت گردی اور عسکریت پسندی کیلئے پاکستان میں کوئی جگہ نہیں۔ ہمارا مذہب اور ثقافتی روایات بھی اپنے ہم مذہب اور بے گناہ انسانوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس لئے پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) دہشت گردی اور عسکریت کیلئے حیلہ سازی اور اس کی ہر صورت کو مسترد کرنے کا اعلان کرتی ہے۔ ہماری جماعت یہ بھی سمجھتی ہے کہ پاکستان میں بعض حوالوں سے ہماری ناکامیوں اور ایک طویل آمرانہ دور نے (جس کے دوران حقیقی سیاسی سرگرمیوں کو کچل دیا گیا اور پاکستانی عوام کے شہری حقوق غصب کئے گئے) مایوسی کو ملک بھر میں پھیلا دیا اسی وجہ سے بعض لوگ دہشت گردی کی جانب راغب ہوئے۔

دہشت گردی اور عسکریت محض طاقت کے استعمال سے ختم نہیں کی جا سکتی۔ اس سے نمٹنے کیلئے بہت موثر اور جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ اس حکمتِ عملی میں اقتصادی، معاشرتی، انتظامی اور سیاسی اِقدامات شامل ہوں گے۔ اس پر عمل درآمد سے ہی ان خطرات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جا سکتا ہے۔ ان خرابیوں کو دور کرنے کیلئے مُسلِم لِیگ (ن) مندرجہ ذیل اِقدامات کرے گی:-

- وفاقی اور صُوبائی حکومتوں کے زیرِ انتظام قبائلی علاقوں کو پاکستان کے دیگر شہروں کے برابر سیاسی حقوق دے

کر اِن علاقوں کوقومی دھارے میں لایا جائے گا۔

- ان علاقوں میں اسکول اور ٹیکنیکل تربیّت کے ادّارے قائم کئے جائیں گے تا کہ لوگوں کو نہ صرف مُقامی سطح پر روزگار ملے بلکہ انہیں بیرونِ ملک روزگار حاصل کرنے کے قابل بنایا جا سکے۔
- گشتی شفاخانوں کے ذریعے علاقے کے غریب عوام کو علاج کی مفت سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔
- قبائلی علاقوں میں چھوٹی اور بڑی صنعتیں قائم کی جائیں گی تا کہ نوجوانوں کو باعزت روزگار ملے اور وہ علاقے میں امن کے داعی بن سکیں۔
- علاقے کی خواتین کو ٹیکنیکل تعلیم کی خصوصی سہولتیں فراہم کر کے انہیں مُعاشی اور معاشرتی طور پر بااختیار بنانے کیلئے اِقدامات کئے جائیں گے۔
- عام تعلیم بالخصوص اسلامی تعلیم کے وسیع پیمانے پر فروغ کو یقینی بنایا جائے گا تا کہ گھر گھر یہ پیغام پہنچے کہ ''اسلام تشدد اور دہشت گردی کے خلاف ہے۔اس کا حامی ہرگز نہیں''۔
- تعلیم کے مختلف نصابوں کو ایک نِظام تعلیم میں مربوط کیا جائے گا اور اس بات کو یقّینی بنایا جائے گا کہ دینی مدارس بھی سرکاری اسکولوں کے تعلیمی نصاب کو پڑھائیں۔
- اس کے ساتھ ہی سلامتی کے شُعبے کی مکمل اصلاح کر کے اسے جدید بنایا جائیگا۔انٹیلی جنس کے تمام ادّاروں پر جمہوری پارلیمان کی نگرانی قائم کی جائے گی تا کہ مختلف باغیانہ کارروائیوں (Insurgency) کامُقابلہ کیا جا سکے۔

14 منشور پر عمل درآمد

منسلکات

15

منشور پر عمل درآمد
(Implementation)

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) اپنے پہلے دونوں نامکمل ادوارِ حکومت میں اپنے انتخابی منشوروں کے ذریعے قوم سے کئے گئے وعدوں کے مطابق، پالیسیوں اور پروگراموں پر پوری ایمانداری سے عمل درآمد کی صلاحیت کا عملی ثبوت دے چکی ہے۔

ایک سیاسی جماعت اور رائے دہندگان کے درمیان ایک معقول عہد کا ضروری اور پہلا تقاضا ہے کہ اس عہد کے تحت دی گئی پالیسیاں اور پروگرام حقیقت پسندانہ اور قابل عمل ہوں۔ مُسلِم لِیگ (ن) کا زیر نظر منشور اس معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترتا ہے۔

دوسرا تقاضا یہ ہے کہ منشور پر عمل درآمد کیلئے پوری سنجیدگی سے غور وخوض اور مشاورت کے بعد عمل درآمد کی حکمت عملی تیار کر لی جائے تاکہ جونہی قوم انتخابات کے ذریعے مُسلِم لِیگ (ن) کو 5 سال کیلئے ملک کی قیادت سونپے اس پر فی الفور عمل درآمد شروع کر دیا جائے۔ اس مقصد کیلئے مُسلِم لِیگ (ن) نے مختلف شعبوں اور مسائل پر 8 ذیلی کمیٹیاں قائم کر دی ہیں۔ یہ کمیٹیاں ماہرین اور اِن لوگوں سے جن کے مفادات اِن شعبوں سے وابستہ ہیں تفصیلی مشاورت کرنے کے بعد ان پالیسیوں پر عمل درآمد کا حقیقت پسندانہ لائحہ عمل تیار کریں گی۔ اس لائحہ عمل میں منشور میں دیئے گئے ہر پروگرام پر عمل درآمد کی مدت اور مطلوبہ وسائل کا تعین بھی کیا جائے گا۔

اپنے گزشتہ 2 ادوار کی طرح حکومت ملنے کے بعد منشور پر عمل درآمد کے بارے میں وفاقی کابینہ میں وقتاً فوقتاً رپورٹ بھی پیش ہوا کرے گی، جس کی تعمیل کابینہ کی خصوصی ذیلی کمیٹی کیا کریں گی۔

مُنسلکات
(Annexures)

1 پاکستان مُسلِم لیگ (ن) کے پہلے اڑھائی سالہ دورِحکومت (نومبر1990 تااپریل1993) کی کارکردگی

2 مُسلِم لیگ (ن) کی حکومت (فروری1997ء سے اکتوبر1999ء) کا دوسرا اڑھائی سالہ نامکمل دور اور اِس کی کارکردگی

3 جمہوریت کے لئے جدوجہد

4 صوبہ پنجاب میں پاکستان مُسلِم لیگ (ن) (2008-12ء) کی حکومت کی کارکردگی

5 منشور کمیٹی کے ممبران

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کے پہلے اڑھائی سالہ دورِ حکومت کی کارکردگی

(نومبر1990 تااپریل1993)

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کا پہلا دورِحکومت صرف اڑھائی سالوں یعنی نومبر**1990** تااپریل**1993** پرمحیط تھا۔ اس مختصر عرصے میں مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت نے جو دوررَس فیصلے اور وسیع البنیاد اِصلاحات کیں ان کیلئے اسے ایک طویل عرصے تک یادرکھاجائے گا۔ان اصلاحات اور فیصلوں کی مختصر فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

- معیشت کوآزاد کرنے کیلئے ایک جامع پروگرام نافذ کیا گیا۔اس پروگرام کے تحت درآمدات کیلئے امپورٹ لائسنسنگ سسٹم (Import Licencing System) کوختم کردیا گیا۔
  ٹیلی کمیونیکیشن سیکٹرکو پرائیویٹ سیکٹرکیلئے کھول دیا گیا۔اس اِقدام سے دوسال(1991ء سے 1993ء) کے اندر ٹیلی فون کے کنکشن 8لاکھ سے بڑھ کر17 لاکھ تک جاپہنچے اور1999ءتک 40لاکھ ہوگئے۔اس طرح ٹیلی فون کنکشن حاصل کرنے کیلئے طویل انتظار کوختم کردیا گیا۔اسی عرصے میں ٹیلی کمیونیکیشن سیکٹرمیں پہلا فائبر آپٹک اِنفراسٹرکچر قائم کیا گیا۔
- بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت جون1990ء میں9770 میگا واٹ تھی جسے جون1993ء میں بڑھاکر 10600 میگاواٹ تک پہنچادیا گیا۔بجلی کی اس پیداوار میں اضافے کی بدولت شہریوں کو 15 لاکھ نئے کنکشن فراہم کئے گئے ۔اسی عرصے میں1400 میگاواٹ پن بجلی پیدا کرنے کا غازی بروٹھا ہائیڈل پاور پروجیکٹ منظور کیا گیا اورچین کے ساتھ 300 میگاواٹ ایٹمی بجلی پیدا کرنے کیلئے چشمہ نیوکلیئر پاور پراجیکٹ کا معاہدہ کیا گیا۔
- نئی شاہراہیں تعمیر کرنے کے منصوبے کے تحت پشاور سے کراچی تک قومی شاہراہ M5 کوڈبل کردیا گیا،لاہور سے اسلام آباد تک M2 کے نام سے ایشیاء کا پہلا موٹروے شروع کیا گیا جس کی تکمیل نومبر1997ء میں ہوئی۔
- گوادر پرایک بڑی بندرگاہ بنانے کا کام پورے زوروشور سے شروع کیا گیا اور گوادر کوکراچی سے ملانے کیلئے مکران کے ساحل کے ساتھ ساتھ ساحلی شاہراہ پربھی کام شروع کردیا گیا

- کراچی میں جدید ہوائی اڈے کی تکمیل کے ساتھ ہی اپریل 1998ء میں لاہور میں علامہ اقبال انٹرنیشنل ائیرپورٹ کے نام سے جدید ہوائی اڈہ قائم کرنے کی منظوری بھی دی گئی۔
- بینکوں کے شُعبے کو 1974ء کی نیشنلائزیشن پالیسی کے تباہ کن اثرات سے نکال کر ترقی کے راستے پر ڈالنے کیلئے 1991ء میں پانچ قومیائے گئے بینکوں میں سے 2 بینکوں یعنی مُسلِم کمرشل بینک اور الائیڈ بینک لمیٹڈ کو نجی شُعبے کے حوالے کر دیا گیا۔ اس شُعبے میں وسیع پیمانے پر اِصلاحات کی گئیں اور 1992ء میں پرائیویٹ سیکٹر میں 10 نئے بینکوں اور 20 سرمایہ کار کمپنیوں کے قیام کی اجازت دی گئی۔ مُسلِم لیگ (ن) کے اس دور میں پاکستانی روپیہ جنوبی ایشیاء کی سب سے مضبوط کرنسی بن کر ابھرا۔
- مارچ 1991ء کے پانی کی تقسیم کے معاہدے نے نہ صرف پانی کی تقسیم کا 70 سالہ تنازعہ حل کیا بلکہ چاروں صوبوں میں پانی کے ان نئے منصوبوں کے قیام کی راہ ہموار کی جو پانی کی تقسیم کے تنازعے کی وجہ سے عرصہ ءدراز سے رُکے ہوئے تھے۔
- 1991ء کے NFC ایوارڈ کے ذریعے آئین کے آرٹیکل 161 کے تحت پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار صوبہ خیبر پختونخواہ سمیت دوسرے صوبوں کو پن بجلی کے منصوبوں سے حاصل ہونے والے خالص منافع سے حصہ ملنا شروع ہوا۔ اسی طرح صوبہ بلوچستان کو بھی 1991ء سے قدرتی گیس پر عائد کئے جانے والے سرچارج سے حاصل ہونے والی رقم ملنا شروع ہوگئی۔
- 1992ء میں سوشل ایکشن پروگرام شروع کیا گیا جس کے تحت سوشل سیکٹر یعنی پرائمری تعلیم، صحت کی بنیادی سہولتیں فراہم کرنے، پینے کے پانی کی اسکیمیں تیار کرنے اور بہبودِ آبادی کے پروگراموں کے لئے ملنے والی رقم کو دگنا سے بھی زیادہ کر دیا گیا۔
- سندھ کے بے زمین ہاریوں میں سرکاری زمین مفت تقسیم کرنے کا ایک وسیع پروگرام شروع کیا گیا۔
- ان دُور رَس اِصلاحات کے نتیجے میں 92-1991ء کے دوران پاکستان کی تاریخ کا سب سے زیادہ یعنی 7ء7 فیصد کی سالانہ شرح نمو (گروتھ ریٹ) حاصل کی۔ اسٹاک مارکیٹ کی سرمایہ کاری میں چار گنا اضافہ ہوا اور سرمایہ کاری جی ڈی پی کی 20 فیصد سے بڑھ گئی۔ یہ کارنامہ بھی پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار سرانجام پایا۔

مُسلِم لیگ (ن) کی پہلی حکومت کے ان اڑھائی سالوں کے دوران کراچی اسٹاک ایکس چینج میں 200 سے زیادہ نئی کمپنیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ اگر مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت کو اپنا پہلا دور مکمل کرنے اور مُعاشی اصلاحات پر عمل کرنے دیا جاتا تو آج پاکستانی معیشت دنیا کی مضبوط معیشتوں میں شامل ہوتی۔

مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت کا دوسرا اڑھائی سالہ (نامکمل) دور اور اس کی کارکردگی

(فروری 1997ء سے اکتوبر 1999ء)

فروری 1997ء سے اکتوبر 1999ء کے مُسلِم لِیگی حکومت کے نامکمل عہدِ حکومت کے دوران کئی عوامل نے اقتصادی ماحول کو شدید متاثر کیا۔ اِن عوامل میں 1997ء کا ایشیائی اقتصادی بحران اور فروری 1998ء میں ایٹمی دھماکوں کے نتیجے پر پاکستان پر عائد کی جانے والی پابندیاں شامل تھیں۔ اس کے باوجود حکومت نے اپنے نامکمل اقتصادی ایجنڈے کی تکمیل کیلئے پورے عزم و ہمت سے کام شروع کیا اور مندرجہ ذیل کامیابیاں حاصل کیں۔

- ملک میں پائی جانے والی غذائی قلت کو دور کرنے کیلئے اپریل 1997ء میں زراعت کو ترقی دینے کیلئے ایک مؤثر ترغیباتی پیکج کا اعلان کیا گیا۔ گندم کی سرکاری قیمت خرید میں 40 فیصد اضافہ کیا گیا۔ اس کی بدولت 2 سالوں کے اندر گندم کی پیداوار بڑھ کر 2 کروڑ 20 لاکھ میٹرک ٹن ہوگئی جس کی وجہ سے پاکستان نے 60 لاکھ میٹرک ٹن گندم برآمد کر کے خطیر زرمبادلہ کمایا۔
- مئی 1997ء میں کیپٹل مارکیٹ میں دوررس اصلاحات جاری کی گئیں۔ ان صلاحات کے تحت کارپوریٹ لاء اتھارٹی کے فرسودہ اِدارے کو "سیکورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن" کے جدید اور مؤثر اِدارے میں ڈھال دیا گیا۔ کیپٹل مارکیٹ کو درست سمت میں چلانے اور سرمایہ کاری کی بنیاد کو وسیع کرنے کیلئے اسٹاک ایکس چینج کو جدید بنیادوں پر استوار کرنے کے عمل کی نگرانی کرنے کیلئے اس اِدارے کو نئے اختیارات دیئے گئے۔
- 1997ء ہی میں قومی بینکوں اور مالیّاتی شُعبے کے کردار کو زیادہ مؤثر اور متحرک کرنے کیلئے مالیّاتی شُعبے کو زیادہ آزادی دینے، کاروبار کو فروغ دینے کیلئے مالیّاتی اسکیموں (Market Based Instruments) پر زیادہ انحصار کرنے اور مرکزی بینک کو خود مختاری دینے کیلئے مئی 1997ء میں دوررس اصلاحات کی گئیں۔ ان اصلاحات کو قانونی شکل دینے کیلئے اگلے چند ہفتوں میں 5 بڑے قوانین میں ترامیم پاس کیں۔ حکومت کے کنٹرول میں چلنے والے تین بینکوں سے حکومتی ڈائریکٹر واپس بلا لئے گئے۔ ان اِقدامات کے نتیجے میں 28 ارب روپے کے پھنسے ہوئے قرضوں کی واپسی شروع ہوگئی اور بینکوں کا مجموعی منافع بھی بڑھ گیا۔

- گاڑیاں درآمد کرنے کے خصوصی پرمٹ ختم کر دیئے گئے اور صدر، وزیراعظم اور گورنروں سمیت VVIPs کیلئے 3 ہزار سی سی تک ڈیوٹی فری گاڑیاں درآمد کرنے کا کوٹہ ختم کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ٹیکسٹائل کوٹہ دینے کے خصوصی اختیارات بھی ختم کر دیئے گئے۔
- عوام کی جیبیں کاٹنے والے چونگی اور ضلع ٹیکس کے ظالمانہ نِظام کو ختم کر دیا گیا اور اڑھائی فیصد اضافی سیلز ٹیکس کے ذریعے متعلقہ اِدّاروں کو ضروری وسائل فراہم کر دیئے گئے تا کہ ان اِدّاروں کے ذریعے عوامی بہبود کا ہونے والا کوئی بھی کام متاثر نہ ہو۔ اسی طرح ریڈیو رکھنے کیلئے لائسنس کی شرط بھی ختم کر دی گئی
- مردُم شماری 1991ء میں ہونا ضروری تھی لیکن خانہ شماری کے مبالغہ آمیز اعداد و شمار کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اختلافات کی وجہ سے اسے مسلسل مؤخر کیا جا رہا تھا۔ مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت نے فوج کی مدد سے اتفاق رائے کے ساتھ مارچ 1998ء میں مردُم شماری کا کام کامیابی سے مکمل کیا۔ اس کے نتیجے میں یہ حقیقت سامنے آئی کہ پاکستان کی آبادی اس وقت 14 کروڑ نہیں بلکہ 13 کروڑ 20 لاکھ تھی۔ اس کے نتیجے میں آبادی میں اضافے کی رفتار کو کم کرنے کی ضرورت بھی شدت سے محسوس کی گئی۔
- مردُم شماری کے نتیجے میں ہی اپریل 1998ء میں نادرا کا قومی اِدّارہ قائم کیا گیا۔ نیشنل ڈیٹا بیس کی تیاری کیلئے مردُم شماری کے فارم میں 33 اہم سوالوں کا اضافہ کیا گیا۔ نادرا کا اِدّارہ نہ صرف اب الیکٹرانک قومی شناختی کارڈ جاری کر رہا ہے بلکہ حکومت اور عوام کی وسیع البنیاد خدمات سرانجام دے رہا ہے۔
- بین الاقوامی دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے ایٹمی دھماکے کرنا مُسلِم لِیگ (ن) حکومت کی ایک بے مثل کامیابی تھی۔ 28 مئی 1998ء کو ایٹمی دھماکے کرنے کے تاریخی فیصلے نے ملکی، علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر دور رس نتائج پیدا کئے۔ ان دھماکوں کے نتیجے میں پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی قوّت بن کر اُبھرا اور بھارت کے ساتھ طاقت کا تذویراتی توازن بحال ہو گیا۔

جمہُوریت کے لئے جدوجہد

عام آدمی کے معیارِ زندگی کو بہتر کرنے اور خود انحصاری کی منزل حاصل کرنے کیلئے مُعاشی اور معاشرتی ترقی پر خصوصی توجّہ دینے کے ساتھ ساتھ مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت نے جمہُوری اِدّاروں اور جمہُوری روایات کو مضبوط کرنے کیلئے تاریخی کردار ادا کیا۔

- 17 اپریل 1993ء کو وزیراعظم مُحمد نواز شریف کی انقلابی تقریر نے مُسلِم لِیگ (ن) کو جمہُوریت اور قانُون کی بالادستی پر غیر متزلزل یقین رکھنے والی سیاسی جماعت کا روپ بخشا۔
- 1993 سے 1996ء کے عرصے میں اپوزیشن پارٹی کے طور پر پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کے جراءت مندانہ کردار نے اسے عوامی شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ اس کے نتیجے میں 1997ء کے انتخابات میں مُسلِم لِیگ (ن) نے قومی اسمبلی کی 70 فیصد نشستوں پر کامیابی حاصل کی جبکہ محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیادت میں پاکستان پیپلز پارٹی صرف صوبہ سندھ سے قومی اسمبلی کی 18 نشستیں حاصل کر سکی۔ باقی تین صوبوں سے اسے ایک نشست بھی نہ ملی۔
- بین الاقوامی دباؤ کے باوجود ایٹمی دھماکے کرنے اور سول ملٹری اختیارات کے درمیان آئینی توازن پیدا کر کے پارلیمنٹ کے اِدّارے کو مضبوط و مستحکم کرنے کی پالیسی بعض طاقتوں کو پسند نہ آئی، جس کی وجہ سے اکتوبر 1999ء میں بغاوت کے ذریعے اس جمہُوری حکومت کو ختم کر دیا گیا۔ پارٹی کی قیادت نے اصولوں پر سودے بازی کرنے سے انکار کرتے ہوئے قید و بند کی صعوبتیں اور طویل جلاوطنی قبول کی۔
- پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کی قیادت اور کارکنوں نے 1999 تا 2008 کے دوران مارشل لاء حکومت کا بلند حوصلے سے مُقابلہ کیا، جس میں ہزاروں کارکنوں کو جیل کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ جمہُوریت کی خاطِر اصولی جدوجہد کا نتیجہ جنرل مشرف کی اقتدار سے علیحدگی اور 3 نومبر 2007 کو ایمرجنسی کے نفاذ کے خلاف استثنٰی کے حصول کی سازش کو ناکام کی صورت میں نکلا۔

- جمہوریت کے اہم ترین ستون عدّلیہ کی آزادی اور بحالی کے لئے جاری جدوجہد 16 مارچ 2009ء کو مکمل ہوئی جب پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کے قائد مُحمد نواز شریف نے لانگ مارچ کیا اور وکلاء، سول سوسائٹی، سیاسی جماعتوں اور دیگر طبقات کی طرف سے جاری جدوجہد کے ذریعے لانگ مارچ کی قیادت کرتے ہوئے اپنے منطقی انجام تک پہنچایا اور پرویز مشرف کی طرف سے نومبر 2007ء کو معزول کئے ہوئے ججوں کو بحال کرنے کیلئے تاریخی کردار ادا کیا۔ آزاد عدّلیہ نے بحالی کے بعد سے آج تک کرپشن کو روکنے، بنیادی انسانی حقوق کے تحفّظ اور صُوبائی حقوق کی پاسداری کے لئے جو کردار ادا کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔

پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کی اصلاحات، پالیسیوں اور اعلیٰ اقدار کی حمایت کے نتیجے میں ملک کی اقتصادی پالیسیوں اور سیاسی کلچر میں نمایاں تبدیلی واقع ہوئی ہیں۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ہماری جماعت نے اس تاثر کو غلط ثابت کیا ہے کہ سیاسی پارٹیاں اپنے منشور پر عمل نہیں کرتیں۔ مُسلِم لِیگ (ن) نے اپنے دونوں ادوار میں عوام سے کئے گئے وعدوں کو عملی جامع پہنایا ہے۔ مُسلِم لِیگ (ن) اپنے اس عہد پر کاربند ہے کہ اگر عوام نے اس پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا تو وہ اپنے نامکمل ایجنڈے پر عمل کرکے انشاءاللہ ملک میں حقیقی تبدیلی لائے گی۔

پنجاب میں مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت کی کارکردگی (2008-12)

پنجاب میں مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت نے غُربت میں کمی اور عام آدمی کے معیارِ زندگی میں بہتری کیلئے سماجی و مُعاشی شعبہ میں مُفید منصُوبے شروع کئے اور محروم طبقوں کی محرومیاں دور کرنے اور کم ترقی یافتہ علاقوں خصوصاً جنوبی پنجاب پر خصوصی توّجہ مرکوز کی۔ اچھی حُکمرانی اور شفافیت حکومت کی بنیادی ترجیح رہی۔ مارچ 2008ء سے ستمبر 2012ء تک پنجاب حکومت کی کارکردگی کی تفصیل کچھ یوں ہے:-

- تعلیم کا فروغ حکومت پنجاب کی بنیادی ترجیحی بنی۔ 6 مقامات پر دانش اسکولوں کا قیام اور اعلیٰ کارکردگی کے حامل ایک لاکھ 25 ہزار طلباء میں لیپ ٹاپ کی تقسیم منفرد اِقدّامات تھے ان کا مقصد کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کو یکساں اعلیٰ تعلیمی مواقع فراہم کرنا ہے۔ 4286 اسکولوں میں آئی ٹی لیبارٹریز "پنجاب تعلیمی انڈومنٹ فنڈ" کا قیام اور مُقابلہ کے امتحان کے ذریعہ میرٹ پر اساتذہ کی بھرتی تعلیمی شعبہ میں اہم اِقدّامات تھے۔ پیشہ ورانہ اور ٹیکینکل تعلیم کے میدان میں صُوبے کی استعداد کو پچھلے دو سالوں میں تقریباً دُگنا کردیا گیا ہے اور اس وقت ہر سال ایک لاکھ 30 ہزار ہنر مند کارکنوں کو ملازمتیں دی جارہی ہیں۔
- کم آمدنی والے طبقہ کیلئے آشیانہ ہاؤسنگ اسکیم متعارف کرائی گئی ہے تاکہ اس طبقہ کے لوگ آسان قسطوں پر اپنا گھر حاصل کرسکیں۔
- پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت نے ٹرانسپورٹیشن سسٹم کی بہتری کیلئے متعدد منصُوبے شروع کئے۔ "ریپڈ بس ٹرانسپورٹ سسٹم" اور پیلی ٹیکسی سکیم عوام کیلئے بہت سہولتیں فراہم کریں گی۔ اسی طرح لاہور قصور روڈ کی تعمیر اور لاہور، ملتان راولپنڈی اور بہاولپور میں متعدد فلائی اوورز اور ملتان روڈ اور سرکلر روڈ کی تکمیل نے ان سڑکوں پہ ٹریفک کے بہاؤ کو بہت بہتر بنادیا ہے۔
- عوام الناس کو بہتر طبی سہولتوں کی فراہمی بھی حکومت کی ایک بڑی ترجیح ٹھہری۔ صحت کے شعبہ میں بہت اصلاحات کی گئیں اور صُوبے میں میڈیکل سسٹم کو غریب دوست بنادیا گیا۔ موجود سہولتوں کو بہتر بنانے کیلئے جامع عملی اِقدّامات کئے گئے۔ چار سالوں میں ڈاکٹروں اور جدید طبی آلات کی تعداد کو کئی گنا بڑھادیا گیا۔ اِن 4 سالوں میں صحت کے بجٹ کو بھی کئی گنا بڑھایا گیا۔ دورَدراز کے علاقوں کے غریب شہریوں کو طبی سہولتیں مُہیّا کرنے کیلئے "موبائل ہیلتھ یونٹس سروس" شروع کی گئی ہے۔

- سیالکوٹ، ساہیوال اور ڈی جی خان میں 4 نئے میڈیکل کالج قائم کئے جا رہے ہیں جبکہ موجود میڈیکل کالجوں میں 482 نشستوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ڈینگی بخار جیسی مہلک وبا پر قابو پانے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر نتیجہ خیز اِقدامات کئے گئے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ 2012ء میں اس بخار سے کسی شہری کی جان نہیں گئی اور اب یہ وباء تقریباً ختم ہو چکی ہے۔
- 2010ء کے سیلاب نے پنجاب کو بھی بُری طرح متاثر کیا تھا۔ پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت نے بہت مختصر وقت میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی بحالی کو یقینی بنایا۔ جنوبی پنجاب کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بنیادی سہولتوں سے مزین 22 مثالی گاؤں کی تعمیر اور حکومت کی طرف سے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو ہر ممکن مدد فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ پنجاب ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی میں کمانڈ اور کمیونیکیشن سینٹر قائم کر کے سیلاب کے دوران فوری اِقدامات کئے گئے۔
- پاکستان مُسلِم لِیگ (ن) کی حکومت نے خواتین کے حقوق کے تحفُّظ اور انھیں مُعاشی، سماجی اور قانُونی میدانوں میں مدد فراہم کرنے کیلئے مختصر اور طویل المدت جامع اصلاحات کیں تاکہ خواتین کو ان کے قانُونی حقوق مل سکیں۔ ان اصلاحات کے تحت موروثی جائیداد میں خواتین کا حق سلب کئے جانے کے امکانات کو یکسر ختم کر دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے خواتین سمیت دیہی علاقوں میں تمام وارثوں کے نام پر زمین کی مُنتقلِی کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اور فارم ''B'' کا مُہیّا کیا جانا لازمی ٹھہرایا گیا ہے۔ تمام حکومتی اڈاروں میں خواتین کیلئے 3 فیصد کوٹہ مقرر کیا گیا اور کاروباری خواتین کو قرضوں کی فراہمی کیلئے 2 ارب روپے کا فنڈ مختص کیا گیا۔
- اسی طرح مُقامی اور بیرونی سرمایہ کاری کے فروغ کیلئے خصوصی اکنامک زونز اور انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی گئی ہیں۔ چیف منسٹر پنجاب نے چین، ایران اور ترکی کے متعدد دورے کئے اور متعدد پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کے سرمایہ کاروں کو پنجاب میں سرمایہ کاری پر آمادہ کیا۔ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ان کوششوں کی کامیابی کی بہترین مثال ہے۔ موجودہ دور کو سفارت کاری اور سرمایہ کاری کا دور کہا جاتا ہے۔ اسی لیے ''پنجاب بورڈ آف انویسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ'' کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ پنجاب میں مُقامی اور بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہو۔ اس وقت فیصل آباد، ملتان، رحیم یار خان، بھلوال، وہاڑی اور موٹروے کے ساتھ صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے متعدد انڈسٹریل اسٹیٹس قائم ہو رہی ہیں جس سے ہزاروں ہنرمند اور غیر تربیّت یافتہ لوگوں کیلئے روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے۔

- ایک ارب روپے کی ابتدائی سرمایہ کاری سے 2011 میں پنجاب کے ہنرمند نوجوانوں کیلئے خودروزگار اسکیم شروع کی گئی۔ ہنرمند نوجوانوں کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے لیے 2 سال کی مدت کیلئے 50 ہزار روپے تک کے قرضے دیئے جا رہے ہیں۔ اس سکیم کا دائرہ کار دوردراز کے دیہی علاقوں تک پھیلانے کیلئے مزید فنڈز بھی فراہم کئے جا رہے ہیں۔
- حلال گوشت کیلئے پنجاب اور ایران کے تعاوُن سے لاہور میٹ پراسیسنگ کمپلیکس قائم کیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ ایران کے مشہد میٹ انڈسٹریل کمپلیکس اور پنجاب ایگریکلچرل میٹ کمپنی کا مشترکہ منصوبہ ہے۔ یہ مثالی نوعیت کا ذبحہ خانہ ہے جس میں ہر روز ایک ہزار بڑے اور 10 ہزار چھوٹے جانوروں کو ذبحہ کرنے اور ان کا گوشت محفوظ کرنے کی صلاحیت ہے۔ اس سے مُقامی اور بیرونی مارکیٹ کو حلال گوشت کی فراہمی ممکن ہو گی۔ اس کے علاوہ دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھانے کیلئے پنجاب لائیوسٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ بورڈ بھی قائم کیا گیا ہے۔
- ''پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی'' جنوبی ایشیاء کی دوسری اور سب سے بڑی اور جدید ایجنسی ہے۔ یہ لیبارٹری جرائم کی سائنسی بنیادوں پہ تفتیش میں بہت معاون ثابت ہو گی۔ اس کے قیام سے اِنصاف کی فوری فراہمی، مجرموں کی شناخت اور گرفتاری اور جرائم کے خاتمہ میں بہت مدد ملے گی۔ بہت جلد اس لیبارٹری میں ایک جدید اور مثالی ڈی این اے انڈیکس (DNA Index) کا بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔
- کم آمدنی والے طبقہ کو پنجاب کے تمام اضلاع میں سستی اور آسان خریداری کی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے ماڈل بازار قائم کیے جا رہے ہیں۔ اس وقت 6 ایسے بازار کام کر رہے ہیں جبکہ باقی بازار زیرِ تعمیر ہیں
دنیا بھر میں اپنی نوعیت کا واحد سٹیزن ''فیڈ بیک ماڈل'' تمام اضلاع میں متعارف کرایا گیا اس فیڈ بیک ماڈل کی وجہ سے پولیس کو بدعنوانی کے خلاف مُوثّر اِقدامات اٹھانے، شہریوں کی شرکت کو ترویج دینے اور جانچ کے ذریعے روز بروز خدمات کی فراہمی کو بہتر بنانے میں بہت مدد ملی۔
- پاکستان کی تاریخ کے پہلے ماس ٹرانزٹ پروجیکٹ (میٹرو بس سروس) کا لاہور میں آغاز 10 فروری 2013 کو ہوا۔ 27 کلومیٹر طویل اس منصُوبے کو 11 ماہ کی مدت میں مکمل کیا گیا جس پر 29 ارب 70 کروڑ روپے لاگت آئی ہے۔ یہ منصوبہ آئندہ چار سال میں اپنی لاگت پوری کرے گا۔

منشور کمیٹی کے ممبران

1	جناب سرتاج عزیز	چیئرمین منشور کمیٹی۔ سابق وزیرخزانہ و وزیرامور خارجہ
2	جناب اسحٰق ڈار	سینیٹر۔سابق وزیرخزانہ و وزیرتجارت
3	سردار مہتاب احمد خان	رکن قومی اسمبلی۔سابق وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا
4	جناب ممنون حسین	سابق گورنر سندھ
5	جناب احسن اقبال	رکن قومی اسمبلی۔سابق ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن
6	خواجہ محمد آصف	رکن قومی اسمبلی۔ سابق چیئرمین پرائیویٹائزیشن بورڈ
7	خواجہ سعد رفیق	رکن قومی اسمبلی۔سابق وزیرامور نوجوانان
8	جناب شاہد خاقان عباسی	رکن قومی اسمبلی۔سابق وزیرتجارت
9	جناب زاہد حامد	رکن قومی اسمبلی۔سابق وزیر قانون
10	جناب خرم دستگیر خان	رکن قومی اسمبلی
11	سردار ایاز صادق	رکن قومی اسمبلی
12	لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقادر بلوچ	رکن قومی اسمبلی۔سابق گورنر بلوچستان
13	جناب بلیغ الرحمٰن	رکن قومی اسمبلی
14	جناب پرویز رشید	سینیٹر۔سابق چیئرمین پاکستان ٹیلی وژن کارپوریشن
15	چودھری محمد جعفر اقبال	سینیٹر۔سابق ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی
16	لیفٹیننٹ جنرل (ر) صلاح الدین ترمذی	
17	محترمہ نزہت عامر صادق	سینیٹر
18	محترمہ انوشہ رحمٰن خان	رکن قومی اسمبلی

19	ڈاکٹر راحیلہ مگسی	سابق رکن قومی اسمبلی
20	جناب طارق فاطمی	سابق سیکرٹری امور خارجہ
21	جناب ارسلہ خان ہوتی	ماہر معاشیات
22	جناب فیصل اعجاز خان	ماہر مالیات اور ٹیلی کمیونیکیشن
23	جناب اسمٰعیل مفتاح	صنعتکار اور ماہر توانائی

Co-opted ممبران

24	جناب ہمایوں اختر خان	سابق وزیر تجارت
25	جناب طارق عظیم خان	سابق وزیر مملکت برائے اطلاعات ونشریات
26	محترمہ رازینہ عالم خان	سینیٹر
27	محترمہ ماروی میمن	سابق رکن قومی اسمبلی
28	لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ عبدالقیوم	سابق چیئرمین POF واہ، پاکستان سٹیل ملز
29	جناب اسفندیار ایم بھنڈارا	صنعتکار
30	جناب عمر مسعود فاروقی	ماہر معاشیات
31	جناب محمد زبیر	ماہر معاشیات
32	جناب کمال احمد	ماہر انفامیشن ٹیکنالوجی
33	جناب محمد صدیق الفاروق	ممبر/سیکرٹری۔سابق سیکرٹری ٹو پرائم منسٹر، سابق چیئرمین ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن

نوٹ

نوٹ

نوٹ